188563

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188563
UNIVERSAL LIBRARY

۲۱۴۶
تنقیح ۱۴۶ف
۱۳۵۱ھ
۱۵ف

کتب خانہ کلیہ جامعہ عثمانیہ

سنہ ۱۳۱۴
ہجری مقدس

واقعاتِ روم

یعنی

سلطنت عظمی عثمانیہ نے جو جو ترقیات علیحضرت امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین
السلطان المعظم امام الانام السلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی کے عہدِ سعادت مہد
میں کی ہیں انکا اجمالی بیان

من تصنیف

وقف حال۔ باشندہ امریکہ۔

مترجمہ

مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد جھاڑ

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے

در مطبع روز بازار امرتسر طبع شد
(جنرل [illegible])
سنہ ۱۸۹۶ عیسوی

CHECKED 1951

عرض حال

امریکہ کے ایک منصف مزاج جنٹلمین نے اپنے ملک مین سلطنت ٹرکی کی نسبت بہت کچھ غلط فہمیون کو پھیلا ہوا پاکر اپنی آنکھون سے سلطنت عظمی کے صحیح حالات دیکھنے کے لیئے ٹرکی مین سیاحت کی اور جو کچھ مشاہدہ کیا اوسے نہایت ہی مختصر طرز اور دلچسپ عبارت مین قلمبند کرکے حال ہی مین ایک رسالہ بنام "فیو فیکٹس ابوٹ ٹرکی" انگریزی زبان مین شایع کیا ہے جس مین مسئلہ آرمینیا کے متعلق بھی نہایت مدلل طور پر بحث کی ہے۔ چونکہ مجھے سلطنت عظمی عثمانیہ کے معاملات سے ایک خاص انس ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کے کم از کم لکھے پڑھے تمام مسلمانون کی اب یہی کیفیت ہے اس لیئے مین نے اس کتاب کی خبر پاتے ہی امریکہ سے منگوا کر اوس کا ترجمہ کر دینا مناسب سمجھا مصنف نے اس کتاب کو حتی الامکان بہت ہی ایجاز و اختصار سے تحریر کیا ہے۔ اس لیئے مین نے جا بجا اکثر مقامات پر اپنی طرف سے حواشی ایزاد کرکے مجمل مقامات کو شرح کر دیا ہے اور ۱۸۹۵ء اور نصف ۱۸۹۶ء کے حالات بھی موقعہ موقعہ پر درج کر دیئے ہین جس سے یہہ رسالہ انگریزی خوان اہل ملک کو بھی اصل کتاب سے کہین زیادہ واقفیت دے سکیگا۔ ناظرین اس کتاب کو رسالہ **مفروضہ مظالم آرمینیا** اور کتاب **عہد حکومت** اعلیحضرت امیر المومنین کے جدید اڈیشن کے ساتھ ملا کر جس مین تقریباً ۵۰ صفحے اور ایزاد کیئے گئے ہین مطالعہ فرماوینگے تو اون کو یورپ کی ٹیڑھی پالیسی سلطان المعظم کی مشکلات اور اون کا اپنی ہمت خداداد اور تائید ایزدی سے ہر ایک مشکل پر کامیاب ہوتے چلے جانے کا مفصل حال معلوم ہو جائیگا اور ساتھ ہی سلطنت عثمانیہ اور اوس کے بڑے بڑے صوبجات مصر بلغاریا وغیرہ کے جغرافیہ اور تاریخ تا حال سے پوری پوری واقفیت ہو جائیگی اس رسالہ مین چند ایک تصویرین اور نقشے بھی ایزاد کیئے گئے ہین مجھے امید ہے کہ اپنے ملکی بھائیون کو اسلامی سلطنت کے کوائف و حالات سے واقف کار اور باخبر بنانے کے لیئے جو حقیر کوششین میری جانب سے ہو رہی ہین اون مین کامیاب ہونیکے لیئے ناظرین دعائے خیر سے میری امداد کرین گے۔ والسلام۔

خاکسار

بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ منیجر انعام آباد جھاڑ ضلع گوجرانوالہ

(حال ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر)

امیر المومنین - امام المسلمین - خلیفۂ ثانی زمین - حامی الفقراء والمہاجرین
محب العلماء والصالحین - سایق الحجاج من البرین والبحرین - خادم الحرمین
الشریفین - الا وھو السلطان - السلطان الملک المظفر والمنصور من قبل
الرحمن - مولانا السلطان الغازی عبد الحمید خان لا زالت شموس
اقبالہ بازغۃ الی انتہاء الدوران آفندمز حضرتلرینک تصویر عالیلری
تبرکاً وتیمناً درج صحیفۂ افتخار قیلندی

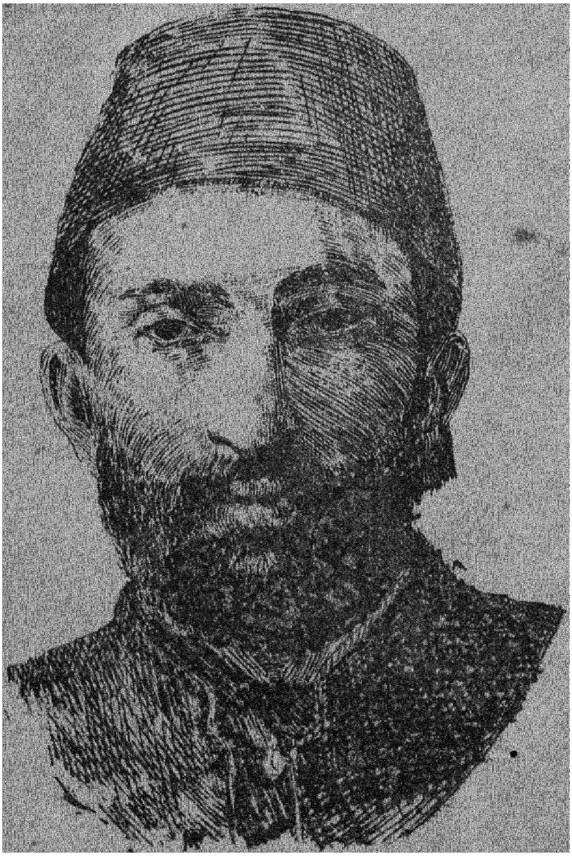

وقعات روم

یعنے

سلطنت عظمی عثمانیہ نے جو ترقیات اعلیحضرت سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی الغازی خلیفۃ المومنین کے عہد سعادت مہد مین کی ہین اونکا اجمالی بیان مین تصنیف

واقف حال منصف مزاج باشندہ امریکہ

اس کتاب کی تالیف سے یہ مدعا ہے کہ موجودہ فرمانروائے سلطان المعظم عبد الحمید خان ثانی کی ظل عاطفت مین ٹرکی نے جو عجیب و غریب ترقی کی ہے اوسکے متعلق چند وقعات بیان کردیئے جاوین حضرۃ ممدوح کے تخت قیصری و مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے دن سے شروع ہوکر جو روز افزون تمول و عروج و اقبال بڑے استقلال کے ساتھ سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہو رہا ہے وہ اس قابل ہے کہ انگریزی بولنے والی قومون پر ظاہر کیا جاوے[1]۔ آخری باب مین مصنف نے اپنی راے کا قوم ارمن و ان کے پچھلے اجی ٹیشن و تحریک انقلابی کی نسبت بھی اظہار کریگا +

باب اول۔ ریلوے

۱۲ مارچ ۱۸۷۸ء[2] کے معاہدہ کی وجہ سے ٹرکی کو ایک سلسلہ ریلوے جس مین مندرجہ ذیل لائینین تہین بہم پہونچا تھا

---

[1] مصنف کو اس رسالہ کی تالیف و تصنیف مین کتاب موسومہ "وہ شخص واحد جس نے ایک سلطنت کو تباہی سے بچایا" سے بہت بیش قیمت مدد ملی ہے۔ ترکی معاملات پر وہ ایک نہایت ہی قابل قدر رسالہ ہے + (مصنف)

[2] سب سے اول ۱۸۵۶ء مین سرکاری خرچ سے روم مین ریلوے سلسلہ کی بنیاد قایم ہوئی اور اس سال کے اخیر پر ۶۶ میل ریلوے لائین تیار ہوئی۔ ۱۸۶۹ء کے اخیر مین ۱۳۰ میل ریلوے لائین عام آمد و رفت کے لیئے جاری ہوئی۔ ۱۸۷۲ء مین یوروپ کی چند کمپنیون سے معاہدہ ہوکر انکو تعمیر ریلوے کا اجارہ دیا گیا۔ اور جون ۱۸۷۳ء کے اخیر مین سلسلہ ریلوے ترقی پاکر ۹۹۲ میل تک ہو چکا تھا۔ یکم جنوری ۱۸۷۸ء کو کل سلطنت مین ۱۱۳۰ میل ریلوے جاری تھی جن مین سے ۹۶۵ میل یوروپین ٹرکی مین اور ۱۷۲ میل ایشیائی روم مین تھی۔ عہد نامہ برلن کے مطابق کچھ صوبون کے آزاد ہوجانے کی وجہ سے خالص یوروپین ٹرکی مین ریلوے لائین کا طول ۱۸۸۰ء مین صرف ۶۰۷ میل انگریزی اور کل سلطنت مین ۹۵۰ میل رہگیا۔ (بر صفحہ ۱۲)

(۱) قسطنطنیہ سے شروع ہوکر اڈریانوپل اور فلپ پولی سے گزرتی ہوئی بیلووا تک۔ طول ۵۶۲ کیلومیٹر۔

یوروپین ٹرکی	میل
از قسطنطنیہ تا اڈریانوپل	۲۱۰
از اڈریانوپل تا سرسی	۱۵۲
از سالونیکا تا ہکب	۱۵۰
از ہکب تا متروزرا	۷۵
از کلیلی تا دلنیا غاج	۷۰
از ٹرنوا تا جالبولی	۶۵
از بنجالوک تا نودی	۶۴
میزان	۷۸۶

ایشیائے روم	میل
سمرنا تا ایدن	۱۴۵
سقوطرا تا اسمد	۲۶
میزان	۱۷۲

میزان کُل جو آخر ۱۸۹۰ء مین رہگئی

(۹۵۸)

سمرنا ایدن ریلوے ایک انگریزی کمپنی نے بضمانت سلطنت بنائی تہی۔ ۱۸۹۶ء مین ۶۲ میل ریلوے سرکاری خرچ سے بنائے جانے کا حکم دیا گیا۔ مگر روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے کوئی کام نہ ہوسکا اور اس بارے مین بہی مقدر نے کوئی سبقت لیجانا امیر المومنین عبد الحمید خان غازی کے واسطے ہی محفوظ کر رکہا تہا چنانچہ باوجود قلت روپیہ۔ نزعہ اعدا اور بیشمار مشکلات و لاتعداد مصائب کے ۱۸۹۳ء مین ریلونکی تعداد ۷۰۰ میل اور ۱۸۹۶ء مین ۱۵۱۲ میل (جس مین سے ۳۴۷ میل ایشیا مین تہی) ۱۸۹۲ء مین یوروپین ٹرکی مین ۹۰۴ میل۔ ایشیا مین جاری ۵۰۰ اور زیر تعمیر ۲۰۸ میل ۱۸۹۴ء مین یوروپ مین ۱۰۰۰ میل اور ایشیا مین ۱۱۳۶ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تہی۔ اور ۱۸۹۵ء مین یوروپین ٹرکی مین ۱۱۳۰ میل جاری اور ایشیائی روم مین تقریباً ۱۲۵۰ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تہی گویا ان ۱۷ برسون مین ۱۷۰۰ میلون کا اضافہ جاری شدہ لائینون مین ہوا اور جو ہزار میل سے متجاوز زیر تعمیر ہے وہ ماسوائے رہی۔ ریلونکی توسیع اور اجرا سے جو فوائد ملک اور رعایا کو کیا بلحاظ تجارت و زراعت اور کیا بلحاظ پولیٹیکل ہو کے پہونچے ہین وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ پس امر ایک شاخ مین جو کچہہ ترقی اعلیحضرت ظل سبحانی کے ظل عاطفت مین سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہوئی ہے اُس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات سے جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیان سلطنت عظمی عثمانیہ کر رہی ہے دشمنان روسیاہ نہین دیکہہ دیکہہ کر جلے جاتے ہین اور انکی شان مین طرح طرح کی من گہڑت کہانیان عوام الناس مین مشتہر کرتے ہین مگر وہ بے سمجہہ یہ نہین سمجہتے کہ کون ان عینی مشاہدات کے بعد انکے بیانات کو وہم و گمان مین بہی درست نہین مان سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی عقلمندان کے دہوکہ مین آجاوے۔ دیگر صیغون مین بہی جو کچہہ اعلیحضرت کی سعی و کوشش سے ترقیان ہوئی ہین انکا ذکر بہی مین مصنف کے ساتھ ساتھ حسب موقعہ کرتا

(۲) ایڈریانوپل سے وادی آغاچ تک براہ کوپرلی برغاس و دیموتیکا طول ۱۴۰ کیلومیٹر
(۳) سالونیکا سے متروزا تک براہ کیوشپ رولا و سکب طول ۳۶۴ کیلومیٹر
(۴) یاشبولی سے ٹرنوداسمنلی تک طول ۱۰۶ کیلومیٹر۔

ان لائینون کے ساتھ ایشیائی روم کی بھی مین شامل کرنی چاہئین۔

(۱) حیدر پاشا تا اسمد طول ۹۴ کیلومیٹر
(۲) ازسمرنا تا ایدن طول ۵۰۰ کیلومیٹر (اوسط ہفتہ وار آمدنی ۱۸۹۵ء مین ۹۹۲۱۲ پونڈ اور ۱۸۹۴ء مین ۶۰۸۴۴ تھی) مترجم۔
(۳) ازسمرنا تا کسابہ طول ۹۰ کیلومیٹر (اس لائین کی بعد اوسکی شاخون کے ہفتہ وار اوسط آمدنی آجکل ساڑہے پانچہزار پونڈ ترکی ہے۔ مترجم)۔

عثمانیہ آہنی راہون کو ایسی مدبرانہ اور معقول وسعت دینا جو حضور ممدوح کی سلطنت کی ارضی اور دخلی پیداوار اور وسائل کو روز افزون ترقی دینے اور انکی جنگی طاقت اور حفاظتی مضبوطی کو بڑہانی مین کارآمد ہونے کی قابل ہوسکتین صرف انہی کا کام تھا۔

جا ذنگا۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔ (مترجم)

۵۳ (متعلق صفحہ دوم) شہر فلپ پولی کوہ بلقان کے جنوب اور ایڈریانوپل کے شمال مین واقع ہے ۱۸۷۸ء سے پہلے تمام صوبہ بلغاریا سلطان المعظم کے براہ راست تابع فرمان تہا۔ مگر جنگ گذشتہ کے بعد جب صوبہ بلغاریا نیم آزاد ہوا تو کوہ بلقان کے شمال مین جسقدر ملک کو سلف گورنمنٹ عطا کیگئی اوسکا نام مشرقی رومیلیا رکھکر اس شہر کو اوسکا صدر مقام بنایا گیا اور قصبہ حیرمان سے بیلووا تک ریلوے لائین بھی سلطنت عثمانیہ کے سلسلہ ریلوے سے علاحدہ ہوگئی ۱۸۸۵ء تک علیفو پاشا سلطان المعظم کیطرف سے اس صوبہ کا گورنر رہا لیکن اوس سال بلغاریون نے بغاوت کرکے ہکو بلگیریا کے ساتھ ملا دیا۔ اور سلطان المعظم نے بھی اس الحاق کو منظور فرمالیا۔ اب شہزادہ فرڈنینڈ دونون صوبون پر حکمران ہے
۵۴ (متعلق صفحہ دوم) یہ قصبہ دامن کوہ بلقان مین تاتار۔ بازارجک و صوفیا کے درمیان واقع ہے۔
۵۵ ،، ،، ،، کیلومیٹر = ۱۰۹۳،۶۳۳ گز یا ۶۲۱، میل کے
۵۶ یہ قصبہ ساحل بحر مجمع الجزائر پر دردنیال سے عین جانب شمال تقریباً ایک سو میل کے فاصلہ پر ایک بہاری بندرگاہ ہے
۵۷ ٹہیک تلفظ کوپرلی ہے۔
۵۸ مشرقی رومیلیا مین کوہ بلقان کے جنوب مین فلپ پولی سے بجانب شمال مشرق قریباً ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

سلطان المعظم کے تخت نشین ہونیکے وقت سے جسقدر ریلین تیار ہوئی ہین یا جسقدر اس وقت زیر تعمیر ہین یا جن کے اجارے عطا کر دیئے گئے ہین اور وہ لمحہ بہ لمحہ تیار ہوتی جاینگی۔ اگر انکا فقط شمار کر دیا جائے تو وہ یہ ثابت کرنے کو کافی ہوگا کہ سلطنت عثمانیہ سلطان المعظم عبد الحمید کے احسانات سے کسقدر گرانبار ہے۔ اگر آج کوئی شخص پیرس سے قسطنطنیہ چار دن مین پہونچ سکتا ہے تو یہ عظیم الشان نتیجہ بلا حجت سلطان عبد الحمید ہی کی مسلسل اور مستقل کوششونکا ثمرہ ہے۔ یہ وہی تھے جو نسل اربعہ مین رومیلیا اور وسطی یوروپ کی ریلوے لائنون کے ملانے پر برابر مصر رہے اور دوسرے ملکون کو اس بہت بڑے کام کی تکمیل کے لیے انکا مشکور ہونا چاہیئے

پچھلے پانچ برس مین جو مختلف اجارے عثمانیہ گورنمنٹ نے عطا کئے ہین اونکی فہرست یہ ہے:۔

(۱)۔ اسمد۔ انگورا (اناطولیہ ریل روڈ)۔ (بتاریخ ۲۴ ستمبر و ۲- اکتوبر ۱۸۸۸ء) طول ۴۸۳ کیلومیٹر۔ اناطولیہ ریلوے کی کل لمبائی حیدرپاشا سے انگورا تک ۳۰۷ میل ہے اور یہ کل لائن ایک سرے سے دوسرے تک برابر جاری ہے۔

(۲) جافہ یروشلیم (۲۰- اکتوبر ۱۸۸۸ء) طول ۸۵ کیلومیٹر (یہ لائن بھی جاری ہے۔ مؤلف)

(۳)۔ سالونیکا۔ مناسطر (۲۷- اکتوبر ۱۸۹۰ء) طول ۲۱۹ کیلومیٹر۔ اس مین ۶۰ کیلومیٹر تیار ہوکر دسمبر ۱۸۹۲ء کو جاری ہوئی اور باقیماندہ حسب وعدہ ۸- اپریل ۱۸۹۴ء کو تیار ہوگئی۔

(۴) مودانیہ۔ بروصہ (۲۲ فروری ۱۸۹۱ء) طول ۴۲ کیلومیٹر۔

(۵)۔ یاندرمہ۔ کونیہ (بمعہ متعدد شاخون کے)۔ (بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۹۱ء) طول ۵۰۰ کیلومیٹر۔ بعد عطایہ اجارہ مبدل کر دیا گیا اور اون کے عوض اسکی شہر۔ قراحصار ریلوے کا اجارہ دیا گیا۔

(۶)۔ بیروت۔ دمشق۔ حوران طول ۲۳۱ کیلومیٹر۔ یہ لائن تیار ہوگئی ہے (مؤلف)

(۷) سامسون۔ سیواس۔ دیاربکر (۲ جولائی ۱۸۹۱ء) طول ۷۵۰ کیلومیٹر۔ اس لائن پر ابھی کام شروع نہین ہوا۔

(۸)۔ عکہ۔ جافہ۔ دمشق۔ (۸- اکتوبر ۱۸۹۱ء) طول ۲۱۹ کیلومیٹر۔ ابھی شروع نہین ہوئی (اس لائن پر بھی ۱۸۹۴ء سے کام شروع ہوگیا ہے اور ۱۸۹۶ء مین غالباً ختم ہوجائیگا (مؤلف)

(۹)۔ وادی آغلاچ۔ سالونیکا بمعہ متعدد شاخون کے (۱۸- ۳۰ مئی ۱۸۹۲ء) طول ۳۰۰ کیلومیٹر۔ اسپر کام ۱۴ جولائی ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا اور امید ہے کہ یہ لائن ۱۸۹۵ء مین تیار ہوجاویگی۔

(۱۰) اسکی شہر۔ کونیہ (۱- ۱۳ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۴۸۰ کیلومیٹر۔ ۳۱- اگست ۱۸۹۳ء کو کام شروع ہوا اسکی بڑہائی مین کمی بیشی کی گنجایش ہے۔

(۱۱) انگورا قیصریہ (۱۳ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۲۵۶ کیلومیٹر۔

(۱۲) پتد شہر قارا احصار (۴ فروری ۱۸۹۳ء) طول ۱۵۵ کیلومیٹر۔

(۱۳) دمشق۔ برجیک (۱۲ مئی ۱۸۹۳ء) طول ۳۱۰ کیلومیٹر۔

ان تینون پچھلی لائینوں کی لمبائی مین نقشون کے ختم ہونے پر کمی بیشی کا احتمال ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہو رہا ہے کہ ہمد انگورا لائین اور سالونیکا مناسطر لائین بالکل مکمل اور جاری ہوگئی ہین۔ ایک پرانا اجارہ یعنے پندرمہ کونیہ ریلوے کا منسوخ کیا گیا ہے اور پانچ ٹھیکے عطا کئے گئے ہین۔ ہم اون مین سے ہر ایک کی نسبت مجملاً کچھہ ذکر کر دیتے ہین۔

(۱) اسکی شہر کونیہ ریلوے کی جسکا طول تخمیناً ۲۰۰ میل ہے ذمہ واری[۵] بحساب ۶۰۴ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر گورنمنٹ نے کی ہے۔ اس لائین کا پٹہ اناطولیہ ریلروڈ کمپنی کو دیا گیا ہے جسکی یہ لائین ایک شاخ ہے اس کا کام جو ۱۳ اگست ۱۸۹۳ء کو شروع ہوا نقشجات کی منظوری کے بعد زیادہ سے زیادہ چار برس مین ختم ہوگا۔

(اسکی شہر کونیہ ریلوے کا چوتہا سکشن (حصہ) افیون کرا احصار سے آق شہر تک جسکا طول ایک سو کیلومیٹر ہے ۲۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو پبلک کی آمد و رفت کیلئے جاری ہوگیا ہے۔ اب اس لائین کے ۲۷۰ کیلومیٹر جاری ہوگئے ہین۔ اور کل اناطولین ریلوے جو اس وقت جاری ہے ۷۵۲ کیلومیٹر ہے۔ لیونٹ ہیرلڈ ۲ دسمبر ۱۸۹۵ء۔ مترجم)۔

(۲) انگورا قیصریہ ریل روڈ کی لمبائی قریباً ۲۰۵ میل ہے۔ اس کا پٹہ بھی اناطولیہ ریلوے کمپنی کو دیا گیا ہی اس کمپنی کی یہ لائین بغداد کیطرف ایک طرح کی توسیع ہے۔ اور اسکی ذمہ واری بحساب ۷۷۵ پونڈ ترکی فی کیلومیٹر کیگئی ہے۔

عثمانیہ گورنمنٹ ضمانت کو کم کر دینے کا حق محفوظ رکھتی ہے مگر اس صورت مین کمپنی بھی اگر چاہے تو اجارہ کو چھوڑ سکتی ہے ضمانت کے بھاری ہونے کیوجہ یہ ہے کہ اس لائین کی تعمیر مین بہت سی انجنیری مشکلات ہین

---

۵ قاعدہ ہی کہ جب کسی سلطنت مین کوئی ریلوے لائن کسی کمپنی کی معرفت بنوائی جاوے اور اوس کو میعاد مقررہ کیلئے اسکا اجارہ دیا جاوے تو سلطنت مذکور اس کمپنی کی حوصلہ افزائی اور اپنے ملک کو ریلوے اور اسیطرح کے دیگر سلسلون سے مستفید کرنیکے لئے اس کمپنی سے یہ ذمہ واری کرلیتی ہے کہ اگر لائن کی سالانہ آمدنی فی میل ایک مقررہ رقم مثلاً پانچ یا چھہ سو یا ہیچ قسم سے کم ہو تو وہ اوس کو اپنے پاس سے پورا کر دیگی۔ چنانچہ اس لائین کی سالانہ آمدنی بحساب فی میل ۶۰۴ پونڈ سے کم ہو تو خزانہ عثمانیہ سے اس کمی کو پورا کر دیا جاوے گا۔ اسیطرح سے کمپنیون کے ساتھہ میعاد مقررہ کے بعد خرید لائین کے واسطے شرائط کیجاتی ہین انکا الگ ذکر ہوگا۔

کمپنی نے لائین ہذا کو آٹھہ برس مین تیار کر دینے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔

دفعہ ۶۔ اللہ شہر۔ قرا حصار لائین سمرناکسابہ لائین کی توسیع ہے اور اناطولیہ ریل ووڈ کو قرا حصار مین جا ملیگی۔

۵۴۔ اس لائین کا اجارہ مانشیور لیماگ اینڈ کمپنی نے لیا ہوا ہے جس نے ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو اس لائین پر پہلا ڈھیلا اکھاڑا۔ یعنے کام شروع کیا۔ اوس دن بڑا عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ اور حضرت سلطان المعظم کی صفت و ثنا مین تقریرین کیگئین۔ کل خرچ کا اندازہ پچیس لاکھہ پونڈ ٹرکی کیا گیا ہے۔ اور بانیان ریلوے یقین کرتے ہین کہ گو بہت سی دشوار مشکلات کو دور کرنا پڑیگا۔ مگر وہ اس کو اڑھائی برس غائیت درجہ تین برس مین تیار کرینگے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ اناطولین ریلوے ایشیاء کوچک مین ابہی سے اسقدر پہیلگیئی ہے کہ وہ اندرون ملک کی تمام پیداوار کو بحیرہ مارمورا کے بندرگاہون پر پہنچانے لگ گئی ہے۔ اس لیئے اگر زیادہ توقف ہوگیا تو وہ انکی لائین کو ماند کردیگی۔ اللہ شہر سے شروع ہوکر پہلا سٹیشن پانچ کیلومیٹر کے فاصلہ پر قپلیق ہوگا اور دوسرا سٹیشن اسیقدر اور فاصلے پر بینی کوئی۔ یہ دونون چہوٹے چہوٹے قصبے ہین اور اللہ شہر سے دونون کو ایک ہی سڑک جاتی ہے۔ ان سے آگے لائین شمال کیطرف ہوجاوے گی۔ اور پسکایا اور اومان بابا پہاڑون سے گذر کر الیان کر جا ٹھہرے گی۔ یہ موضع اللہ شہر اور ضلع اسمی کے صدر مقام تقمق کے درمیان ہے۔ اور ایک مشہور قصبہ ہے اسکی مردم شماری دو ہزار ہے جس مین سے ۱۵۰ اگریک ہین۔ اور باقی مسلمان۔ الیان کر سے بیس کیلومیٹر آگے چلکر لائین موضع حینی مین پہونچے گی۔ اور وہان سے بیس کیلومیٹر اور آگے چلکر صدر سٹیشن اوشچاق پر ختم ہوگی۔ اس لائین مین ۱۲ ٹنل پہاڑ کاٹ کر تیار کیئے جاوین گے۔ جن مین سی سب سی چہوٹا ½ میل لمبا ہوگا۔ اور سب سی لمبا ایک میل سی بہت زیادہ طویل ہوگا۔ پل بہی بکثرت تیار کرنے پڑین گے۔ ایک کا پاٹ ۹۰۴ فیٹ ہوگا۔ اور یہ ایشیا کوچک کے تمام پلون سے بڑا ہوگا۔

اوشچاق ایک مشہور زراعتی و صنعتی قصبہ ہے۔ اناج۔ افیون اور شاہ بلوط کے چہلکون کی جو دباغت کا نہائیت عمدہ مصالح ہین یہان بہت بڑی منڈی ہے اور قالین تو اس جگہہ کے کل دنیا مین مشہور ہین۔ سمرنا کو اس شہر کے ساتہہ آمد و رفت کا راستہ بہم پہونچ جانے سی بہت فایدہ ہوگا۔ اوشچاق کی مردم شماری ۲۰۰۰۰ ہی جسمین سے ۱۲۰۰۰ قصبہ مین رہتے ہین اور باقی ۱۳۲ دیہات ملحقہ مین۔ یونانی صرف ۱۴۰۰۔ اور ارمنی ۱۶۰۰ ہین باقی مسلمان ہین۔ اوشچاق سی آگے یہ سٹیشن ہون گے۔ تباس۔ و آلوم۔ بونار۔ (سطح سمندر سے ۳۸۰۹ فیٹ بلند) بال محوث اور قرا حصار جو منتہائی لائین ہے۔ سمرنا اور اللہ شہر کے درمیان لائین کی لمبائی ۱۶۹ کیلومیٹر ہے اور اللہ شہر و قرا حصار کے درمیان دو سو پچاس کیلومیٹر یعنے کل لائین کا طول ۴۱۹ کیلومیٹر ہے۔ قرا حصار اناطولیہ کی مشہور قصبون مین ہی اسکی آبادی ۱۸ ہزار ہی جن مین سے تیرہ ہزار مسلمان ہین۔ ۴۰۰۰ ارمن۔ اور ۲۱۵ یونانی۔

اسکی لمبائی تقریباً ۱۵۰ میل ہوگی۔ اور فی کیلومیٹر ۸۰۰ پونڈ ترکی (پونڈ ترکی = ۱۴ روپیہ) کی سالانہ ذمہ واری کیگئی ہے۔

(۴) سالونیکا۔ وادی آغاچ ریلوے جسکی لمبائی ۳۰۰ میل کے قریب ہے ۱۵۵۰۰ فرینک (فرینک = ۱۲ روپیہ) کی سالانہ ضمانت فی کیلومیٹر رکھتی ہے۔ یہ لاین سالونیکا اور قسطنطنیہ کے درمیان اوری انٹیل ریلون (لفظی معنے مشرقی۔ یہان ان ریلون سے مراد لیجاتی ہے جو یوروپین ٹرکی کے مشرقی حصہ مین جاری ہین یعنے قسطنطنیہ ایڈریانوپل۔ اور ایڈریانوپل وادی آغاچ لائنیں۔* اس کمپنی کا نام بھی اوری انٹیل ریلوے کمپنی ہے) کے ساتھ ملکر براہ راست آمد و رفت جاری کردیگی۔ اسپر کام جون ۱۸۹۲ء مین شروع ہوا اور چار برس مین ختم ہوجائیگا۔

(۵) دمشق برجیک۔ لاین طول مین تقریباً ۸۰ میل ہے اسکی سالانہ ذمہ واری کی تعداد فی کیلومیٹر ۱۲۵۰۰ فرینک مقرر کیگئی ہے نقشے ابھی مکمل نہین ہوئے اور نہ کوئی کمپنی ابھی تک اس اجارہ کو قبول کرنے کیلیے بنی ہے۔

یہ نئے عطیے جو سب ملکر ۱۲۷۹ میل کیلئے ہین۔ گورنمنٹ کی اوس خلوص نیت اور سچی خواہش کو بخوبی ثابت کرتے ہین جو وہ ملک کو تجارت اور ترقی کیلئے کہولنے کی بارہ مین رکھتی ہے۔ بہرکیف گورنمنٹ ندکور یقین کرتی ہے اور اسکا یہ تیقن بلا وجہ بھی نہین ہے کہ اوسنے حسب حال کافی ضمانتین دیدی ہین۔ اور یہ باور کرنے کیلئے ہر ایک طرح سے وجہ موجود ہے کہ جو جو ضمانتین دیجاچکی ہین وہ ریلون کی آمدنیون سے بخوبی پوری ہوجاوینگی۔ (یعنے ان لائینون کی سالانہ آمدنی اس تعداد سے جسکی گورنمنٹ نے ضمانت کی ہے کم نہین ہوگی۔ اور گورنمنٹ کو اپنی گرہ سے کمپنیون کو کچھہ دینا نہین پڑیگا۔ مؤلف)

ملک کی داخلی ترقی پر جو کچھہ اثر ریلون کے اجراء سے پڑا ہے وہ ان چند اعداد سے مبرہن ہوجاویگا ۱۸۸۹ء یعنے اوس برس مین جب کہ اناطولیہ ریل روڈ پر کام شروع ہوا سنجق انگورا کے عشر (جو جنس مین لیا گیا ہے) سے ۳۴ ہزار ترکی پونڈ آمدنی ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین جب کہ تقریباً ۱۰۴ میل لاین مکمل ہوچکی تہی وہ آمدنی ۹۴ ہزار پونڈ ہوگئی یعنے پچاس فیصدی سے زیادہ بڑہ گئی۔ اسیطرح سے سنجق اسمدسی ۱۸۸۹ء مین ۲۴ ہزار پونڈ آمدنی عشر سے ہوئی اور ۱۸۹۲ء مین ۵۵ فیصدی بڑہکر ۳۹۰۰۰ پونڈ ہوگئی۔ کوٹاہیا اور ارطغرل کی سنجقین بھی باوجود ریلوے لاین سے نسبتاً زیادہ فاصلہ پر ہونے کے اسکے عمدہ اثر سے محروم نہین رہین ۱۸۸۹ء مین محاصل عشر ۷۰۰۰۰ پونڈ تھے۔ اور ۱۸۹۲ء مین ایک لاکھہ چودہ ہزار ہوگئے۔

گورنمنٹ کو اسکے وسایل مین بیشی ہوجانے کی وجہ سے ضمانتون کے ادا کرنے مین بڑی امداد پہونچیگی۔ بلکہ مسٹر ونسنٹ کیلبرڈ نے اعداد و شمار سے ثابت کر دیا ہے کہ جس برس اناطولیہ ریلوے جاری ہوئی تہی اوسی برس گورنمنٹ کو محاصل عشر سے اسقدر زیادہ آمدنی حاصل ہوگئی تھی کہ صرف زر بیشی ریلوے کمپنی کی ضمانتون کے ½ ادا کرنے کو کافی ہوگیا تہا۔ حالات ملک کی بہتری اور صلاح سے زراعت مین نئی روح پھونکی گئی ہے جس کے نشو و نما مین گورنمنٹ نے بوسینیا ہرزی گوینا تہسلی اور ریاستہائے بلقان کے مہاجرین کو ٹرکی مین آباد کرنے سے اور بھی بڑی امداد دی ہے اور ملک مین کاشتکاری کے شوق کو بڑی کامیابی کے ساتھ پہیلا دیا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی مختلف جاری شدہ لائنون کی فہرست یہ ہے:-

نام لائین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد میلون	نام لائین	جسقدر مکمل ہوچکی اور جاری ہے اسکی تعداد میلون
(۱) سمرنا۔ اوانا بمعہ شاخونکے۔ (سمرنا ایدا ریلوے)	۳۲۴	(۸) سالونیکا۔ مناسطہ	۶۰
(۲) سمرنا۔ الہ شہر بمعہ شاخونکے (سمرنا کسابا ریلوے)	۱۶۵	(۹) قسطنطنیہ۔ ایڈریانوپل۔ مصطفے پاشا	۲۲۲
(۳) موذنیا۔ بروصہ	۲۶	(۱۰) سالونیکا۔ اسکب۔ متروونزا	۲۲۷
(۴) مرسینا ادانا	۴۰	(۱۱) وادی آغاج۔ ایڈریانوپل	۹۲ ۱/۴
(۵) جافہ۔ یروشلیم	۵۲ ۱/۵	(۱۲) اسکب۔ زروفیچی	۵۲ ۴/۵
(۶) بیروت دمشق حوران	۱۳۲	(۱۳) ٹریبزوا۔ جابسولی	۶۵
(۷) حیدر پاشا۔ انگورا (اناطولین ریلوے)	۳۷۰	(۱۴) بانجالوک۔ نودی	۶۴
میزان ایشیائی روم مین	۱۱۱۰ ۳/۵	(۱۵) ایڈریانوپل۔ سرمہی	۱۵۲
		میزان یوروپین ٹرکی	۹۳۵ ۳/۱۰

میزان کل سلطنت عثمانیہ

(۲۰۴۵ ۹/۱۰)

نوٹ۔ چونکہ اصل مصنف نے اس رسالہ کو ۱۸۹۴ء مین لکہا تہا۔ اس لئے اس کے بعد سلطنت علیہ مین جو توسیع ریلون کی ہوئی ہے۔ اوس کا مجملاً ذکر مستند رسالون اور سالانہ کتابون سے اخذ کرکے مین نے نوٹ نمبر ۲ مین کردیا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوجاے گا کہ گذشتہ ۱۸۹۵ء کے اخیر پر سلطنت عثمانیہ مین کس قدر ریلین جاری تہین +

باب دوم ۔ گودیان[۵]

ان تمام رستون کا جو ایشیا سے یوروپ کو جاتے ہین مقام تقاطع یعنے ان رستون کی کلید ہونیکی وجہ سے جو بحیرہ روم کی راہ سے ہندوستان اور مصر سے ممالک مغربی (یوروپ) کو جاتے ہین قدرت نے روز ازل سے قسطنطنیہ کو تمام دنیا کے اول درجہ کے تجارتی مرکزون مین سے ایک بنا دیا ہی اور اس لیے ۱۹۰۸ء مین جب گودیان بنانے کا اجارہ دیا گیا۔ تو کل آبادی نے اس نوید کو بے اندازہ مسرت سے سُنا۔

گودیون کی تعمیر سے جو دنیا کے موجودہ گودیون مین سے نہایت ہی خوبصورت مین بندرگاہ سمرنا کو جو فایدے پہونچے ہین اوس سے ہمکو ان منافع اور فوائد کا اندازہ لگانے کا موقع ملتا ہے جو دارالخلافہ کی تجارت کو بالخصوص اور کل سلطنت کو بالعموم گولڈن[۱۱] ہارن کے کنارے کنارے ان گودیون کے بنجانے سے جو اس وقت زیر تعمیر ہین پہونچین گے۔ گودیون کے ساتھہ ساتھہ ڈاکس (لنگرگاہ) جہازونکی مرمت درستی یا ٹھہرنے کی جگہہ بھی تعمیر ہو رہے ہین۔ جو اول الذکر کا لازمی نتیجہ ہین بڑے بڑے تجارتی سٹور ہوسون (گودام گہرون) کے متعلق متعدد تجاویز سلطنت عظمی عثمانیہ کی امپیریل گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی جا چکی ہین۔

۱۰۔ گودی یا گہاٹ اس پختہ بند کو کہتے ہین جو دریا یا سمندر کے کنارے پر اسباب وغیرہ چڑہانے یا اتارنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

۱۱۔ لفظی معنے طلائی سینگ۔ یہ باسفرس کے اس حصہ کا نام ہے جو قسطنطنیہ کے لنگرگاہ کا کام دیتا ہے اور خشکی مین میلون تک شہر کے بیچون بیچ چلا گیا ہے۔ دنیا مین اس سے بڑہ کر جہازونکے لیے کوئی لنگرگاہ محفوظ اور عمدہ نہین ہی۔ وزنی سے وزنی جہاز عین خشکی کے کنارے تک پہونچ سکتا ہے اور ایک ہی وقت مین ایک ہزار سے متجاوز جہاز آمین سما سکتے ہین اسکی شکل سینگ کیطرح ہے اور بہ اعتبار تجارت یہ ہر وقت گویا سونے سے معمور رہتا ہے اسلیے متقدمین نے اسکا نام گولڈن ہارن یا طلائی سینگ رکہدیا جو کیفیت آٹھون پہر اس خلیج مین رہتی ہے اور جو کچھہ سر اسکی قدرتی نظارے اور سینری سے حاصل ہوتا ہے اسکا اندازہ سوائے مشاہدہ کے اور کسی طرح سے کرنا قریباً ناممکن ہے۔ بڑے بڑے نامور اہل قلم سیاحون اور مورخون نے اسکی تعریف مین بے انتہا زور قلم دکہا کر آخر کار تسلیم کیا ہے کہ اوسکی نظارے جو بیان سے باہر ہین اسکو ایک کو بھی بیان نہین کرسکے بالحق قسطنطنیہ اسکی مضافات اور اسکی بےنظیر بندرگاہ گولڈن ہارن ایسی ہی نادر اور بیش بہا چیزین ہین کہ اگر روئے زمین کی کل سلطنتین فرداً فرداً اسکے لیے بیتاب ہو رہی ہون تو ہمین انکو معذور سمجھنا چاہیے۔ اسکا مفصل حال ہمنے کتاب "قسطنطنیہ" مین کردیا ہی اسلیے یہان زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین (مولف)۔

(جدہ مین پختہ ہاربر (لنگرگاہ) اور مرمت جہازات کا کارخانہ بنانے کے لیئے توفیق بے انجنیئر نے نقشجات مکمل کرلیئے ہین جسپر وزارت میر بحری اور محکمہ محصول دریائی غور کر رہے ہین۔ انکی منظوری کے بعدانپر کام فوراً شروع ہوجائے گا۔ لیونٹ ہرلڈ ۲ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ مترجم) +

ایوان تجارت

ایک اور نہایت ہی مفید اور کارآمد چیز جس کے لیئے سلطنت عثمانیہ کی تجارت اعلیحضرت ظل سبحانی کی بیحد ممنون ہے۔ عثمانیہ مجلس یا ایوان تجارت کا بنایا جانا ہے جو ۱۸۹۴ء مین استنبول مین قایم کیگئی اس کے نمونہ پر اگست ۱۹۰۱ء تک سلطنت کی ضلاع وسنجقون اور ولائیتون کے صدر مقامات مین ایک سو تیئس ایوان تجارت بن چکے ہین۔

عثمانیہ چیمبر آف کومرس* (مجلس ایوان تجارت) کے ساتھہ ایک نہایت ہی مفید ضمیمہ کے طور پر جو عثمانیہ تجارتی میوزیم (عجائب گاہ) کا بمنشاء ایراد سلطانی مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۰ء قائم کیا جانا منظور ہوا وہ ٹرکی کی تجارت اور صنعت اور حرفت کو فروغ دینے مین ضرور بہت بڑا حصہ لیگا۔

اس عجائب گاہ مین سلطنت کی تمام تجارتی پیداوارین اور صنعت وحرفت اور دستکاری کی چیزین ہمیشہ دوامی نمایش کیلئے جمع کیجائینگی۔ اور اسیطرح سے ترکی و اجنبی دونون طرح کے سوداگرون کو ان پیداوار اور ساختہ اشیاء کی قیمت اور ماہیت کی متعلق نہایت قیمتی واقفیت حاصل ہوسکا کرے گی (یہ عجائب خانہ بڑی شان وشوکت سے ۱۹۰۵ء کے شروع مین کہولا جاچکا ہے۔ مترجم) +

کارخانے

دار الخلافہ اور اوس کے مضافات مین ایسے بڑے بڑے صنعتی کارخانے ہین کہ وہ یوروپ کے نہایت عظیم الشان کارخانون سے کسی بات مین کم نہین ہین۔ ان مین سے کئی ایک جو پہلے کے بنے ہوئے ہین ان کو بھی حضرت خلافت پناہی کی ان تہک اور مسلسل غور و پرداخت اور توجہ شاہی سے ایسا عروج حاصل ہوا ہے کہ گویا ان مین نئے سرے سے جان پڑگئی ہے۔ فیض خانہ کا کارخانہ فوجی پارچات۔ توپ خانہ کے کارخانجات صیغہ آرٹیلری (فوج توپ خانہ) اور گولڈن ہارن کے صیغہ امیر البحری کے ڈاک یارڈز (گودام

---

* چیمبر آف کومرس یا ایوان تجارت اوس مجلس کو کہتے ہین جو کسی شہر کے تجار اور سوداگرون نے باہمی مین سے سربرآوردہ لوگون کو منتخب کرکے اغراض و مفاد تجارت کی حفاظت کیلئے قائم بنائی ہو +

خانجات بحری) اسی پہلی شق مین داخل ہین اور ان کے علاوہ اور جسقدر ہین انکا قیام اور بنیاد اعلیحضرت کی اسی مخلصانہ کوشش کا نتیجہ ہے جو وہ اپنی رعایا کی بہتری اور فلاح جوئی مین کرتے ہین۔ اون کی تفصیل یہ ہے:-

(۱)۔ کارخانہ تمباکو وچرٹ بمقام جوبالی (استنبول) ۱۸۸۳ء مین قایم ہوا اس مین پندرہ سو زن و مرد کام کرتے ہین۔ اور اسکی سالانہ بکری تیس لاکھہ ترکی پونڈ (چار کروڑ اسی لاکھہ روپیہ) کی ہوتی ہے۔

(۲)۔ کارخانہ سمینٹ (ایک قسم کا عمارتی مصالح جو چونہ کی جگہہ برتا جاتا ہے) بمقام کرج بورنو (۱۹۱۰ء مین جاری ہوا)۔

(۳) عثمانیہ تہرڈ اینڈ کاٹن کمپنی (سوتی پارچات اور دہاگہ بنانے کی کمپنی) کا کارخانہ بمقام یدی کولی ۱۹۰۹ء

(۴)۔ جدید "اسلامبول گاس کمپنی" کا کارخانہ گیس بمقام یدی کولی ۱۹۱۰ء۔

(۵)۔ اوری اینٹیل ریلوے کمپنی کا نیا ریلوے سٹیشن بمقام سرکجی (اسلامبول) ۱۹۱۰ء مین کہولا گیا۔

(۶)۔ کارخانجات برائے ساخت آلات شیشہ بمقام چبک لو۔

(۷)۔ کارخانجات برف بمقام ستی نا (برکنارہ باسفرس) اور اسی طرحسے اور بہت سی کارخانے +

قسطنطنیہ مین کیا کیا ترقیان اور درستیان ہوئین

یلدیز۔ پیرا۔ تکسیم۔ استنبول۔ سقوطرا مین (یہ سب قسطنطنیہ کے بڑی بڑی حصے یا محلے ہین) باغات بنائے گئے ہین۔ اور ایک چڑیا گہر اور بوٹانیکل گارڈن (علم نباتات کے متعلق باغ) بھی بنایا گیا ہے۔

پیرا مین پانی کے قحط کا اندیشہ رفع ہوگیا ہے ۱۸۸۶ء سے "ڈرکوس واٹر کمپنی" اس حصہ کے باشندگان کو وہ ضروری عنصر بہم پہونچاتی ہے جو ہر طبقہ اور ہر جماعت کے لوگون کو نہ صرف ذاتی استعمال کے لیئے بلکہ حفظان صحت عامہ کیلئے بھی اشد لازمی ہے۔

استنبول مین بھی مصفا پانی جلد بہم پہونچ جائے گا۔ کیونکہ ڈرکوس کمپنی کو دارالخلافہ کے اس حصے مین بھی پانی بہم پہونچانے کا اجارہ دیا گیا ہے اور وہ عنقریب نالیان کہودنے اور نل بچھانے کا کام ختم کریگی۔

ٹرمیو۔ے کمپنی نے ۱۹۰۵ء سے اپنے سلسلہ کے ساتھہ ایک اور لائین ایزاد کر دی ہے جو غلطہ اور چچلی کے درمیان جاری ہے۔ اسی مضافات پیرا کے ان محلات کے مالکان مکانات وغیرہ کو بہت فایدہ پہونچا ہے جنکی جایدادونکی قیمت یکلخت بہت بڑہ گئی ہے۔

جدید استنبول کمپنی شہر کے گلی کوچون اور مکانات مین بہ نسبت سابق ارزان شرح پر روشنی مہیا کرتی ہے

اور اب گورنمنٹ بیرا کے گیاس لائیٹنگ (روشنی گاس) کے انتظام کو بھی درست کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

سقوطرا کو جو اگرچہ ایشیائی ساحل پر واقع ہے مگر درصل دارالخلافہ کا تیسرا حصہ خیال کیا جاتا ہے گاس اور پانی کے بارے مین ستامبول اور پیرا پر رشک کہانے کا کوئی موقع نہین ہے اجارہ دار کمپنی آبرسانی نے وہان نل بچھانے شروع کر دیئے ہین اور گاس کمپنی جسکا کارخانہ آج کل قوربالی دایرہ مین تعمیر ہو رہا ہے۔ سقوطرا مین گاس کے حوض بنانے کا انتظام کر رہی ہے جس مین تین ہزار مکعب میٹر گاس ذخیرہ ہو سکے۔ یہ دونون کام عنقریب قاضی کئی مین بھی جسکا پرانا نام کالسیڈن تھا جاری کیئے جاوین گے۔

سالونیکا سمرنا بیروت اور دیگر مقامات مین نئے کام

منجملہ دیگر ترقیات کے جو سالونیکا مین کیگئین اس شہر مین ۱۸۹۰ء سے گاس کی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے اور اجارہ دار کمپنی آبرسانی نے دو برسون سے کام کرنا شروع کر دیا ہے ورود سے نہر نکالنے کے لیئے تمام نقشے مکمل ہو چکے ہین۔ اس نہر سے شہر کی خوبصورتی اور صحت مین نمایان ترقی ہو جاوے گی۔ اور سب سے آخر یہ کہ سالونیکا مین بھی پختہ گہاٹین تعمیر کیجاوین گی۔ جو سمرنا یا قسطنطنیہ کی گہاٹون سے کسی بات مین کم نہ ہونگی۔

سمرنا مین تجارت اسقدر بڑہ گئی ہے کہ حمیدیہ عثمانی کمپنی جہازرانی اس بندرگاہ کی روزافزون ضرورتون کو پورا نہین کرسکتی۔ اس لیئے دو نئی کمپنیان شرکت سلطانیہ و شرکت حمیدیہ قایم کیگئین ہین جو خلیج سمرنا اور متصلہ بنادر مین ساحلی تجارت کا کام انجام دینگی۔

دریائے ہرمز (مینڈر) سے نہرین کاٹے جانیکی وجہ سے قوسیاء کی کانہائے نمک اور منسی مین کا زرخیز میدان دریائے مذکور کی طغیانیون سے محفوظ ہو جاوین گے۔ کانون کی پیداوار بے انتہا بڑہ جاویگی اور میدان مذکور جسکی نہ ختم ہونے والی زرخیزی کی شعرا قدیم زمانہ سے تعریف کرتے آئے ہین۔ پورا پورا آباد ہو جاوے گا (۲ دسمبر کا لیونٹ ہرلڈ مخبر ہے کہ سنجق اسمر مین موضع اشاروق کو بھی طغیانی سے بچانے کے لیئے دریائے سخریہ کے کنارے ۲۰ ہزار پیاسٹر کے صرف سے بند بنانے کی منظوری عطا ہو گئی ہے۔ مترجم)

٭ ہیکٹر = ۲،۴۷،۹،۳-۱ ایکڑ کے

شام کے صدر بندرگاہ بیروت کی ایسی قلب ماہیت ہوگئی ہے کہ گویا جادو اور سحر کے ذریعہ سے یہ کام ظہور مین آگیا ہے ۱۸۹۵ و ۱۸۹۶ء مین وہان گاس کی روشنی کا انتظام کیا گیا۔ ۱۸۸۸ء مین پختہ بندرگاہ بنانے کا اجارہ دیا گیا جس کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہے۔ شہر مین پانی برابر حسب ضرورت بلاناغہ تقسیم ہوتا ہے۔ شام جیسے گرم ملکون مین پانی کی جو کچھہ قدر ہوسکتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین اور اب یہ ضروری عنصر تہوڑے عرصہ مین بفحوائے کل شئی حی من الماء حماہ کے میدان کو سرسبز اور اوسکی ریگستان کو بارور باغات بنا دیگا۔ انہ بولی واقع بر ساحل بحیرہ اسود مین گودیونکی تعمیر کا کام برابر جاری ہے ان کو خود گورنمنٹ نے شروع کیا ہوا ہے۔

اسی ٹرسیٹ۔ پارچات کا کارخانہ جو ہمد کے نواح مین واقع ہے اب از سرنو ایسا مکمل طور پر درست کیا گیا ہے اور اسمین ایسی کامل اور پوری مشینری موجود ہے کہ جو پارچات وہان کے بنے ہوئے دساور مین جاتے ہین۔ وہ بعینہ ویسی ہی قسم کے ہین جیسی کہ توقع تھی اور اوسکی شہرت اور ناموری سال بسال زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ یہ کارخانہ بھی اپنی نئی زندگی کے لیئے اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کا ممنون احسان ہے

اسی طرح سے ازمد کا بحری کارخانہ جو خلیج نکومیدیا کے سرے پر عجیب حیرت افزا طرح سے واقع ہے جسکی بندرگاہ کے بننے تک جو ہر قسم کے حملون سے محفوظ اور بیخطر ہوگا عارضی مدت کیلیئے عثمانیہ صیغہ بحری کے بڑے بڑی بندرگاہون مین سے ایک ہے۔ ہرقلیہ کے کوئلہ کی کان مین جو باوجودیکہ اوسکی زمین مین معدنی کوئلہ کے ناقابل اختتام ذخیرے موجود تھے ترک کردیگئی تھی سلطان المعظم کی تدبیر و دانائی کی بدولت اب بہر بڑے زور و شور سے کام جاری ہے۔

ارغانہ کی تانبے کی کانون اور بلغار داغ کی سونے اور چاندی سے ملے ہوئے سیسہ کی کانونکی پیداوار تقریباً دگنی ہوگئی ہے۔

سیلنترا (واقع ولایت جنینا) کی مٹی کے تیل کی کانین ابھی سے یورپ کی پیداوارون کا مقابلہ کرنے لگ گئی ہین اور تمام ترکی منڈیون سے عنقریب موخرالذکر کو باہر نکالدینگی۔

ان کانون مین سہاگہ۔ تانبا۔ چاندی سے ملا ہوا سیسہ۔ رانگ۔ میگنیشیا اور کرنڈ بہ افراط موجود ہے اور ان کو تلاش کرنیکے لیئے دیسی ماہرین کی جماعتین بنائی گئین ہین جن کے پاس مکمل اور سب سے جدید طرز کے آلات اور مشینین موجود ہین صوبہ البانیا مین بیانا اور ٹرہیتو دریاؤن کے برابر برابر پشتے اور بلند سڑکین بنائی گئی ہین۵۔

۵۔ ستمبر ۱۸۹۵ء مین اعلیحضرت نے مدینہ منورہ مین زایران کی آسایش کیلئے دو پختہ سرائین جن مین ۲۵ ہزار مسافر بہ آرام

قسطنطنیہ کی تجارتی قدر و منزلت مین فروغ

اوس کام کا بھی جو اکیلے سلطان عبد الحمید کی ذات بابرکات سے ظہور مین آیا ہے بالتشریح بیان کرنا میری راے مین نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ بندر قسطنطنیہ کی زمانہ آیندہ کی تجارت پر بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے۔ یہ کام کیا ہے؟ دریاے فرات کی دہارے کا درست کرنا جس کا کل خرچ صرف خاص سے کیا گیا ہے یہ دخانی جہازون کی آمدورفت کی دوہری لاین قایم کرنے کا مسئلہ تہا ایک موصل واقع ایشیاے کوچک، بغداد اور بصرہ کے درمیان دریاے دجلہ اور شط العرب پر اور دوسرے سکینی اور اجرہ کے درمیان دریاے فرات اور شط العرب پر۔ اس کام کے پہلے حصہ مین تو چندان مشکلات درپیش نہ آئین مگر سکینی اجرہ لاین پر دونون شہرونکے درمیان جہازات کی باقاعدہ آمدورفت کیلیے تقریبًا دریاے فرات کا وہ تمام حصہ جو ہندق اور سنون پر واکے درمیان ہے نئے سرے سے درست کرنا ضروری تہا۔ ۵۰ اکیلومیٹر کی لمبائی مین دریا موسم گرما مین تقریبًا خشک ہو جاتا ہے اور سارا پانی نہر ہندق مین چلا جاتا ہے۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے لیکر یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء تک ایک برس کے عرصہ مین دریا پہی پرانی گذرگاہ مین لایا گیا۔ اور ایک پہاٹکدار بند جسکی عمارت مین ۳۰ ہزار مکعب فٹ پتھر چٹان اور اینٹین صرف ہوئین بنایا گیا جو فرات کو پہی پرانی گذرگاہ اور دہاری مین بہنے پر مجبور کرتا ہے اور اس مین سے صرف اتنا ہی پانی باہر آتا ہے جتنا کہ نہر ہندق کیلیے ضروری ہے۔ ان عظیم الشان کامون کا فوری نتیجہ تو یہ ہوا کہ سنجق حلہ کی خوبصورت نخلستان طغیانی سے محفوظ ہو گئی۔ مگر اس نتیجہ کا اگر اوس تجارتی فوقیت اور مفاد کے ساتھ مقابلہ کیا جاے جو انکی وجہ سے قسطنطنیہ کو حاصل ہوا۔ تو اوسکی کوئی حیثیت نہین رہ جاتی۔ دریاے فرات کی قابل جہازرانی دہاری سے جو برجیک سے شروع ہوتا ہے ملجانے کے باعث قسطنطنیہ اب نہ صرف تجارتی مال و اسباب بلکہ مسافرونکے عبور کرانے کے لحاظ سے بھی نہر سویز سے غالبانہ مقابلہ کرسکتا ہے۔ کیونکہ مغرب اور دور مشرق کے درمیان

---

(۵) بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳ – رہ سکین اور ایک شفاخانہ بنائے جانیکا حکم نافذ فرمایا ہے یہ دونون تیار ہو چکے ہین نیز مسجد نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے قرب وجوار کے محلون مین پختہ بازار ورین اور موریان بنائے جانیکے لیے ۳۰ ہزار پیاسٹر عطا کیے مین یہ سب کام اور عمارتین ۱۸۹۶ء کے حج سے پہلے ختم ہو جاوین گی۔ از لیونٹ ہیرلڈ (مترجم)

علاوہ برین تار برقی کو جو سلطنت عثمانیہ مین کچھ کم نہین ہے ہر مہینے کئی سو میل کی وسعت دیجا رہی ہے اور اب کوئی ایسا ضروری مقام کل قلمرو مین نہین ہے جہان تار نہ پہونچی ہو۔ ہر ہفتہ ان ترقیات کی نسبت جو خبرین موصول ہوتی ہین وہ اخبار وکیل امرتسر کے سلامی خبرونکی کالمون سے معلوم ہوسکتی ہین جو بالالتزام خاص ترکی کے اخبارات سے یہ خبرین اقتباس کرتا ہے (مترجم)

جو نہایت ہی سید ھا راستہ ہی وہ اسکی کلید ہے۔ چند ہی برسون مین قسطنطنیہ وادی فرات و دجلہ اور زیریں حصہ ایران کی تجارت و بیوپار کی جو اون کے متصل ہے کنجی ہوجائے گا۔ یہ ہین وہ بیش قیمت فائدے جو دریائے فرات و دجلہ کی دھارے کی درستی اور ترتیب سے ٹرکی کو حاصل ہوئی ہین[۱۵]

کارخانجات ریشم

بروصہ۔ بلدجیک۔ لفکہ۔ گملہ۔ مودینا اور دیگر مقامات ولایت خداوندگار کی ریشمی سوت کی کارخانون مین کسی وقت دس ہزار آدمی کام کرتے تھے اور اونکی سالانہ پیداوار ریشم کے کویون کی بیس لاکھ کیلوگیرام (کیلوگیرام = ۲۰۴۶ر۲ پونڈ یا ۱۵۴۳۲ر۳۴ گرین کے) ہوتی تھی جسکی عمدگی کو یورپ کے ریشمی پارچات کے کارخانہ دار ایسا سراہتے تھے کہ وہ اسے فی کیلوگیرام ایک سو بیس فرانک (۹۶ روپیہ) کو خریدتے تھے۔

ریشمی کیڑون کی پرورش

مگر ان قدرتی بواعث مین سے ایک کی وجہ سے جو تمام انسانی حساب و شمار اور اندازہٴ قیاس سے باہر ہین یعنے ریشمی کیڑون کی وبا سے جو ولایت خداوندگار مین تیس برس ہوئے پہلے پہل نمودار ہوئی اور جسکے اندفاع کی اسوقت کوئی علمی تدبیر معلوم نہین تھی۔ ریشمی کیڑون کی پیدائش یہانتک گھٹ گئی۔ کہ کویونکی پیداوار صرف چار لاکھ کیلوگیرام تک آرہی شہتوت کے درختون کے باغات تباہ اور کارخانے بند کردیئے گئے۔ اسی وجہ سے سلطان المعظم نے اس صنعت کو فروغ دینے کی لئے حکم دیا کہ پاسچر صاحب کے طریقہ کے مطابق ریشمی کیڑون کی پرورش کیجائے چنانچہ اس تدبیر سے ریشمی کیڑوان کی نسل نہ صرف بالکل تباہ ہونے سے ہی بچگئی۔ بلکہ اوس مین بتدریج ایسی ترقی ہونی شروع ہوگئی ہے کہ ۱۸۹۲ء مین کویون کی پیداوار ولایت خداوندگار مین ۱۷ لاکھ کویون تک پہونچگئی۔ اور یہ ترقی اب انشاء اللہ العزیز سلسلہ حسابیہ کے مطابق روز بروز زیادہ ہوتی جاویگی۔

مین یہان یہ بیان کردینا مناسب سمجھتا ہون کہ عثمانیہ تجارت کی ترقی کو اندرونی پابندیون سے بچانے کیلئے سلطان المعظم نے کمال دانائی، اور عقلمندی اور اپنے پرانے تجربہ سے کام لیکر دو برس ہوئے کہ

---

[۱۵] دریائے سیحون کے نالہ کے اوسکی دھانہ سے لیکر شہر اوانہ تک جہازرانی کے قابل بنانیکے لئے نقشجات مکمل ہوچکے ہین اور وہ منظوری کیلئے بابعالی مین بھیجدیئے گئے ہین۔ از لیونٹ ہرلڈ۔ ۲ دسمبر ۱۸۹۶ء۔ مترجم

اندرونی محصول چنگی کے موقوف کردینے کا جو ایک ولائیت کی پیداوار کے دوسری ولائیت مین لیجائے جانے مین سخت مارج تھا حکم دیا اور صرف دس فیصدی کا ٹیکس ممالک اجنبیہ کے اوس اسباب پر جو ممالک عثمانیہ مین آوے یا سلطنت عثمانیہ مین سے گذرے اور دیسی پیداوار کے اوس اسباب تجارتی پر جو ممالک غیر کو جاتا ہو رہنے دیا۔

زراعتی بنک

خداوند کریم سلطان عبد الحمید کی عمر و اقبال مین جسنے زراعتی بنک قایم کیا برکت دے۔ آج اوسکی طفیل کسان سود خوارون کے پنجون سے آزاد ہو گیا ہے ۱۸۸۳ء مین اعلیحضرت کی توجہ اس قابل رحم حالت کیطرف منعطف ہوئی اور اسی سے اسکے دل مین وہ خیال نشو و نما پا گیا جو زراعتی بنک کے قیام سے منصۂ ظہور مین آیا۔ پرانے سیونگز بنک اپنا سرمایہ ان ہر طرح کی اجناس اور پیداوارون کی فروخت سے بناتے تھے جنکو زراعتی آبادی بغیر کاشتکار کفائت شعاری کر کے ہر فصل کی ضروریات پورا کرنے کے بعد بچاتے اور ان بنکون کے سپرد کر دیتے تھے زراعتی بنک کے لیئے اب اس جنسی ادائیگی کے عوض تمام عشرون پر دو فیصدی کا زائد ٹکس لگا یا گیا ہے۔ مگر جس وقت بنک کا سرمایہ ایک ایسی معتدبہ رقم مین ہو جاوے گا کہ وہ اسکے ذریعہ سے پوری تیقن کے ساتھ زمانہ آیندہ کی تمام ممکن الوقوع ضروریات کو پورا کرسکنے کے قابل ہو جاویگا تو جن لوگون نے یہ زائد ٹیکس ادا کیا ہوگا ان کو واپس ملجاویگا۔

زراعتی بنک چھ فیصدی سالانہ سود پر چھوٹی سے چھوٹی رقم سے لیکر ڈیڑہ سو تر کی پونڈ تک کسی میعاد کے لیئے جو تین اور دس برس کے درمیان ہو قرض دیتا ہے۔ مگر اس چھ فیصدی کے علاوہ ایک فیصدی رجسٹری کے خرچ کیلئے قرض لینے والے کو دینا پڑتا ہے۔ بنک لوگون کا روپیہ بھی امانت رکھتا ہے جسپر وہ چار فیصدی سالانہ سود ادا کرتا ہے۔ استنبول مین اسکا صدر مقام ہے ولائیتون (صوبون) کے دار الامارت مین اسکی شاخین ہین سنجقون (اضلاع) کے صدر مقامات مین اسکی ایجنسیان ہین اور پرگنون کے صدر مقامات مین محض دفتر ہین شاخون اور ایجنسیون کو اپنے اپنے علاقہ مین کاشتکارون کے چندہ سے روپیہ بہم پہونچتا ہے اور وہ ان چندہ دہندگان کے سوا اور کسی کو قرض نہین دیتین۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۷ اپریل ۱۸۹۴ء کا یہ مضمون خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور اسی لیئے مین اوسے یہان نقل کرتا ہون:۔

قسطنطنیہ کے ایوان تجارت زراعت و حرفت کو ۱۳۰۷ ہجری (یعنے از یکم مارچ لغائیت ۱۹ فروری ۱۸۹۲ء) کی بابت زراعتی بنک کی کارگذاریونکی رپورٹ اور نفع نقصان کا تختۂ حساب

موصول ہوا ہے ہم اپنے ناظرین کے مطالعہ کے لیئے اس انسٹی ٹیوشن کے تختہ حساب کے اعداد جسکی فلاح وبہبود کا اوس کے ابتدائے قیام سے ہمین بڑا خیال رہا ہے پیش کرتے ہین۔

اس بنک کے ڈائرکٹرون او مینجنگ بورڈ نے اوسکے قایم ہونے کے وقت سے برابر نہایت ہی مستعدی دکھلائی ہے اور ذہانت اور عملی واقفیت کے اعلے ثبوت دیدیئے ہین جنکی بدولت یہ بنک اسی طرح کے اعلی سے اعلے اجنبی بنکون کے ہم پلہ ہوگیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ وہ دہقانی بنک جو رئفسن وغیرہ وغیرہ کے طریق پر قایم کیئے گئے ہین اور جو جرمنی روس۔ اٹلی۔ فرانس اور دیگر ممالک مین بکھرے ہوئے ہین انکا مدعا زرعتی ساہوکارون کے فوایدکو دہقانی آبادی کی تمام جماعتون مین پہیلانے کا ہے۔ مگر عثمانیہ زرعتی بنک آج جیسے طریقہ اور اہتمام سے قایم کیا گیا ہے جو اوسی کیلئے خاص ہے اور جو چند ایک فروعی ترمیمون کے ساتھ دیگر ممالک کے لیئے نمونہ کا کام دیگا اور لاریب اس امر کا فخر اور عزت ہمارے شہنشاہ ہز امپیریل میجسٹی سلطان عبدالحمید خان ثانی کو ہی حاصل ہے۔

اس وقت قلمرو عثمانیہ کے مختلف حصون مین زرعتی بنک کی ۵۹ شاخین اور ۳۲۸ ایجنسیان ہین جن مین سے تین شاخین اور ۳۲ ایجنسیان سنہ ۱۳۲۰ ہجری کے دوران مین قایم کیگئی تہین۔

سنہ ۱۳۲۰ ہجری کے اخیر پر اس کا سرمایہ ۲۹ کروڑ ۱۹ لاکھ ۱۴ ہزار ۹ سو ۶۴ پیاستر (پیاستر = ۱۱ رپے) تھا۔ سنہ ۱۳۲۱ھ مین اس سرمایہ مین ۶ کروڑ ۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۰۰۹ پیاستر بدین تفصیل اضافہ ہوئے۔ حاصلات ٹیکس تعلیم عامہ جو بنک کو واجب الوصول تھے ۴۲۰۴۹۸۵۶ پیاسٹر۔

سود سے بنک کو حاصل ہوئے . .. . پچاس لاکھ ساٹھ ہزار سات سو ایک پیاستر

رسوم رجسٹری .. .. چھ لاکھ ۴۴ ہزار ۳ سو ۸۵ پیاستر۔

اور باقیماندہ رقم جو تقریبًا .. .. .. ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ۴۳ ہزار پندرہ ہے ان بنکونکی رقم باقیتی تھی جو بند کر دیئے گئے پس کل سرمایہ ۳۵ کروڑ ۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۵ سو ۷ پیاستر ہوا۔

سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین کل خرچ ایک کروڑ ۸ لاکھ ۰ ہزار ۸ سو ۰۴ پیاستر ہوا۔ ان مین سے ۴۸۰۲۱۷۵ پیاستر بنک کے اخراجات کارکردگی پر خرچ ہوئے جو شاخون اور ایجنسیون کی تعداد اور اس مشکل قسم کے کام کے مقابلہ مین بہت تہوڑی رقم ہے ۸۰۷۸۶۲۸۱ پیاستر زرعتی اغراض کے مفاد پر خرچ کئے گئے ۴۵۳۸۴۲۲ پیاستر سڑکون۔ شارع عامون اور زرعتی انسپکٹرون پر صرف ہوئے اور ۱۳ ۱۸۹۰۴ مختلف دیگر ضرورتون پر سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین کاشت کارون کو ۶۰۷۰۰۱۲۰ پیاستر قرض دئیے گئے جو اگر ان پہلے منظور شدہ قرضون

کے ساتھ شامل کردیئے جاوین جنکا دینا سابقہ معاملات مین بنک منظور کرچکا تھا تو بنک نے دو برس کے عرصہ مین جو قرضے دیئے اونکی تعداد ۱۱،۳۰۸۶۲۱۹ پیاستر ہوجاتی ہے۔ تاریخ قیام سے اخیر سنہ ۱۳۳۰ ہجری تک یعنی تین برسون مین بنک نے بارہ کروڑ، ۳ لاکھ ۴۸ ہزار ۹ سو ۵۵ پیاستر مزارعین کو قرض دیئے اس امر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کو بہت بڑی امداد دیگئی ہے۔ خاصکر ان مقامات مین جہان خاندان کے خاندان قحط سالیون مین سودخوارون سے صرف ایک ایک سو پیاستر قرض لینے کی بیوقوفی کرکے بیٹھنے کی بدولت تباہ ہوئے جاتے تھے۔ یہ ہم بتا چکے ہین کہ سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین بنک کا سرمایہ ۶۳۷۸۶۹۳۰ پیاستر بڑھا اور اسی سال مین مقبولہ قرضونکی تعداد ۶۰۷۶۰۰۱۲ تھی۔ پس اس سے بخوبی ثابت ہی کہ بنک مین روپیہ کی آمد و شد کا کام بڑی باقاعدگی سے ہو رہا ہے اور اوس مین وہ تمام باتین پائی جاتی ہین جو ایک ہونہار اور مضبوط بنک مین ہونی چاہئین۔ یہ سچ ہے کہ چونتیس کروڑ چالیس لاکھ پیاستر کے نام نہاد سرمایہ کے مقابلہ مین جسے بنک نے سنہ ۱۳۳۰ ہجری کے اخیر تک خرچ کیا، منظور شدہ قرضونکی تعداد بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال ضرور رکھ لینا چاہئیے کہ قابل الوصول قرضہ کی تعداد صرف چودہ کروڑ تیس لاکھ پیاستر ہے جن مین سے ۲½ کروڑ پیاستر جو ٹیکس تعلیم عامہ کے عشرون کی بابت ہین صرف سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین داخل بنک ہون گے اور ایک کروڑ چھبیس لاکھ پیاستر حکام بالا کے حکم کی رو سے بطور ریزرو فنڈ کے محفوظ رکھے گئے ہین۔ باقیماندہ رقم دس کروڑ پچاس لاکھ پیاستر مین سے جو رقم بنک کے اختیار مین تھی ۹ کروڑ سے زائد منظور شدہ قرضون کے دینے مین صرف کیئے گئے اور ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاستر شاخون اور ایجنسیون کے پاس نقد موجود رہ گئے جن کی فی شاخ مشکل سے ۵۲ ہزار پیاستر اوسط بیٹھتی ہے قومی زراعت کے مفاد مین مندرجہ ذیل رقوم خرچ کیگئین:-

زراعتی مدرسہ بمقام ہلکی	۲۴۴۰۹۳ ۱۲/۱۳	زراعتی فارم بمقام دمشق	۴۰۹۵۱ ½
″ ″ ″ سالونیکا	۱۶۰۵۰۰۵ ۳۶/۲۵	″ ″ ″ قونیہ	۵۸۰۹۲ ۳/۱۰
″ ″ ″ بروصہ	۲۹۱۱۱۸ ۹۵/۱۰۰	چودہ طالب علمونکا خرچ جو زراعتی تعلیم کیلئے فرانس بھیجے گئے	۱۳۰۹۱۹ پیاستر - ۱۴ پارے
زراعتی فارم بمقام انگورا	۶۱۱۸۴	تخم جو کاشتکارون مین تقسیم کرنیکے لیئے یورپ امریکہ سے خریدے گئے	۲۷۹۴
″ ″ ″ اوانہ	۳۲۵۶۰	ایکوتھرماٹیرونکا خرچ جو ریشمی کیڑے پالنے والون مین تقسیم کیئے گئے	۲۲۵۰
″ ″ ″ ارضروم	۹۳۷۶ ۹/۱۰۰	جنرل بورڈ آف ایڈمنسٹریشن نے ٹڈیون کے مروانے پر جو کوچک لکھی ہین کیمیونکا تقصان اکثر تعین اور تیسرے چوتھے حلقہ کی میونسپل حدبندیون پر خرچ کیا	۳۳۲۵
″ ″ ″ حلب	۷۱۳۵۴ ۳/۴	میزان	۱۳۰۷۷۴۱ - ۵
″ ″ ″ سیواس	۲۷۱۳۲ ۳۱/۴۰		

اس رقم کے علاوہ جنرل بورڈ آف ڈایرکٹرز نے بھی شاخون کو ڈیون کے مروانی کے کام کے لیئے ۲،۱۵۰،۰۰۰ پیاستر کا ایک زایڈ فنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا۔

بنک کو کام کے اچھی طرح سے چلنے کا امتحان کرنے کے لیئے جو انسپکٹر سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین مقرر کیئے گئے تھے انہون نے بہت سی شاخون اور ایجنسیون کا معائینہ کرنے کے بعد رپورٹ کی کہ قرضون کے دینے اور فرائیض کی انجام دہی مین نہائیت ہی مکمل باقاعدگی برتی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اونہون نے چند ملازمانکی بد اطواری کی شکایت کی کہ اون کا رویہ قرض لینے والون کے ساتھ اچھا نہین ہے۔ جس پر وہ ملازمت سے برطرف کیئے گئے۔ اور اون کے ساتھ قانونی سلوک کیا گیا۔ اور اس معاملہ کو دوسرون کے لیئے عبرت بنانے کے واسطے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان نالائق ملازمون کے نام شایع کیئے جاوین۔ اور ساتھ ہی وجہ برطرفی درج کیجاوے۔ اور ہر ایک شاخ اور ایجنسی مین اسکی ایک ایک نقل روانہ کیجائے۔

شاخون اور ایجنسیون کے عہدہ دارون کو لین دین کے متعلق قرضہ گیرندگان کی قانونی ناواقفیت کے فایدہ اوٹھانے سے روکنے کے لیئے انتظام کیا گیا تھا کہ جو جو اخراجات قرض گیرندہ کو لازمی طور پر کرنے پڑتے ہین۔ انکی چھوٹی سے چھوٹی رقم تک عام فہم اعلانات کے ذریعہ سے جن کو ہر طبقہ کے لوگ سمجھہ سکین حتی المقدور کل ملک مین مشتہر کی جاوے۔

مزید برآن بدین خیال کہ قرض گیرندگان کو اون غلطیون کے درست کرانے کے واسطے جو مختارون (بمنزلہ تحصیلدار) سے اونکی کاشتکاری کی حیثیت کو مصدق کرنے کے لیئے سارٹیفکٹ دینے مین عموماً ہو جاتی ہین۔ اپنے اپنے گانون کو واپس جانا پڑتا ہے۔ اور اسطرح انکا بڑا وقت ضایع ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈائرکٹرون کی نگرانی مین اس قسم کے سارٹیفکٹ چھپوا کر مختارون کے پاس بھیجدیئے جاوین تاکہ وہ حسب ضرورت اونکی خانہ پوری کرکے قرض کے خواہان کاشتکار کو دیدیا کرین۔ ان سرٹیفکٹون کے نیچے ضروری ہدایات بھی درج کردیگئی ہین کہ بنک سے قرضہ لینے کے لیئے یہ ضوابط ملحوظ رکھنے چاہئین۔

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ لوگون کو بنک مین ہر روز روپیہ جمع کرانے کی عادت ہے۔ یہ تو ہم سب جانتے ہین کہ بنک جمع کنندگان کو چار فیصدی سالانہ سود دیتا ہے۔ سنہ ۱۳۲۲ ہجری مین ان امانتون کی تعداد ۱۰/۶ ۳۶۲۲۲۳۰ پیاستر تھی جو ابتدا ہی ایک معقول رقم ہے۔ بالخصوص ایسے مقامات مین جہان پس انداز کرنے کا عام دستور نہین ہے۔ بنک نے اس ذریعہ سے اور اس سود کے ذریعہ سے جو ایجنسیون مین دیئے ہوئے منظور شدہ قرضون سے حاصل ہوا کُل رقم ۲۹۵۴۴ پیاستر ادا کی۔

منجملہ ان واقعی ارضی جایدادون کی جن کا حق فروخت بنک نے اپنے تین لاکھ سات ہزار آٹھ سو پانچ پیاستر

چودہ پارہ کے قرضون کی وصولی کے واسطے بذریعہ نیلام عام حاصل کیا ہے دیہاتی جائداد دو لاکھ ۹۲ ہزار اسو پیاستر ۳۹ پارے کی مالیت کے کسی ٹرھیا بولی کے نہ ملنے کی وجہ سے زراعتی بنک کے نام منتقل کر دیگئی ہے۔

۱۳۳۰ ہجری مین بنک نے ہیڈ ٹیکس کلکٹر سے ان ٹیکسون کی حیثیت مین جو بنک کو واجب الوصول تھے ۴۰۵،۰۰۳ پیاستر ۱۵ پارے کی قیمت کی اجناس فروخت کین اور باقی اوسکی تحویل مین ہین۔

دوسری طرف بنک نے قانونی اخراجات۔ وکلا اور دوسری رسوم مین سال مذکور مین ۲ لاکھ ۲۵ ہزار چار سو ۲۶ پیاستر ۲۰ پارے خرچ کئے۔ اس رقم مین سے کسی نہ کسی وجہ سے ۶۴۲۳۴ پیاستر بنک نے اپنے اوپر عاید کیئے اور باقیماندہ ان مقروضون پر عاید کئے گئے جو پہلے ہی ۱۳۲۶ ہجری سے ۹،۰۸،۹ پیاستر ۲ پارے کے اس فنڈ کے مقروض تھے۔

ان کارگذاریون اور کامون کے علاوہ زراعتی بنک نے محکمہ تعلیم عامہ کیلئے وصولیان اور ادائیگیان کین اور وزارت صیغہ خزانہ کے لیئے ان ٹیکسون کو وصول کیا جو سڑکون اور شاہ راہون کی تعمیر کیلئے واجب تھے۔

فرمان شاہی کے رو سے چونکہ زراعتی بنک کے ڈائرکٹرون کو اپنے اخراجات کی بجیٹ بڑھا دینے کا اختیار ملگیا ہے اس لیئے افسرون کے سٹاف اور نیز منافع کی بیشی کیوجہ سے سالانہ کارروائیون کا تختہ حساب ہر سال تیار ہو سکیگا۔

زراعتی مدارس

۱۸۹۱ء سے ٹرکی کے زراعتی مدارس تعداد مین چار ہین۔ ایک استنبول کے قریب بمقام ہلکلی ہے اور دوسرے بمقامات سمرنا۔ بیروت و بروصہ ہین۔ ان مدارس مین ہر ایک کے ساتھ ایک ایک زراعتی ماڈل فارم بھی ہے جن کا یہ فایدہ ہے کہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم بھی ملتی جاتی ہے اور ایک شق دوسرے شق کو واضح کرنے مین مدد دیتی ہے۔

ان زراعتی مدارس کے ساتھ ملے ہوئے ماڈل فارمون (کھیتون) کے علاوہ اور دوسرے فارم بھی ہین جن سے ملک کی زراعت کو بڑی بھاری امداد ملتی ہے۔ خاص تاج کے محالون مین ہر ایک کھیت دراصل ایک ایک ماڈل فارم ہے جن مین کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہین ہے۔

جنگلات

جنگلی درختونکی کاشت اور تربیت ملک کی زراعتی انتظام سے متعلق ہے اور یہ اوسکی نہایت ہی فایدہ بخش شاخون مین سے ایک شاخ ہے۔ یہان ہر معاملہ مین ہی سلطان عبدالحمید ہی بادی و مبتدی ہین اور وہی اس محکمہ کے قایم کنندہ ہین کیونکہ محکمہ جنگلات عثمانیہ انہی کے عہد حکومت مین پیدا ہوا ہے درختونکے کاٹ جانے کی ممانعت اور نیز کوئلہ بنانے والون اور گڈریون کو جنگل کے جنگل اس امر کے لیے کاٹ دینے سے کہ اون کو چند من کوئلون کی حاجت ہی یا وہ اپنے گلون کے لیے چراگاہ درست کرنا چاہتے ہین گذ کی تدابیر کے طفیل ٹرکی کے اس محکمہ مین کوئی ایسی کمی نہین رہگئی کہ اوس کے لیے وہ دوسری قومون کی محکمجات جنگلات پر رشک و حسد کرے۔

ٹرکی مین جنگلون کا رقبہ ایک کروڑ ۵۹ لاکھ ۵۵ ہزار ایک سو ۹۲ دونیم ہے یعنی قلمرو عثمانیہ کا ۱/۲۴ حصہ ہے قلمرو عثمانیہ سے یہان ہمنے صرف یوروپین ٹرکی کی صوبجات و صوبہائے اناطولیہ اور شام مراد لیئے ہین ان جنگلون مین پندرہ قسم کے درخت موجود ہین جو صنعت و حرفت کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کارآمد ہین۔ درختونکی بڑی بڑی قسمین یہ ہین:۔

بلوط۔ اخروٹ۔ چیل۔ چنار۔ صنوبر۔ سرو۔ لیمون۔ شاہ بلوط۔ خرما اور زیتون۔ زمانہ آیندہ مین سلطنت عثمانیہ جس مین یوروپ کی منڈیون مین بھیجنے کے لیئے ہر قسم کی قیمتی لکڑیان بہ افراط موجود ہین شاہی خزانہ کی امداد کیلئے اس قدرتی ذخیرہ سے جو موجودہ فرمانروا کے وقت تک ایسا دبا ہوا پڑا تھا کہ اس سے ایک حبہ کی منفعت نہین ہوتی تھی بہت بڑا فایدہ حاصل کرے گی +

محکمۂ زراعت و معدنیات و جنگلات

ہم ذیل مین معدنیات و جنگلات کی وہ آمدنی درج کرتے ہین جو سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۱۸۹۱و۹۲ء) مین کہ الغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو ختم ہوا اور سنہ ۱۳۱۰ ہجری (سنہ ۱۸۹۲و۹۳ء) مین ہوئی اس سے واضح ہو جائے گا کہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری کے مداخل یا محاصل مین ۴۰ فیصدی یعنی ۱۱۶۲۵۲۴۲ پیاستر یا ایک لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ ترکی (قریباً ۲۳ لاکھ روپیہ) کے بیشی ہوئی جن مین سے ۹۵۴۷۴ پونڈ محکمہ جنگلات سے ۹۶۰۰ پونڈ حقوق معادن سے اور ۱۸۰۰۹۵ پونڈ ان معادن کی پیداوار سے جن پر سرکار کیطرف سے کام کیا جاتا ہے حاصل ہوئے۔

یہ بے نظیر اور شاندار نتیجہ ہی بنفسہ محکمہ (یا وزارت) زراعت و معدنیات و جنگلات کے قیام کی جو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ فقط سلطان عبد الحمید کی سعی و کوشش سے عدم سے ظہور مین آیا ہے سب سے بہتر تعریف ہے +

محاصل جنکا اندازہ لگایا گیا

	سال ماسبق کی بابت	۱۳۰۹ھ مین	میزان
از یکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۹ھ	۷-۷۸۶۴۷۹۳	۵-۲۵۰۰۳۵۳۱	۱۲-۳۲۸۶۸۳۲۴
" " " ۱۳۰۸ھ	۲۶-۳۶۹۰۶۱۱	۳۰-۲۰۱۴۹۶۰۵	۱۶-۲۳۸۴۰۲۱۷
اضافہ	۲۱-۴۱۷۴۱۸۱	۱۶-۴۸۵۳۹۲۵	۳۷-۹۰۲۸۱۰۶

محاصل جو واقعی وصول ہوئے

	سالہائے ماسبق مین	۱۳۰۹ھ مین	میزان
از یکم مارچ تا اخیر فروری ۱۳۰۹ھ	۳۱-۹۲۲۷۴۳۰	۵-۲۶۷۸۰۳۶۷	۳۶-۳۶۰۰۷۷۹۷
" " ۱۳۰۸ ہجری مین	۳۴-۲۸۲۹۵۹۵	۲۴-۲۱۵۵۲۹۱۹	۱۸-۲۴۳۸۲۵۱۵
اضافہ	۳۷-۶۳۹۷۸۳۴	۸۱-۵۲۲۷۴۴۷	۱۸-۱۱۶۲۵۲۸۲
اضافہ پہلے ۶ ماہ مین	۴۸۱۷۶۸۳ پیاستر	۳۹ پارے	
" دوسری ششماہی مین	۶۸۰۷۵۹۸ پیاستر	۲۵ پارے	
میزان	۱۱۶۲۵۲۸۲		۱۸

اضافہ کی دوسری تقسیم

آمدنی جنگلات - ۴۸۷۳۴۵۹۶۹ پیاستر - ۶۶ پارے - معدنیات جن پر سرکار کی طرف سے کام ہوتا ہے ۵۹۱۸۹۸۱ پیاستر - ۲۲ پارے

معدنیات جنکا اجارہ دیا گیا ہے ۱۳۳۰۰۹۹ پیاستر ۳۰ پارے میزان ۱۱۶۲۵۲۸۲ پیاستر - ۱۸ پارے۔

۱۳۰۸ھ مین وزارت صیغہ مال کو ادا کیے گئے ۱۲۸۳۹۴۰۱ پیاستر - ۱۷ پارے۔

۱۳۰۹ھ مین " " " ۱۶۹۹۵۲۴۲ " - ۲۸ "

اضافہ ۴۱۵۵۸۴۱ " - ۱۱ "

پس ۱۳۰۹ھ مین بمقابلہ ۱۳۰۸ھ (۱۸۹۲ء ۱۸۹۳ء) کے جس برس مین کہ کل سالہائے ماسبق کی نسبت سب سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی، ۴ فیصدی کی بیشی ہوئی۔

کریڈٹ اموبلیئر (لوگون کو روپیہ قرض دینے کیواسطے بنک)

ان مبارک الہامات مین سے جو سلطان المعظم کو ہوا کرتے ہین ایک کی بدولت کریڈٹ اموبلیر۔ بغیر ان لوگون پر کسیطرحکا بوجہ ڈالنے کے جو اوس کے سرمایہ مین شریک ہوئے ہین۔ اور بغیر اوس جوکھم لینے سٹاک اور ایکسچینج (سلطنتون اور کمپنیون کے قرضونکی دستاویزات اور تبادلے) کے نرخون کے گھٹاؤ بڑہاؤ کے خطرات کا کوئی اندیشہ رکھنے کے جس کے نقصان رسیدونکی یوروپ مین ہر ایک شخص بے تعداد حیرتناک مثالین دیکھ چکا ہے نہایت ہی سیدہی سادی وضع مین قایم ہوا ہے۔

یہ پہلے قسطنطنیہ کا سیونگز بنک تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اضافہ فقط یہ ہوا ہے کہ اسکو وقفی (غیر منقولہ) جایدادون کے رہن پر قرضے دینے کا اختیار دیا گیا ہے وہ نہ روپے کو جو اوس کے پاس امانت رکھا گیا ہے بجائے سٹاکون پر لگانے کے جو ہمیشہ کم و بیش غیر مستقل رہتے ہین وقفی اور صلی جایدادون پر لگاتا ہے جو یقینی چیز ہوتی ہین۔ اور جو دوسری چیزونکی نسبت جن پر روپیہ لگایا جاتا ہے قیمتون کے اچانک گھٹاؤ سے کہ اون مین بغیر کسی ظاہری یا اصلی باعث کے اکثر واقع ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ محفوظ ہوتی ہین۔ اس وقت کریڈٹ اموبلیئر کا سرمایہ دس لاکھ ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے جن مین سے ساڑہے چار لاکھ پونڈ سول پنشن بنک نے دیئے ہین۔ باقی سٹیٹ (سرکاری) لاٹریسے بہم پہونچائے گئے ہین مگر حسب ضرورت یہ سرمایہ بتدریج ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ تک بڑہا دیا جاوے گا۔

ترکی قرضہ

ترکی قرضہ کے تصفیہ کیلئے قرضخواہون سے اعجاز نما عقلمندی اور ایسی نیک نیتی سے گفتگو کیگئی کہ وہ سچے دل سے سلطان کے ثناخوان ہوگئے اور ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو یہ معاملہ طے ہوگیا اوس وقت کل قرضہ کی تعداد ۲۵ کروڑ ۴۲ لاکھ بانوے ہزار پونڈ تھی۔ سابقہ بادشاہون کے قرضے (از ۱۸۵۸ء لغایت ۱۸۷۵ء) بمعہ قرضہ ترکی حصص جو بڑہوتی پر فروخت ہوتے تھے (اس قرضہ کا اون ریلونکی جنہین رومیلیا ریلوے کی اجارہ دار کمپنی نے سلطنت عثمانیہ مین تعمیر کرنا تھا۔ بحساب فی کیلومیٹر ۱۴ ہزار فرنیک کی سالانہ آمدنی پر اوسط پھیلا کر اندازہ لگایا گیا تھا) ۲۱۸۴۳۶۵۱۰ پونڈ تھے اس رقم مین سے سود کی ادائیگی کے ملتوی کردیئے جانے کی تاریخ تک ۲۵۹۴۷۸۲۵ پونڈ ادا کردیئے گئے تھے جس سے اونکی تعداد ۱۹۲۴۸۸۶۲۵ پونڈ رہ گئی تھی۔ لیکن ستمبر ۱۸۷۵ء سے لیکر ۲۲ دسمبر ۱۸۸۱ء تک کے سود کی بابت ۱۰۸۰۳۹۱۵ پونڈ کی ایزادی سے

قرضون کی تعداد تاریخ مؤخر الذکر کو رقم مذکورہ بالا یعنے ۲۵۴۲۹۲۰۰۰ ہو گئی تھی۔

اس عام قرضہ کے ساتھ مندرجہ ذیل قرضے بھی شامل کر لینے چاہئین:۔

(۱) ۸۵۹۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جو مملکت کے ساہوکارون سے ۱۸۸۰ء سے پہلے خزانہ کی شدید ضرورتون کے لیئے مختلف اوقات مین برداشت کیگئی تھی اور جسکی ادائیگی کے لیئے ۲۲ نومبر کے اقرار کی روسے نمک۔ تمباکو۔ مسکرات۔ اسٹامپ۔ ریشم اور حقوق ماہی گیری کے محاصل کی آمدنیان قرضخواہون کے سپرد کر دیگئی تہین۔

(۲) ۸۰۲۵۰۰۰۰ فرنیک جو عہدنامہ صلح کے رو سے بطور تاوان جنگ اوسکو واجب الادا تھے۔

(۳) ۲۶۷۵۰۰۰ فرنیک جو روسی سوداگرون کو اس نقصان کی بابت واجب الادا تھے جو اونکو ۱۸۷۷ء کی جنگ مین پہونچا تھا۔

معاہدہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء سے اون دعاوی کا جو روس کے روم پر ہون کوئی تصفیہ کرنے کا مدعا نہین تھا کیونکہ عہدنامہ برلن مین صاف طور پر درج ہو چکا تھا کہ تمسکی قرضخواہون کے دعاوی اون سے مقدم ہین اس لیئے اوس مین صرف عام قرضہ پر بحث کیگئی ہے اور اوس کے بھی بغرض سہولت دو مختلف حصے کر دیئے گئے تھے۔ ایک حصہ خاص خاص قرضہ کا یعنے اون قرضون کا جو ۱۸۵۵ء و ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۵ء مین برداشت کیئے گئے اور دوسرا حصہ ترکی حصص ریلوے کا۔

پھر خاص قرضہ کی مندرجہ ذیل شاخین بنائی گئین:۔

(۱) مندرجہ بالا آٹھ قرضون مین سے جنکی میزان ۱۰۱۵۶۵۱۸۶۶ پونڈ تھی۔ ۱۸۹۳۲۰۶۰ پونڈ تاریخ التوا تک وقتاً فوقتاً ادا کیئے گئے۔ ۸۶۶۷۴۵ پونڈ کی اور مزید رقم جو اس وقت خزانہ مین موجود تھی منہا کر دیگئی جس سے ان قرضونکی تعداد ۸۱۵۷۰۰۰ پونڈ رہگئی۔

(۲) شرطیہ تمسکون کی رقم جو اوس زر سود وغیرہ کی بابت جو ستمبر ۱۸۷۵ء تک واجب الادا تہا۔ قرضخواہون کو حوالہ کیئے گئے تھے۔ اور جن کا نام رمضانی تمسکات رکھا گیا تھا کیونکہ سلطان المعظم نے ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء یعنے ۶ رمضان ۱۲۹۲ ہجری کو اون کے جاری کیئے جانے کے واسطے حکم نافذ فرمایا تھا اور یہ رقم ۸۲۹۶۸۵ پونڈ تھی۔ ان دونون کی میزان جو ۱۹۰۹۸۵۶۶۰ پونڈ ہوتی تھی گھٹا کر ۸۲۲۲۵۸۲۹ کر دیگئی جس سے ترکی کو اصلی زر قرضہ مین سے ۱۰۶۲۲ فیصدی کی معافی ملگئی۔ اور اوس تخفیف شدہ قرضہ پر ایک فیصدی سالانہ سود اس شرط پر مقرر کیا گیا کہ جون جون مالی حالت تبدیل ہوتی جاوے ویسے ہی یہ شرح بتدریج چار فیصدی تک بڑھا دیجاوے۔ ترکی تمسکات چار چار سو فرنیک کے ۱۹۸۰۰۰ حصون مین منقسم تھے جنپر تین فیصدی سالانہ سود مقرر تھا اور ان تمسکات کے ۴۰ برسون مین چھ سالانہ اقساطون سے یعنی ہر سال کی یکم فروری

یکم اپریل، یکم جون، یکم اگست، یکم اکتوبر اور یکم دسمبر کو بیباقی ہوتی تھی۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء تک ۱۱ ہزار حصص یعنے ۴۴ لاکھ چالیس ہزار فرینک یا ۰۰۰، ۱۷۶ پونڈ بیباق ہو چکے تھے۔ اور باقیماندہ ۱۵۰، ۴۰۰، ۰۰ پونڈ کی مالیت کے تمسکات ابھی قرضخواہوں کے پاس موجود تھے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کی قرارداد کے رو سے چارسو فرینک کے ہر حصہ کی قیمت گھٹا کر ۵۰ء۹۴ فیصدی کر دیگئی۔ اور وہ ابھی نئی شکل مین ایک سو اسی فرینک ۴۶ سنٹیم کی مالیت کا رہگیا۔ ترکی تمسکات کا جدید سرمایہ ۰۰۰، ۶، ۴۰ ۱۱ ۲۴ پونڈ مقرر کیا گیا۔ ان ترکی تمسکات کے حصص جو ہر دو احکام کی تاریخون کے مابین بڑہوتی پہ جاری کئے گئے تھی۔ اور جو یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء سے یکم دسمبر تک قابل انفکاک تھے تعداد مین ۵۰۰، ۳۵ تھے اور ان کا نام نہاد سرمایہ دو کروڑ اکاسی لاکھ اسی ہزار فرینک تھا ان کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ سود کی دوبارہ ادائیگی شروع کئے جانے پر سابقہ ترکی حصص کا جسقدر سالانہ سود ہو اوس کا پچیس فیصدی انکو ملے۔

اونہیں ان رقمون مین سے جو سابقہ حصص اور اون کے ضمیمہ تمسکات کی ادائیگی کے لئے منظور کیجاوین ۲۰ فیصدی تک اونکے لیئے وضع کر لیا جاوے۔ مگر چونکہ ترکی حصص کے سود کی ادائیگی ملتوی تھی اور وہ تب تک شروع نہین ہو سکتی تھی جبتک ضمیمی تمسکات کا کل مطالبہ ادا کرنے کے بعد کوئی رقم فاضل نہ بچے اس واسطے ان تمسکات کی سود کے واسطے یہ شرط کیگئی تھی کہ وہ اوس وقت ادا کیا جاوے گا جب کہ اصل رقم ادا ہو گی۔

تخفیف شدہ قرضہ اور اوس کے سود کی ادائگی کے واسطے عثمانیہ گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل آمدنیان اپنے قرضخواہون کے حوالہ کر دین کہ وہ خود انکا انتظام کرین۔

(۱) نمک۔ تمباکو۔ مسکرات۔ اسٹامپ۔ ریشم اور شکار ماہی کے چہٹیون بالواسطہ ٹیکس جنکو غلطہ کے سوداگرون نے رہن کے پاس پہلے مکفول تھے بمترجم، عثمانیہ تمسکات رکہنے والے قرضخواہون کے سپرد کر دیا۔

(۲)۔ تجارتی تو عہد و ضوابط کی ترمیم ہونے کی صورت مین تغیر و تبدل شرح محاصل کیوجہ سے محصول برآمد مین جسقدر اضافہ ہو وہ سارا۔

(۳)۔ قانون حق ایجاد و اختراع کے عام نفاذ سے سابقہ آمدنی پر جو ٹیکس "میڈیمنٹا" (پیٹنٹ) سے حاصل ہوتی ہے جو بیشی ہو۔

(۴)۔ ریاست بلگیریا کا خراج۔ مگر جبتک کہ دول عظام جنہون نے عہد نامہ برلن پر دستخط کئے تھے اسکی تعداد

اب تک کوئی رقم معین نہین کیگئی۔ باب عالی نے کئی دفعہ دول یوروپ کو اسطرف توجہ دلائی ہے۔ مگر باوجود اٹھارہ برس منقضی ہو جانے کے رقم خراج معین کرنی تو درکنار۔ بلگیریا سے دریافت کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کی۔

معین نہ کرین تبتک اوس کے عوض محصول تمباکو سے ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لیئے جاوین اور بصورت معین ہوجانے کے اگر باب عالی ہکا کل یا کوئی جزو کسی اور طرح پر خرچ کرنا مناسب تصور کرے تو جسقدر رقم اسطرح لیجاوے اوس کے برابر رقم قرضخواہون کو محصول تمباکو کی آمدنی سے۔ اور اگر یہ ناکافی ہو تو ایسی ہی کسی دوسری محفوظ مد سے ادا کیجاوے۔

(۵) - جزیرہ قبرس کے مداخل کی مخارج سے بیشی۔ اور اگر یہ رقم باب عالی کے اختیار مین نہ ہو تو اوس کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ محصول تمباکو کی آمدنی سے خراج بلگیریا کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لینے کے بعد اور لیئے جاوین۔ لیکن مذکور اگر دونون رقمون پر ادا کرنے کے لیئے کافی نہ ہو تو جسقدر کمی رہجاوے وہ محکمہ محصول درآمد و برآمد ششماہی وار ادا کرے۔

(۶) - صوبہ مشرقی رومیلیا کا سالانہ خراج جو دو لاکھ چالیس ہزار ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے معہ صوبہ مذکور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵ - نہین چاہتین۔ البتہ خفیف معاملات مین بھی سلطان اعظم کو دق کرنے کے لیئے عہدنامہ برلن کا بہانہ کرلیا جاتا ہے۔ اپریل ۱۸۸۳ء مین شہزادہ فرڈینڈ نے خاص صوبہ بلگیریا کی بابت خراج دینا اور نیز قومی قرضہ عثمانیہ کا ایک حصہ اپنے ذمہ لے لینا منظور کرلیا ہے ٭ ملہ یہ جزیرہ جس طرح دھوکہ دیکر ترکی سے انگریزون نے لیا ہے اوس کا مفصل ذکر رسالہ سفر وصد مظالم آرمینیا مین ہوچکا ہے۔ البتہ یہان یہ بتادیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان روم کو اس جزیرہ کی بابت مندرجہ ذیل رقوم سالانہ ادا کرتا ہے:

(۱) - مخارج سے مداخل کی بیشی کی بابت ۸۰۰۰ پونڈ (۲) سرکاری اراضیات کے معاوضہ کی بابت ۵۰۰۰ پونڈ۔ (۳) ۹۲۲۰۷۶ ۴ - اوقیہ (اوقیہ = ۳۳/۲ پونڈ یا تقریباً ۱۳ تولہ کے) نمک۔ مگر یہ رقم واقعی خزانہ عثمانیہ مین داخل نہین ہوتی۔ بلکہ ۱۸۵۵ء کے قرضہ کیثنے عوض جو انگلستان اور فرانس نے ضمانت دیکر ترکی کو دلوایا تھا۔ اور جس کی کمی ان دونون سلطنتون کو اپنی گرہ سے ادا کرنی پڑی تھی۔ رکھ لیجاتی ہے۔ قبرس کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۲۰۹۲۸۶ ہے جس مین ۲۳ فیصدی مسلمان ہین۔ اور رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع ہے۔ اوس کی حکومت ایک ہائی کمشنر کے سپرد ہے جس کے ماتحت چھ کمشنر ہین جو چھ ضلعون پر معین ہین۔ ہر ایک ضلع مین ایک ایک عدالت ہے۔ ان پر انگریز بیرسٹر مقرر کیئے گئے ہین۔ مگر ہر ایک حاکم کے ساتھ ایک ایک عیسائی اور ایک ایک مسلمان جج بھی بطور مددگارون کے کام کرتے ہین۔ وضع قوانین کے لیئے لیجسلیٹیو کونسل ہے جس مین چھ سرکاری ممبر بہ حیثیت عہدہ شامل ہین۔ اور بارہ غیر سرکاری ممبرون کو ۳ مسلمان اور ۹ عیسائی رعایا منتخب کرتی ہے ۱۸۹۴-۹۵ء مین آمدنی ۱۶۷۰۹۳ پونڈ اور خرچ ۱۱۴۷۵۰ پونڈ ہوا۔ سال ماقبل مین ۱۷۷۰۵۳ پونڈ آمدنی

۱۰۴۶۹۴ پونڈ خرچ ہوا ٭

کی آمدنی محصول پرمٹ کی جس کے عوض مین پانچہزار ترکی پونڈ صوبہ مذکور سے بالمقطع لینے کئے گئے ہین۔

حاشیہ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۲۶۔ یہ صوبہ عہدنامہ برلن کے روسے ۱۸۷۸ء مین کوہ بلقان کے جنوب اور صوبہ ایڈریانوپل کے شمال مین نیم مختار صوبہ کی صورت مین ایک عیسائی گورنر جنرل علیقو پاشا کے ماتحت کیا گیا تھا۔ مگر ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء مین رعایانے بغاوت کرکے اوسے ریاست بلگیریا کے ساتھ ملا لیا۔ اور ۵۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو باب عالی نے اس الحاق کو منظور کرلیا۔ اب یہ صوبہ براہ راست پرنس فرڈینیڈ حاکم بلگیریا کے ماتحت ہے اور بلگیرین پارلیمنٹ مین اسکی طرف سے ۹۲ ممبر نشست کرتے ہین۔ اس کا رقبہ ۱۳۸۶۲ میل مربع اور آبادی ۹۹۲۳۸۶ ہے اور دونون صوبون کا یکجائی رقبہ ۳۸۵۶۲ میل مربع اور آبادی ۳۳۰۵۴۵۸ ہے جسکی تفصیل قومیت اور مذہب کے لحاظ سے حسب ذیل ہے:۔

بلحاظ قومیت

بلغاری ۲۸۸۸۲۱۳۔ ترک ۵۱۱۶۵۱۔ یونانی ۵۸۱۳۔ رومانوی ۲۲۳۱۔ صربی ۷۸۱۔ آسترو ی ۵۴۰۴۰۔ متفرق ۵۹۶۶۵۔

بلحاظ مذہب

کلیسائی یونانی کے معتقد ۷۳۴۴۲۲۔ مسلمان ۵۱۲۶۷۲۔ رومن کیتھولک ۱۸۵۰۵۔ پروٹسٹنٹ ۸۵۱۳۔ یہودی ۶۵۴۴۲۔ متفرق اور نامعلوم ۴۷۵۹۔

ان مین ۳۵۹۳ میل تار برقی ہے اور بیچک سرد ارنا تک ۱۳۹ میل ریلوے جاری ہے اور اس لائین کے علاوہ ایک لائین فلپ پولی سے برخاص تک ہو اور ایک تیسری لائین صوفیا کو قسطنطنیہ سے ملاتی ہے۔ جملہ تعداد ریلوے دونون صوبون مین ۱۸۹۵ء کے وسط مین ۲۰۵ تھی۔ ریاست کے سٹیمرونکی تعداد تیرہ ہے جو دریاے ڈنیوب پر کام کرتے ہین۔ بحالت صلح فوج نظام کی تعداد ۳۶۴۴۳ ہے اور جنگ کیوقت یہ ریاست ۹۵۰۰ فوج اور ۶۶ توپین میدان کارزار مین لاسکتی ہے ۱۸۹۳ء مین آمدنی ۳۷۷۴۵ پونڈ اور خرچ بھی اسیقدر ہوا۔ اور درآمد ۱۶۷۴۶۳۳ اور برآمد مال تجارتی کی سال مذکور مین ۳۶۵۸۵۴۶ پونڈ کی ہوئی۔ ریاست مذکور کا پہلا حکمران شہزادہ سکندر منتخب ہوا تھا جو ملکہ معظمہ کے سب سے چھوٹے داماد پرنس ہنری آف بیٹن برگ کا (جو مہم اشانٹی مین ۱۸ جنوری ۱۸۹۶ء مین فوت ہوگیا) بڑا بھائی تھا۔ مگر ۱۸۸۶ء مین اوسنے تخت بلگیریا بوجوہ چند درچند جن کا کتاب عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان غازی مین مفصل ذکر ہے چھوڑ دیا۔ اور اوسکی جگہ ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو پارلیمنٹ بلگیریا یعنے درحقیقت ایم سٹمبولاف وزیراعظم نے شاہزادہ فرڈینیڈ کو تخت پر بٹھلا دیا۔ مگر اوسے دول یورپ اور سلطان المعظم نے جنکی منظوری بروے عہدنامہ برلن ضروری ہے تسلیم نہ کیا اور وہ ۱۸۹۶ء تک بلامنظوری دول اور رضاے شہنشاہ سلطان المعظم کے حکمران رہا۔ مگر آخرکار اوس نے زار روس کو خوش کرلیا اور اوسکی خاطر اپنے بیٹے کو بجاے اپنے مذہب رومن کیتھولک مین رکھنے کے کلیسائی یونانی مذہب کا پابند بنا دیا۔ چنانچہ بماہ فروری ۱۸۹۶ء سلطان المعظم اور تمام دیگر طاقتون نے۔

(۷) - آمدنی تنباکیہ مین سے پچاس ہزار ترکی پونڈ سالانہ جنہین محصول پرمٹ کا جنرل ڈپارٹمنٹ ششماہی اقساط مین ادا کرے -

(۸) - وہ تمام رقمین جو عثمانیہ گورنمنٹ کو ترکی قومی قرضہ کے حصص رسیدی کی بابت عہدنامہ برلن اور ۲۴ مئی ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کی روسے سرویا - مانٹی نیگرو (جبل اسود) بلگیریا اور یونان سے وصول ہون -

جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ہر شش بالواسطہ محاصل مندرجہ شق (۱) غلطہ کے ساہوکارون کے پاس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ - اوسکو باضابطہ بلگیریا کا حکمران تسلیم کر لیا وہ ۲۶ فروری ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو بلگیریا کا شہزادہ منتخب ہوا - ۲۰ - اپریل ۱۸۹۳ء شہزادی میریا لوئیسا دختر ڈیوک آف پاروا سے جو ۱۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو متولد ہوئی شادی کی - اور ۱۸۹۶ء مین ایکو مان بلگیریا کے تخت و لیعہد شہزادہ بورسیس پیدا ہوا جسے فروری ۱۸۹۶ء مین یونانی کلیسا کے رسوم کے مطابق بپتسما دیا گیا - ریاست کے ذمہ کوئی قومی قرضہ نہین ہے - البتہ ریلوے کمپنیونکی ذمہ واریان اور روسی قبضہ بلگیریا کے اخراجات کی معقول رقم اوسکے ذمہ ہے - اپریل ۱۸۹۶ء مین شہزادہ موصوف بغرض حصول سندات تقرری حاصل کرنیکے لیے بارگاہ اعلیحضرت امیر المومنین مین بمقام قسطنطنیہ مین حاضر ہوا - اعلیحضرت بکمال الطاف پیش آئے اور کئی عالیشان خطابات عطا کرنیکے علاوہ اوسے اپنی فوج کا فیلڈ مارشل مقرر فرمایا مگر اعلیحضرت نے اپنی معمولی تدبر و دانائی سے اس موقع کو بیفائدہ نجانے دیا اور تعیین خراج و نیز قرضہ کے اس حصہ کی تعیین جو بلگیریا کو بروئے عہدنامہ برلن ادا کرنا چاہیے تھا شہزادہ مذکور سے کرالی جس سے سرویا - مانٹی نیگرو - اور یونان کو بھی پسو پڑ گئے ہین - کیونکہ ترکی قومی قرضہ کا کچھ کچھ حصہ بروئے عہدنامہ مذکور اون کے ذمہ بھی واجب ہے جسکی ادائیگی سے وہ ابتک بلگیریا کیطرح پہلو تہی کرتے چلے آئے ہین +

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۷ - شرح تعیین خراج کی تعداد ۱۲۱۸۰ پونڈ انگریزی یعنے ۴۰۰ ... ۲۴ پونڈ ترکی معین ہوئی تھی - مگر بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو جانیکے بعد اسے گھٹا کر ۳۰۰۰ پونڈ انگریزی کر دیا گیا جسے ریاست بلگیریا برابر سالانہ ادا کرتی ہے +

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۷ - ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ ۳ پنس کے برابر ہوتا ہے اور انگریزی پونڈ جسے اسٹرلنگ پونڈ بھی کہتے ہین بیس شلنگ کا ہوتا ہے +

سلسلہ عہدنامہ برلن مین اول دول عظام نے یہ شرط درج کی تھی کہ ٹرکی یونان کو کچھ ملک دیکر اوس سے حدود کا تصفیہ کر لے سلطنت عثمانیہ عرصہ تک لیت و لعل کرتی رہی - مگر ایماندار یوروپین طاقتین عہدنامہ مذکور کی اون شرائط کو جو ٹرکی کے منافع تھین کب بالائے طاق رہنے دیتی تھین - چنانچہ اور شرائط کیطرح اس شرط کی پورا کرنے کے لیے بھی روم پر سخت دباؤ ڈالا گیا - اور آخر کار ۱۸۸۱ء مین اس نئے معاہدہ کی روسے گورنمنٹ عثمانیہ نے مجبوراً صوبہ تھسلی معہ بندرگاہ لاریسا یونان کے حوالہ کر دیا - مگر ساتھ ہی یہ قرار پایا کہ یونان اس الحاق کے عوض مین حصہ رسدی کے مطابق سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضہ کا ایک حصہ ادا کرے لیکن وہ ایماندار اوس پر آجتک اور آنحالیکہ پندرہ برس گذر گئے ہین ادا کر رہا ہے اور دوسری ایماندار طاقتین اوس سے کراہی ہین یہ ہے وہ سکاید سے شعائر کو دغا سے محفوظ رکھے ہر بلا سے + دوسری ریاستونکی عدم ادائیگی اور عہدنامہ برلن کی شرائط متعلقہ کا مفصل ذکر کتاب عہد حکومت اور رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا میں ہے +

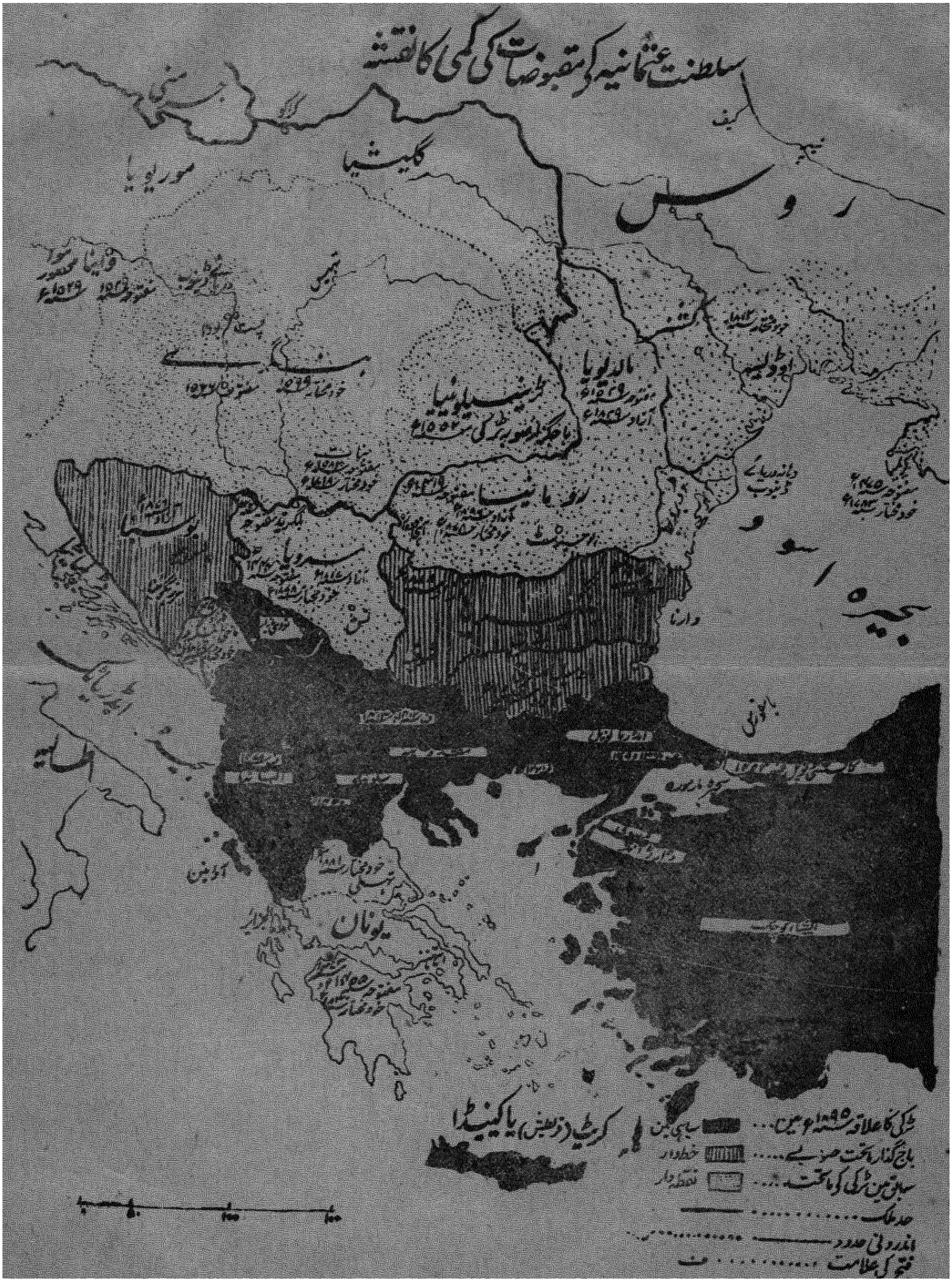
سلطنت عثمانیہ کی مقبوضات کی کمی کا نقشہ
روس
گلیشیا
موراویا
بحیرہ اسود
یونان
کریٹ (قندیس) یا کینڈا
ترکی کا علاقہ سنہ ۱۹۱۵ء میں .... سیاہی میں
باج گذار ماتحت صوبے .... خط دار
سابق میں ترکی کے ماتحت .... نقطہ دار
حد ملک
اندرونی حدود
فتح کی علامت

جو امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ سے پچاس لاکہہ نوے ہزار ترکی پونڈ کی رقم کے قرضخواہ تھے بکفول تھی۔ باہمی قرارداد
سے تعلق دار فریقوں مین ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء کو ایک معاہدہ ہوگیا جس کے روسے ساہوکاروں نے ۲۲ پونڈ
ترکی فی حصہ مالیت کے ۶۲ ۳۳، ۳۴ حصے جن پر فیصدی پانچ سالانہ سود مقرر تہا اور کل کا سرمایہ ۸۱۶۹۹۸۶
پونڈ ترکی ... تہا ملجانے کے عوض چھٹیوں مدون کا انتظام سرکاری خزانہ کے حوالہ کردیا۔ ان حصونکو عثمانیہ
قومی قرضہ کے تمام دیگر قرضوں پر جنسے ان کے سود اور بیباکی کے لیے پانچ لاکہہ نوے ہزار پونڈ کی رقم مقرر
کردی کہ وہ ہر سال سب سے اول ہر شش بالواسطہ محصل خالص کی آمدنی سے وضع کرلیجائے۔ حق مرجح
عطا کیا گیا۔ اسی واسطے ان حصونکا نام پری آیٹی یعنے ترجیح دارندگان ہے۔ یہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء والا معاہدہ نہ صرف
اسی فوری فائدہ کے لئے جو اوسنے پہونچایا سلطنت عثمانیہ کی آمدنیوں کے بڑہانے مین عمدہ اثر پیدا کرنے والا
ثابت ہوا ہے۔ بلکہ آیندہ کے لئے بھی اوس کے ذریعہ سے فایدہ بخش صورتوں کا وقوع پذیر ہونا ممکن ہوگیا
ہے۔ دسمبر ۱۸۸۱ء کے شاہی ایرادنے اپنے جاری کنندہ یعنے اعلیحضرت سلطان المعظم عبدالحمید کی دانائی کے
طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے اوس مبادلہ کا اصول قایم کردیا تھا جس نے قرضہ مذکور کو زیادہ محفوظ صورت
مین کردیا اور ساتھ ہی خزانہ عامرہ اور قومی کاروبار کو نہایت ہی فایدہ بخشا۔

لنڈن۔ پیرس۔ وائینا اور برلن کی تجارتی اور صرافی کوٹھیوں کی جماعتوں نے جو سلطنت عثمانیہ کے قرضخواہان
کی کثیر التعداد جماعت کی قایممقام ہین اس تجویز پر کاربند ہونے سے مطلقاً پس وپیش نہ کیا۔ مکفولہ آمدنیوں
کے مہتمم کونسل نے تخفیف شدہ قومی قرضہ کے تبادلہ کی تجویز پیش کی جسے امپیریل فرمان مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء
نے منظور کرلیا اور نئے سرمایہ کے جاری کیے جانیکا اختیار عطا فرمادیا۔

نئے حصوں کے جاری کرنے کے کام کے متعلق ۳ مئی ۱۹۰۴ء کو عملی کارروائی شروع ہوئی۔ تبادلہ کے
کام کی نگرانی اور تکمیل کیلئے ۱۳ جولائی کو ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے اور ۲۰ نومبر ۱۹۰۴ء کو کام باقاعدہ شروع ہوکر یکم
مئی لغایت ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء ان حصون کے خرید کیے جانے کیلئے آخری میعاد مقرر کیگئی یعنے جس کے بعد سرکار کی
طرف سے ان کا فروخت یا جاری کیا جانا بند کردیا گیا۔ مگر عثمانیہ قرضہ قومی کا یہ تبادلہ جسے دراصل انجماد قرضہ کہنا
چاہیے۔ ان دیگر معاہدوں کا صرف پیش خیمہ تھا جنہوں نے عام قرضہ اندرونی قرضہ کے سرمایہ کو اور بھی گھٹا
دینے کے علاوہ امپیریل عثمانیہ خزانہ عامرہ کو بہت بڑی بڑی رقمین بہم پہونچائین۔ ڈیفنس لون (قرضہ برائے
حفاظت ملک) اور پہ۔ سی آیٹی (مرجح تمسکات کا مبادلہ بھی اسیطرح کا تھا۔ فرمان شاہی مورخہ ۲۷ اپریل
۱۹۰۵ء نے ۱۹۵۶۸۵۰۰ فرینک کے ایک رعایتی مبادلہ کا قرضہ چار فیصدی سود سالانہ پر بضمانت مداخل
آمدنی صیغہ قومی قرضہ حسب منشاء تمسکداران پانچ فیصدی کے سود کی مرجح تمسکات کے مبادلہ یا بیباقی

کے لیئے جنکی ضمانت مین بھی وہی آمدنیان مکفول بتعین جاری کیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ قرضہ پانسو پانسو فرینک کے ۱۳۰۹۱۴۳ حصص پر تقسیم کیا گیا جن سے ہر ایک حصہ دار کو سالانہ بیس فرینک سود کی حاصل ہون۔ اور یہ مقرر کیا گیا کہ چوالیس برسون یا اٹھاسی ششماہی اقساط مین جو امپیریل عثمانیہ بنک اور صیغہ قرضہ قومی کی جماعت ڈائرکٹرون کے زیر نگرانی بمقام قسطنطنیہ ہر سال کے فروری اور اگست کی کھبنون مین ادا کیجاوے گی۔ یہ کل قرضہ برقم مساوی ادا کر دیا جاوے گا۔ سود کی نسبت یہ مقرر کیا گیا کہ وہ ششماہی دار طلائی سکون مین ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو پیرس۔ قسطنطنیہ۔ لنڈن۔ برلن۔ فرینکفورٹ اور امسٹرڈم مین یا عثمانیہ بنک کی تمام شاخون یا اوس کی ایجنسیون سے ملا کرے گا۔ ۱۳ مارچ ۱۸۹۰ء سے شیوعی قیمت فی حصہ ۴۱۱ فرینک ۲ پچاس سنٹیم (۱۰۰ سنٹیم کا ایک فرینک) مقرر کیگئی۔ مگر پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسک دارون کو رعایتی طور پر نئے سرمایہ مین کوئی تخفیف کیئے جانے کے بغیر فی حصہ ۴۱۱ فرینک کی شرح سے خریدنے کی اجازت دیگئی۔ پانچ فیصدی سود کے مرجح تمسکون کا سالانہ سود جن کا بروئے معاہدہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء بابت ۱۸۹۰ء مین بیباق ہوجانا لازمی تھا۔ ۵۳۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور نئے سرمایہ کا سالانہ سود تین لاکھ بانوے ہزار پونڈ ہوا۔ یعنے ۱۴۸۰۰۰ پونڈ کی سالانہ بچت ہوگئی جو عام قرضہ کے چارون سلسلونکی بیباقی کے فنڈ مین ماسوائے اول کے جس کے حصہ مین صرف دس ہزار پونڈ آئے برابر تقسیم کر دیگئی ہے لیکن تمسکات ترجیحی کا مبادلہ اگر یہین تک محدود رہتا تو گو اس سے ٹرکی کے قومی قرضہ کے قرضخواہون کو فائیدہ پہونچگیا تھا کہ اون کے قرضون کی ادائے گی کے لیئے سالانہ ۱۴۸۰۰۰ پونڈ کی زاید رقم بہم پہونچگئی تھی۔ مگر عثمانیہ خزانہ کو اس سے براہ راست کوئی فائیدہ نہ پہونچا۔ مگر یہان اس موقع پر سلطان عبد الحمید نے اندرونی قرضہ کے تمسکات (سہیم۔ منقطع۔ ستقہ راضی) کے رکھنے والون کو اس کارروائی تبادلہ[1] سے فائیدہ اوٹھانے کا موقعہ بخشنے سے اپنی بے نظیر مالی استعداد اور قابلیت کا نہایت ہی

[1] تبادلہ قرضہ کی کارروائی کو بین مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ ایک سلطنت نے ایک کروڑ روپیہ پانچ فیصدی پر قرض لے کر بیس برس تک اوس کو ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ تھوڑے ہی برسون کے بعد کسی طرح سے اس سلطنت کی ساکھ بڑھ گئی ہے اور اوس نے اعلان دے دیا کہ وہ پانچ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کے لیئے ایک کروڑ روپیہ چار فیصدی سود پر لینا چاہتی ہے۔ اور سابقہ قرضخواہون کو اختیار ہوگا کہ خواہ اپنے پہلے قرضہ کے روپیون کو اس نئے قرضہ مین بھی لگا دین۔ خواہ سلطنت سے نقد روپیہ جس قدر تمسکات سرکاری اونکے پاس ہون اونکی بابت وصول کرین۔ اس کارروائی کو تبادلہ قرضہ کی کارروائی کہتے ہین۔ مثال سے یہ ظاہر ہے کہ اگر سلطنت مذکور اس ارادہ مین کامیاب ہوگئی تو اوسے آئندہ بجائے پانچ لاکھ سالانہ دینے کے صرف چار لاکھ سود دینا پڑے گا +

اعلےٰ ثبوت دیدیا۔ اوس جماعت صرافان نے جس کو مرجح دستاویزات کے مبادلہ کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ اپنی ذمہ داری پر چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاکیہ پر پچاس لاکھ ترکی پونڈ قرض لے لیئے۔ اس رقم مین سے ۳۵ لاکھ ترکی پونڈ سہیم اور منقطع وغیرہ دستاویزون کے ادا کرنے پر خرچ کیئے گئے۔ اور شیوعی سرمایہ کی باقیماندہ رقم یعنے پندرہ لاکھ ترکی پونڈ جماعت مذکور نے بشرح فیصدی جس شرح پر کہ کل قرضہ وصول ہوا تھا اور جس کی وجہ سے خزانہ عامرہ کو ۱۱ لاکھ ترکی پونڈ کے قریب منفعت ہوگئی تھی بڑے استقلال سے خود حاصل کیئے۔

۳ جون ۱۹۰۳ء کو ترکی اخبارات قسطنطنیہ مین سرکاری اعلان شایع ہوا تھا جس نے اندرونی قرضہ کے تمسکات کے ایک حصہ کے مبادلہ کی شرائط بالتوضیح بیان کردین تمسکات سہیم یعنے متبدل یعنے جدید یہ (نئے) یعنے عادیہ (معمولی) و تمسکات منقطعہ و تمسکات استقراضیہ بالملیہ نحو یلاتی (اندرونی قرضہ کے تمسکات جو ترکی روسی جنگ کے بعد برداشت کیا گیا) کے واسطے حکم دیا گیا کہ وہ نئے تمسکات سے جن کا نام ترکی تمسکات رکھا گیا تھا تبدیل کردیئے جاوین۔

قابل تبدیل سرمایہ کی تعداد حسب ذیل معین کیگئی تھی:-

(۱) تبدیل شدہ اور نئے تمسکات سہیم کے واسطے دس سال کے سود کے برابر رقم اور سود کا اندازہ اوس شرح پر کیا جاوے جو اون کفالت نامجات کیواسطے مقرر ہو۔

(۲) معمولی تمسکات سہیم اور منقطع کے واسطے آٹھ برس کے سود کے برابر رقم۔

(۳)۔ اندرونی قرضہ یعنے تمسکات استقراضیہ کے لیئے موجودہ سرمایہ کی بنا پر۔

سنہ ۱۹۰۳ء مین ایک نئی تجویز سوچی گئی جو ابھی تک زیر غور ہے۔ لیکن جس سے اگر وہ عمل مین آگئی تو عثمانیہ سلطنت کی مالی حالت کی بہتری کے واسطے بہت کچھہ امید ہوسکتی ہے۔ یہ ان ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کو سرمایہ[1] کے قالب مین لانے کا معاملہ ہے جو مرجح تمسکات کے تبادلہ سے سالانہ پس انداز ہوئے ہین اس سالانہ رقم کی مدد سے ایک نیا قرضہ انتیس لاکھہ پونڈ اسٹرلینگ کا ۲۰- اپریل کے

[1] کسی سالانہ رقم کا سرمایہ بنانا۔ یعنے اوس رقم کا اندازہ لگانا جو مناسب شرح سود پر اس قدر سالانہ رقم کی آمدنی رکھے۔ سرمایہ بنانے اور اسی قسم کا اندازہ لگانے مین صرف سالانہ شرح سود یا سالانہ شرح پیداوار کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہی ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی اگر شرح سود یا شرح آمدنی پانچ فیصدی سالانہ کیجاوے تو انتیس لاکھ پونڈ سے ہوگی۔ پس رقم مذکور کا پانچ فیصدی سالانہ سود کی شرح پر سرمایہ ۲۹ لاکھ پونڈ ہوا۔

حصون کے ایسی عثمانیہ مرجح تسکی حصون مین یعنے چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاک پر جو ۴۴ برسون مین واجب الادا ہو حاصل کیا جاوے گا۔

چونکہ عثمانیہ قرضہ کے سلسلہ ہائے ج د و پہلو وسلسلون کی نسبت کم قیمت پر بکتے تھے اس لیئے یہ قدرتی بات تھی کہ انکی بیباقی ہی کے لیئے زاید کوشش عملین آتی۔ چنانچہ اسی مقصد کیلئے اس جماعت نے جو عثمانی تمسکات ترجیحی کی نئی تعداد کچھ اسی فیصدی پر بکتے تھے بالاستقلال اپنے ہاتھ مین لینے والی تھی ان تمسکات کی ادائیگی مین سلسلہ ہائے ج د و کے حصص حوالے کرنے کی حلف اوٹھالی پس اس نرخ کے مطابق جیسے یہ حصص سوقت فروخت ہوتے ہون گے اور جو مزید بر آن ۲۴ لاکھہ ۳۲ ہزار پونڈ کے اصلی زر وہ سرمایہ جو سونے یا چاندی کے سکون مین ہو سرمایہ کی وجہ سے بدلیگا بھی نہین عام قرضہ ایک کروڑ ۱۵ لاکھ پونڈ کم ہو جاینگے اور ان ایک کروڑ سولہ لاکھ پونڈ پر ونق کا ۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء کے معاہدہ کے رو سے بشرح ایک فیصدی سالانہ ایک لاکھہ ۱۶ ہزار پونڈ سود ہوتا ہے۔ یعنی ایک لاکھہ چھیالیس ہزار پونڈ کا سرمایہ بنانے کے طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے محکمہ کو ۱۱۶۰۰۰ پونڈ سالانہ کے بوجہ سے تخفیف ہو جاویگی یہ کارروائی ایسی ضروری اور اہم ہے کہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ امید ہے کہ اسبارہ مین کوئی شتاب کاری نہین کرے گی۔ بلکہ تمام پہلوؤن پر کماحقہ غور کرنے کے بعد اس کے جزئیات پر وقوف حاصل کر کے اوسکا فیصلہ کرے گی کہ قرضہ ترجیحی کے حصص کے تبادلہ سے جو فوائد حاصل ہوئے ہین ان سے ترکی حصص کو بھی نمایان طور پر فایدہ پہونچتا ہے۔ ان حصونکی قیمت ۸۵ فیصدی سے ۹۰ فیصدی تک بڑھ گئی ہے پس چھہ لاکھہ فرینک یعنی لاٹری کے سب سے بڑے انعام کے جیتنے والا ۳۱ لاکھہ ۴۴ ہزار فرینک حاصل کرنے کی بجائے جیسا کہ ابتک ہوتا رہا ہے اب چھہ چار لاکھہ ۳۴ ہزار فرینک حاصل کیا کرے گا۔

اب ہم ڈیفنس لون (قرضہ حفاظتی) کے تبادلہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو مصری خراج کے ایک جزو کے سرمایہ بنانے سے وقوع مین آیا ۱۸۹۰ء مین سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ان تمام مختلف قرضون کے تبادلہ کا جو مصر کے خراج کی ضمانت پر برداشت کیئے گئے خیال کیا تھا مگر پولیٹیکل اور فنانشل دونون طرح کے مخالف حالات اس کارروائی کو فوراً زیر عمل لے آنے کے مانع ہوئے لیکن جونہی سلطان المعظم نے مناسب موقعہ دیکھا اونہون نے جھٹ ۱۸۹۱ء مین اسی تجویز کی تکمیل شروع کر دی اور اوسکی کوششون کو پوری پوری کامیابی کا تاج نصیب ہوا۔ ڈیفنس لون کی رقم پچاس لاکھہ پونڈ تھی اور یہ آخری قرضہ تھا جو مصری خراج کی کفالت پر بشرح ۵ فیصدی سود اور ایک فیصدی برائے فنڈ انفکاک ۱۸۷۷ء مین برداشت کیا گیا تھا فروری ۱۸۹۱ء مین جب کہ امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اور فنانشل (مالی صرافی)

جماعت مین ابتدائی نامہ و پیام ہوتا تھا۔ انفکاکیہ فنڈ کی وجہ سے قرضہ مذکور گھٹ کر ۴۳۱۶۵۲ پونڈ رہگیا تھا۔ اس قرضہ کی سالانہ رقم سود وغیرہ کی بابت ۲۸۰۶۴ پونڈ کی کفالت کیگئی ہوئی تھی۔ اس مین سے حسب الحکم ایرادسلطانی مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۱ء جو ڈیفنس لون کے تبادلہ کی نسبت جاری کیا گیا تہا ۱۳۴ پونڈ کمیشن اور اخراجات کے لیئے وضع کیئے گئے اور ۲۴۵۴۳ پونڈ انفکاک یا بیباقی کے مطلب کے لیئے پس بشرح چہار فیصدی سود سرمایہ بنانے کے لیئے دو لاکھ باون ہزار چھہ سو چھتر کی سالانہ رقم رہگئی جس سے نام نہاد سرمایہ ۶۳۱۶۹۰۰ پونڈ کا بنتا تھا۔ مگر چونکہ شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی رکھی گئی تھی۔ اس لیئے نام نہاد سرمایہ سے اصلی سرمایہ ۵۶۸۵۲۳۷ پونڈ کا حاصل ہوا جن مین سے وہ زر کمیشن وضع ہونے پر جو منتوفیہ نام نہاد سرمایہ پر بحساب ایک فیصدی دیا گیا تھا خالص رقم ۵۶۲۲۰۶۸ پونڈ رہگئی۔ اس رقم مین سے ڈیفنس لون کے باقیماندہ مسکات کی پوری قیمت پر بیباق کرنے مین ۴۳۱۶۵۳۰ پونڈ خرچ ہوئے اور تیرہ لاکھ پانچہزار پانسو ۴۳ پونڈ کا خزانہ عامرہ کو خالص نفع ہوا۔ اور یہ ایسا بے نظیر اور نہائت ہی معقول فایدہ ہے کہ اس پر رائے زنی کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ ناظرین اسکو پڑہتے ہی اسکی واجبی قدر و منزلت سے واقف ہو جائیگا۔

موجودہ عثمانیہ قرضون کے تبادلون کے اس سرسری بیان کو مکمل کرنے کے لیئے اب صرف اس تجویز کا بتانا باقی رہ گیا ہے جس کے اصولاً منفصل ہو جانے پر زیر عمل آنے کے لیئے کوئی زیادہ دیر نہین لگے گی۔

یہ تجویز پچاس لاکھ پونڈ اسٹرلینگ تین فیصدی سود اور ایک فیصدی سالانہ شرح انفکاک پر قرض حاصل کرنے کے متعلق ہے جسکے ذریعہ سے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ قرضہ اجتماع رلینے رومیلیا کی ریلوے لائینون کو سنٹرل یوروپ کی لائینون سے ملانے کے لیئے جو برداشت کیا گیا تہا، کو جسکی تعداد آٹھہ لاکھہ دس ہزار پونڈ ہے واپس خرید سکے گی۔ اور علاوہ برین یوروپ مین دو اوّل درجہ کے آہن پوش جہازات چودہ لاکھہ پونڈ کے خرچ سے خرید سکے گی اور چونکہ قرضہ کی شیوعی قیمت ۸۶ فیصدی ہوگی۔ اس لیئے اوس سے تیس لاکھہ پونڈ حاصل ہونگے۔ یعنی اخراجات مذکورہ بالا نکالکر خزانہ عثمانی کے لیئے سات لاکھہ پونڈ باقی رہین گے۔ سالانہ سود وغیرہ کی بابت ایک لاکھہ ۳۰ ہزار پونڈ کی رقم معین کیگئی ہے جو رقم اون ۸۰ ہزار پونڈون سے جو قرضہ اجتماع کے سود کے لیئے درکار ہون گے اور نیز ان باقیماندہ چھیالیس ہزار پونڈون سے برابر ہوگی جو تمباکو کے اجارہ سے جو دو سال ہوئے عطا کیا گیا تھا حاصل ہوتے ہین اور جسکی اجارہ دار کمپنی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

باوجودیکہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ناقابل انکار ایمانداری سے بڑے بڑے نقصانات برداشت کرکے عہدنامہ کی ان شرائط کو جنکی تعمیل اس کے ذمہ تھی پورا کیا ہے۔ لیکن پہر بھی یوروپ نے اس امر کو گوارا کرلیا ہوا ہے کہ بلگیریا۔ یونان۔ سرویا اور مانٹی نیگرو ان حلفی اقراروں کو جن کے پورا کرنے کا اونہون نے ذمہ اوٹھایا تھا پس پشت پھینکدین۔ اس سے بدیہی طور پر ان طاقتون کی عدم مضبوطی اور کمزوری کا ثبوت ملتا ہے۔ جن کے قائمقام برلن کانگرس مین شریک ہوئے تھے ورنہ وہ ہرگز اس امر پر رضامند نہ ہوتین کہ چہہ چہوٹی ریاستین ان کے دستخطون کی تضحیک وتذلیل کرین۔ باب عالی نے مخیرانہ انصاف سے رسدی حصون اور اون کی ادائیگی کی سبیلون کے ترتیب کے متعلق جو تجاویز باضابطہ طور پر دول یوروپ کے سامنے پیش کی ہین اسی سے معلوم ہوجائیگا کہ خود ترکی اور نیز اون کے قرضخواہون کے لئے اس رنجدہ مسئلہ کا یہ تصفیہ جس سے سلطان عبدالحمید کی گورنمنٹ کی نرم اور رعایتانہ برتاؤ کا بین اثبات ہورہا ہے کیسا اہم اور ضروری ہے۔

ان اعداد کے رو سے جو عثمانیہ قرضہ قومی کے محکمہ نے بہم پہونچائی ہین بلگیریا کے ذمہ پیرئیل عثمانیہ خزانہ کی ۸۵۲۰۰۰۰ ترکی پونڈ کی نام نہاد رقم گرفتنی ہے جس کا ایک فیصدی کی شرح پر ۸۵۲۰۰ ترکی پونڈ سود سالانہ اداکرنا ہوتا ہے۔ پس اب اس ۸۵۲۰۰ پونڈ ترکی کی رقم کا سرمایہ بنانا ضروری ہے۔ سرکاری تمسکات پر فرض کیا جاوے کہ یوروپ مین اوسط شرح سود چار فیصدی ہے تو اس عرصہ کے بعد بلگیریا کو بطور قرضہ عثمانیہ کے حصہ رسدی کی کچہہ ادا کرنا نہین رہجائے گا البتہ جو سرمایہ اوسے حاصل کرنا ہوگا وہ چار فیصدی کی شرح سالانہ آمدنی کا بدل ہوگا جو سو برس مین قابل بیباقی ہو۔ ان شرائط کے مطابق ۸۵۲۰۰ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کے عوض واحد کیثت رقم ۲۰۸۷۲۶۶ ترکی پونڈ کی ہوتی ہے۔ اب فرض کیا جاوے کہ بلگیریا اس رقم کو چہہ فیصدی شرح سود سے کم پر حاصل نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اوس رقم نے پچیس برس مین بیباق ہوجانا ہو تو اس صورت مین اوسے ۱۶۵۰۰۰ پونڈ ترکی کا سالانہ بوجہ برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ تجویز بلگیریا کے لئے ایسی مفید تھی اور اس سے نہ صرف اسکی ساکہہ ہی بڑہتی تہی بلکہ اسکے طفیل جو توقعات اوسے باب عالی کو دینی آتی ہین اون مین اسقدر بھاری بچت اور تخفیف ہوجاتی تھی کہ اوسے اس تجویز مین فوراً گورنمنٹ عثمانیہ کے ساتھ شریک اور متفق ہوجانا چاہئے تھا کیونکہ اگر واقعی دیکھا جاوے تو بلگیریا کو دگو نہ سہی (نہایت ضروری اور لازمی طور پر اپنے حصہ کی بابت اوسی شرح پر سالانہ سود ادا کرنا پڑے گا۔ جس شرح پر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو ادا کرے اور یہ شرح مکفولہ آمدنیون کی ترقی

پانے کے ساتھ ساتھ پانچ فیصدی تک بڑھ سکتی ہے تو گویا اس صورت مین بلگیریا ۵۲۲۴۴۴۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم ادا کرنے پر مجبور ہوگا۔ مزید برآن اس امر کا پہلے ہی سے تصفیہ کر چھوڑنا کہ اس برس اسقدر خرچ ہوگا ناممکن ہو جائے گا (کیونکہ وہ شرح سود اس وقت معلوم نہین ہو سکے گی جسپر عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضخواہون کو سود ادا کرے گا۔ اور وہ اختتام سال سے پہلے یہ شرح معین نہین کر سکتا۔ کیونکہ مدات مکفولہ کی آمدنی پر سود کی شرح مقرر ہوا کرتی ہے۔ مترجم) اور اٹکل پچو طور پر اگر یہ مان لیا جاوے کہ ۱/۲ ۱ صدی بہر کے لیئے برابر ۴ فیصدی شرح سود انفکاک رہیگی تو اس حساب سے بلگیریا کو اپنے حصہ کے سود وغیرہ کی بابت ۵۰،،،۲ پونڈ ترکی سالانہ ادا کرنے پڑین گے اور پہر لطف یہ کہ پورے سو برس تک۔

پس ترکی ... تجویز کے مطابق ۵۰۰۶۵۰۰۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا صرف ۵۴ برس تک ادا کرنا بلگیریا کے لیئے کیسا مفید اور فائدہ بخش تھا۔

یونان کیلیئے ۵۹۴۸۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا چار فیصدی کی شرح پر وہ سرمایہ جو سو برس مین قابل انفکاک ہو ۳،۳۴۴،۵ ترکی پونڈ ہوتا ہے جس کے پچیس برس کے اندر بیباق کرنے اور چھہ فیصدی سالانہ کی شرح پر سود ادا کرنے کے لیئے یونان کو ۱۳۹۴۴ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

سرویا کے لیئے ۲۸۱۳۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح سود اور میعاد انفکاک کے لیئے ۵۶۸۰۷۵ پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے ۲۵ برس مین ادا ہونے کے لیئے ۴۸۰۴۳ پونڈ ترکی سالانہ خرچ کرنے پڑتے ہین۔

مانٹی نیگرو کے لیئے ۱۰۰۰۰ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اوسی شرح و میعاد کے لیئے ۵۹۶۶۲ ترکی پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے بشرح چھہ فیصدی سود پچیس برس مین بیباق کرنے کے لیئے ۱۰۰۵ ترکی پونڈ سالانہ ادا کرنے پڑتے ہین۔

اس پریکٹیکل تجویز کو جو ہر طرح کی نکتہ چینی سے ارفع و بالاتر ہے اگر عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی طاقتین منظور کر لیتین اور اوسکی تعمیل ان چارون زیر بحث ریاستون کے ذمہ لگا دیتین تو ترکی کو یک لخت ۴،۴۳۶۳۸۳ ترکی پونڈ ملجاتے اور اس رقم کو اسی طرح سے صرف مین لانے سے جس طرح سے وہ سلطان المعظم عبد المجید کی تخت نشینی کے وقت سے اپنے دوسرے سرمایون کو کام مین لاتی رہی ہے ترکی اپنے قومی قرضہ کو چند ہی برسون مین ایک کروڑ نوبے لاکھہ ترکی پونڈ کم کر دیتی۔ بنابرین سلطنت عثمانیہ

کے یوروپین قرضخواہون کو اس بات کا سخت افسوس ہوگا کہ اون کی سلطنتون نے امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کے جایز دعاوی کی جو عین انصاف پر مبنی تھی کوئی شنوائی نہ کی۔ لیکن برعکس اسکے جس ایمانداری سے ٹرکی اپنے وعدون کو نباہ رہی ہے اور جس لیاقت سے وہ ان وعدون کو اون لوگون کی بہتری اور مفاد کے لیئے جس کے ساتھہ وہ کئے گئے تھے پورا کر رہی ہے قرضخواہان مذکور اوس ایمانداری اور لیاقت کی نمایان طور پر شہادت دینے اور تصدیق کرنے پر مجبور ہین ابتک وہ حصص جنسے عثمانیہ سلطنت کا قومی قرضہ مشتمل ہے تقریباً ہمیشہ خیالی کفالتین متصور ہوتی رہی ہین۔ لیکن اونکی نسبت یہ تحقیقات اور آزمایش کرنی کہ آیا آجکل کے لیئے بھی یہی اندازہ اون کی قدر و منزلت کا ہے کچھہ ناموزون اور بے محل نہ ہوگا۔

اپنی زندگی کے پہلے بیس برسون کے دوران مین عثمانیہ قومی قرضہ نے جو نئے قرضون کے شیوع سے برابر بڑہتا جاتا تھا۔ اوس بھاری شرح سود کیوجہ سے جو وہ پبلک کے سامنے پیش کرتا تھا کثیر التعداد مربیون کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ مگر ۱۸۷۵ء کے واقعات نے اس گروہ موکلان کو منتشر کر دیا اور ۱۸۸۱ء تک یوروپ کی تبادلہ گاہین (سرکاری تمسکات کے خرید و فروخت کی منڈیان یا جگہین) عثمانی حصصون سے لبریز رہتی تھین۔ اور کوئی اونکا خریدنے والا پیدا نہین ہوتا تھا۔ لیکن ۸ دسمبر ۱۸۸۱ کے معاہدہ کے وقت سے ان تمسکات کی کھپت شروع ہو گئی جو پچھلے دس برسون مین بلا وقفہ برابر جاری رہی ہے اور اگر یہ کھپت ابھی تکمیل کو نہین پہونچی اور ترکی قرضہ کا ابھی بہت سا حصہ مارکیٹ (منڈی) مین خریدارونکے نہ بہم پہونچنے کی وجہ سے سرگردان پھر رہا ہے تو اسکا باعث یہ ہی کہ قرضہ مذکور کی موجودہ حالت اور نیز ان مین اصلاحات و تبدیلیون کو جو ان دس برسون مین سلطان المعظم کی سعی و کوشش سے ظہور مین آئی ہین اکثر لوگون نے ابھی تک اچھی طرح سے نہین سمجھا۔ لیکن اگر ہم قرضہ کی سالانہ رقم کی سلطنت عثمانیہ کے رقبہ اور مردم شماری پر اوسط نکالین اور پھر اسکا یوروپ کے دوسرے ملکون سے موازنہ کرین تو اس نقشہ سے دو امر ظاہر ہوتے ہین۔ ایک تو یہ کہ بلحاظ آبادی عثمانیہ قرضہ کی تعداد بہت سے دیگر ممالک کی نسبت بہت کم ہے اور ثانیاً یہ کہ سلطنت عثمانیہ کے اراضی رقبہ مین موجودہ آبادی سے کئی حصہ بڑہ کر زیادہ گنجان آبادی کی گنجایش ہے جس کا دوسرے الفاظ مین یہ مطلب ہی کہ اوس کا بہت سا حصہ ابھی تک جزوی طور پر آباد ہے اور چونکہ اوس مین نہایت ہی بڑے بڑے قدرتی وسائل پیدا وار اور آمدنی بافراط موجود ہین۔ اس لیئے اگر ان وسائل سے کام لیا جاوے تو بہت ہی بڑے اور غیر معمولی فائدہ بخش نتائج حاصل ہو سکتے ہین پس ان امور پر

غور کرنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خیالی اور فرضی کفالتین ہونے کی پرانی افواہ عثمانیہ کفالت مامجات پر صادق نہین آتی ہے۔

تاوان جنگ کا ۲ مئی ۱۸۸۲ء کے معاہدہ کے روسے انتظام کیا گیا ہے جو دربار قسطنطنیہ اور گورنمنٹ روس کے درمیان منعقد ہوا تھا۔ ترکی نے ۸۰۲۵۰۰۰۰۰ فرنیک یا ۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ ترکی کے اس قرضہ کو ۳۵۰۰۰۰ پونڈ ترکی کی سالانہ اقساط مین سو برسون مین ادا کرنے کا ذمہ اوٹھایا ان اقساط کی ادائیگی کے واسطے محصول گوسفند اور ولائت ہائے حلب۔ کونیہ۔ قسطامونی۔ ادانہ اور سیواس کے عشر جن سے ۱۸۸۳ء مین ۴۲۷۰۰۰ پونڈ آمدنی ہوئی مکفول کر دیے۔ مگر ان قحط سالیون کی وجہ سے جو چند سالون تک ایشیائے کوچک اور شام وغیرہ مین حادث ہوئیا اور جن کے باعث فصلین بہت ناقص ہوئین ان مدون سے جسقدر کہ اندازہ کیا گیا تھا اسقدر آمدنی نہ ہوئی اور اس وجہ سے ۱۸۹۰ء تک ان اقساط مین سے[1] چھہ لاکھ ترکی پونڈ باقی پڑ گئے۔ اس بقایا کی ادائے گی کے لئے ایک اور عہد نامہ دونون سلطنتون کے درمیان ہوا۔ اور ولایت حلب کے عشرات کا وہ حصہ جو پہلے مکفول نہین کیا گیا تھا اور نیز ولایت معمورۃ العزیز کے عشر روس کے حوالہ کر دیے گئے تاکہ چھہ برس کے لئے سلطنت روس کو بجائے ساڑھے تین لاکھ پونڈ کے ساڑھے چار لاکھ ترکی پونڈ کی سالانہ اقساط وصول ہون۔ روسی سوداگران ساکنان ترکی کے ان نقصانون کے ہرجانہ کے لئے جو[2] ۱۸۷۷ء کی جنگ مین پہونچے اور جنکی بابت انہون نے اس کمیشن کے روبرو جو اس وقت بغرض تحقیقات مقرر کیگئی تھی ایک کروڑ نوے لاکھ فرنیک کا دعویٰ کیا تھا کمیشن مذکور نے ساٹھہ لاکھ فرنیک (۶۹۵۴۵۰۰ فرنیک۔ مترجم) کی رقم معین کی اور دسمبر ۱۸۸۴ء مین ۵۲ ہزار ترکی پونڈ کی پہلی اقساط دعویدارون کو ادا کیگئی۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء نے ان آمدنیون کے متعلق جو محکمہ قومی قرضہ عثمانیہ کے تفویض کیگئی ہین ایک نہایت بسیط اور مفصل مضمون شایع کیا ہے جس کا ترجمہ بجنسہ

---

[1] تاوان جنگ کی تعداد عہد نامہ مورخہ ۱۸۷۹ء کے بموجب ۳۲۱۰۰۰۰۰ پونڈ اسٹرلنگ یا ساڑھے تین کروڑ پونڈ ترکی مقرر ہوئی۔ اس رقم مین سے ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء تک کو ۱۵ لاکھ ۳۷ ہزار، سو پونڈ اسٹرلنگ ادا ہوئے عہد نامہ ۱۸۷۹ء کے لئیے دیکھو رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا اور دول ثلاثہ۔

[2] روسی رعایا کے نقصانات کا ہرجانہ ۶۹۵۴۰۰۰ فرنیک ۲۸۰۱۳۱ پونڈ اسٹرلنگ معین ہوکر اوسکی ادائے گی کیلئے پچاس ہزار ترکی پونڈ کی سالانہ قسط مقرر ہوئی ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء تک ایک لاکھ ترکی پونڈ یعنے ۹۰۹۱۰ اسٹرلنگ پونڈ ادا کئے گئے۔

ہم ذیل مین درج کرتے ہین:-

"ہم حسب معمول بہت جلد کونسل آف اڈمنسٹریشن کی مفصل رپورٹ دربارہ آمدنیہائے مفوضہ محکمہ قومی قرضہ عثمانیہ بابت سنہ ۱۳۰۹ ہجری (سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء) شائع کرین گے۔ لیکن دریں ولا سال مختتمہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۴ء کی بمقابلہ سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء عام حالت دکھلانے کے لیئے مندرجہ ذیل چند اعداد کا چھاپ دینا مناسب سمجھتے ہین:-

مدات	سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء ترکی پونڈ	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء ترکی پونڈ
کل آمدنی جمیع وسائل سے	۲۵۴۲۷۳۵	۲۵۰۸۷۶۰
انتظامیہ خرچ اور دیگر اخراجات	۳۵۰۲۷۱	۳۱۹۹۳۹
خالص آمدنی	۲۱۹۲۴۶۴	۲۱۸۸۸۲۱
رقم جو صدر محکمہ نے جمع کی	۲۱۸۹۴۰۵	۲۱۸۴۵۴۵
سال ماقبل کے انفکاکیہ فنڈ کا بقایا	۲۱۵۵۵	۳۳۲۱
	۲۲۱۰۹۶۰	۲۱۸۷۸۶۶
منہا کرو		
بقایا بروئے حساب جدید	۱۰۸۷۱۵	۱۰۴۸۲۶
رقم دیئے برائے بیشی سود قرضہ	۲۱۰۲۲۴۵	۲۰۸۳۰۴۰
جمع کرو		
فک شدہ حصص کا سود جو خالصاً سال رواں کے سود قرضہ کیلیئے کارآمد ہوا	۸۵۸۹۵	۷۱۳۰۷
	۲۱۸۸۱۴۰	۲۱۵۴۳۴۷
منہا کرو		
ادائیگی سود وغیرہ بر سکات ترجیحی	۴۳۰۵۰۰	۴۳۰۵۰۰ [۱]

[۱] اس رقم مین سود بشرح پانچ فیصدی اور اصلی قرضہ کی جزوی بیباقی یا انفکاک کی سالانہ رقم مقررہ بھی شامل ہے۔

یکم مارچ سنہ ۱۸۹۰ء عیسوی مین اس قرضہ کی تعداد ۱۰۲۰۱۷۰۰ پونڈ انگریزی تھی۔ جو یکم مارچ سنہ ۱۸۹۴ء عیسوی کو پانچ سال کی رقومات بیباقی کی وجہ سے تقریباً ۱/۲۰ حصہ کم ہوگئی ہوگی +

منہا	ترکی پونڈ سنہ ۱۸۹۳ و ۱۸۹۴ء	سنہ ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ء ترکی پونڈ
ادائگی سود بشرح ایک فیصدی بر سلسلہ ہائے الف ب ج۔ د و تمسکات	۱۱۶۱۳۵۱	۱۱۶۱۳۵۰۱ سلہ
خاص ادائگی سود وغیرہ بر قرضجات سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ و ۱۸۶۵ء و سنہ ۱۸۷۳ء	۹۴۵۹	۹۴۵۹
	۱۶۰۱۳۱۰	۱۶۰۱۳۱۰
بقایا جو فنڈ انفکاک تمسکات کے لیئے باقی بچا	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

معمولی فنڈ انفکاک

رقم جو سلسلہ الف کے واپس خریدنے پر صرف ہوئی (معہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۲۰۵۰۴۷	۲۹۲۸۹۵
رقم جو سلسلہ ب کے واپس خریدنے پر صرف کی گئی۔ (معہ سود بر تمسکات فک شدہ)	۹۹۲۰۶	۷۴۳۲۹

سلہ اس حساب سے کل بیرونی قرضہ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو ۱۱۶۱۳۵۰۰ ترکی پونڈ سلطنت عثمانیہ کے ذمہ ہوا۔ اور خاص قرضے سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ و ۱۸۶۵ء اور سنہ ۱۸۷۳ء کے اگر ادان کی شرح سود کا اندازہ پانچ فیصدی کیا جاوے تو ۱۸۱۹۸۰۰ ترکی پونڈ ہوتے ہیں یعنے ہرسہ طبقون کی جملہ قرضون کی تعداد بابت تاوان جنگ و ہرجانہ رعایائے روس و ریلوے تمسکات کے تاریخ مذکور کو قریبًا سوا بارہ کروڑ ترکی پونڈ ہوئی۔ سنہ [۱۸۹۲] ۱۸۹۳ء مین ان کی بیبانی کے لیئے ۵۸۶۸۳۰ یعنے سال ماقبل کی نسبت ۳۳۷۹۳ پونڈ ترکی زیادہ ہوتے پس اگر سالانہ اوسط اس فنڈ کی چھہ لاکہہ ترکی پونڈ رکھی جاوے تو ہر سال سود کی کمی اور نیز اصلی خرچ شدہ رقم سے دگنا سرمایہ فک ہو جانے کی وجہ سے کل قرضہ تقریبًا چالیس برس کی مدت مین بیباق ہوگا۔

یکم مارچ سنہ ۱۸۸۹ء کو کل قرضہ کی تعداد حسب ذیل تھی:۔

سود اگران غلطہ کے ترجیحی تمسکات ۷۱۲۶۰۰۰ پونڈ اسٹرلینگ۔ کان سولیڈیٹیڈ اسٹاک (قرضہ مجتمع یعنے سلسلہ ہائے ا۔ ب۔ ج۔ د) ۸۰۶۲۱۱۲۰ پونڈ اسٹرلینگ۔ قرضہ بر ضمانت انگلستان و فرانس بکفالت خراج مصر ۵۰۳۹۲۵۷۳ پونڈ اسٹرلینگ۔ تمسکات ریلوے ۳۳۶۲۸۶۸۳۱ پونڈ اسٹرلینگ۔ اندرونی قرضہ تقریبًا ایک کروڑ اسی لاکہہ پونڈ اسٹرلینگ۔ تاوان جنگ اور ہرجانہ رعایائے روس کا بقایا ۷۰۵۳۰۸۰۳ پونڈ اسٹرلینگ۔

جملہ۔ سولہ کروڑ ۱۳ لاکہہ تین ہزار آٹھہ سو تئیس پونڈ اسٹرلینگ تھا۔ یہ خیال رکھہ لینا چاہیے کہ ترکی پونڈ ۱۸ شلنگ کا ہوتا ہے اور اسٹرلینگ پونڈ بیس شلنگ کا +

تبادلہ تمسکات ترجیحی سے جو غیر معمولی طور پر فنڈ انفکاک کو روپیہ حاصل ہوا وہ حسب ذیل خرچ ہوا

	سنہ ۹۴و۹۳ ع	سنہ ۱۸۹۳و۹۲ ع
رقوم بمعہ سود تمسکات فک شدہ جو سلسلہ الف کے فک کرنے پر صرف ہوئین	۱۱۷۳۸	۱۱۵۵۴
ایضاً سلسلہ ب ایضاً	۵۵۷۵۱	۵۴۰۲۷
ایضاً سلسلہ ج ایضاً	۵۸۲۷۴	۵۵۵۳۸
ایضاً سلسلہ د ایضاً	۴۵۴۴۸	۴۳۱۳۶
	۵۶۵۴۶۴	۵۳۱۴۸۲

جمع کرو

رقم جو استعمال آیندہ کیلئے انفکاکیہ فنڈ کے حساب مین جمع لکھی گئی ہے	۲۱۳۶۶	۲۱۵۵۵
میزان کل	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۷

نامینل زر نام نہاد؛ سرمایہ جو اس سال مین فک کرایا گیا

	فیصدی جو ادا کیا گیا	پونڈ اسٹرلنگ (اوسط قیمت)	فیصدی (اوسط قیمت)	پونڈ اسٹرلنگ
سلسلہ الف	۴۷٫۰۳	۴۸۹۰۰۰	۵۳٫۹۲	۵۱۰۰۰
سلسلہ ب	۳۴٫۸۷	۴۰۴۰۰۰	۳۰٫۷	۴۸۰۰۰
سلسلہ ج	۲۳٫۷۵	۲۲۳۰۸۰	۲۱٫۵۸	۳۲۴۰۰۰
سلسلہ د	۲۲٫۳۱	۱۸۵۲۰۰	۴۱٫۰۸	۱۸۶۰۰۰
	۳۹٫۵۰	۱۳۰۱۲۸۰	۳۶٫۷۱	۱۳۱۶۰۰۰

ری ڈیمپشن فنڈ (فنڈ انفکاک)

	اصلی نام نہاد سرمایہ	فک شدہ نام نہاد سرمایہ
گروپ اول سلسلہ الف	۷۱۱۹۸۸۲	۵۲۷۰۱۱۰
؍؍ دوم سلسلہ ب	۱۰۰۴۴۸۲۵	۱۲۳۴۵۰۰
؍؍ سوم سلسلہ ج	۳۰۵۴۹۲۵۱	۸۴۲۰۸۰
؍؍ چہارم سلسلہ د	۴۳۶۵۱۹۶۵	۷۵۷۵۰۰
تمسکات بشرح ۵ فیصدی ؍؍ ؍؍ ۴ فیصدی	۱۴۲۱۱۴۰۷	۱۱۰۷۴۱
؍؍ ؍؍ واپس خرید کی گئین		۳۳۲۵۴۸
میزان کل	۱۰۵۵۷۷۳۳۰	۸۸۲۸۴۲۹

تفصیل آمدنی کی مدوار	سنہ ۱۸۹۳۔۹۴ء ترکی پونڈ	سنہ ۱۸۹۲۔۹۳ء ترکی پونڈ
مسکرات۔ نمک۔ اسٹامپ۔ شکار ماہی ریشم اور محصول تمباکو کا بقایا	۱۱۰۴۶۰۵	۱۰۹۱۰۳۷
تمباکو کا عُشر	۹۵۳۵۹	۱۰۰۸۶۵
تمباکو کا محصول	۷۵۰۰۰	۷۵۰۰۰
منافع محصول مسکرات کا ایک جزو	۳۷۰۰۲	۲۱۷۴۵
مشرقی رومیلیا کا خراج	۱۵۲۰۲۶	۱۵۲۰۲۶
محصول پرمٹ جزیرہ قبرس	۱۰۲۵۹۶	۱۰۲۵۹۶
محصول پرمٹ تمباکیہ	۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۰
میزان کل	۲۲۹۱۶۷۰	۲۲۶۸۲۶۹
خرچ		
اخراجات سنٹرل بورڈ (صدر محکمہ)	۸۳۸۱۴	۶۷۴۸۳
بابت خسارہ چاندی بوجہ ایکسچینج (تبادلہ)	۱۰۰۹	۷۴۲
زر کمیشن اور دیگر اخراجات	۱۶۱۸۸	۱۷۷۳۵
	۱۰۰۷۱۱	۸۵۹۶۰
فایدہ روانگی روپیہ بوجہ ایکسچینج	۷۸۶۱	۲۸۷۸
امانتی فنڈ کے سود کی منہائی	۶۳۰۷	۵۱۱۴
میزان کل	۲۱۸۹۴۰۵	۲۱۸۴۵۴۵

جیسا کہ مندرجہ بالا جدولون سے ظاہر ہے سنہ ۱۸۹۳۔۹۲ء کی کارروائیون کا عام نتیجہ گزشتہ سالون مین ہر ایک سال کی نسبت نہایت عمدہ رہا ہے۔

مسٹر ونسنٹ کیلرڈ صاحب (ڈایرکٹر عثمانیہ بنک یہ مترجم) کی خاص رپورٹ بھی عثمانیہ قومی قرضہ پر بابت سنہ ۱۸۹۴۔۹۳ء حال مین شایع ہوگئی ہے اوس مین سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت کے متعلق نہایت دلچسپ کیفیت مندرج ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ یہ امید کرنا تو بیجا ہے کہ مداخل مفوضہ کی آمدنیون مین ہر سال ایسی ہی عظیم الشان بیشی ہوتی جاوے جیسی کہ پچھلے برس ہوئی اور جسپر مین نے اپنی رپورٹ سال گذشتہ مین

ریمارک کئے تھے چنانچہ اس برس ویسی ترقی نہین ہوئی۔ لیکن ہمین کوئی شک نہین کہ معاملات کی حالت بہ اغلب وجہ ترقی کی چال پر چلتی معلوم ہوتی ہے۔ کل آمدنی جو گزشتہ سال مین ۲۵۰۸۷۰۰ ترکی پونڈ ہوئی تھی۔ اس برس ۲۵۴۲۵۳۵ پونڈ ترکی ہوئی ہے یعنی ۳۳۹۷۵ ترکی پونڈ یا ۱٫۳۵ فیصدی کی بیشی ہوئی۔ لیکن دوسری طرف بمد خرچ بھی ۳۰۲۳۲ پونڈ ترکی کا اضافہ ہوا ہے جس سے خالص آمدنی مین صرف ۳۴۶۳ پونڈ ترکی کا اضافہ رہگیا۔ اگر ۹۴-۱۸۹۳ء کا ۹۲-۱۸۹۱ء سے مقابلہ کیا جاوے تو سال اول الذکر مین ۱۳۱۶۰۱ پونڈ ترکی یا ۴٫۲۵ فیصدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔

خرچ مین زیادتی زیادہ تر تنخواہون کے بڑہائے جانے سے ہوئی ہے اور یہ امر محکمہ مذکور کو تجربہ کار اور زیادہ قابل اشخاص کیخدمات حاصل کرنے کے قابل بنانے کیلئے کیا گیا تھا۔ انسپکٹرون کی تعداد بڑھا دیگئی ہے اور جو نتائج حاصل ہوئے ہین وہ مفید ثابت ہوئے ہین۔ لیکن ان اصلاحات کا اثر اچھی طرح سے سال روان کے اختتام پر محسوس ہوگا۔

سال زیر ریویو مین متوسط الحال فصلون اور ارزانی اجناس کیوجہ سے محاصل کی وصولی مین بہت کچھہ مشکلات پیش آئین۔ مگر پھر بھی جو رقم وصول ہوگئی ہے وہ نہایت اطمینان بخش متصور ہونی چاہئے۔

۹۵-۱۸۹۴ء مین ظاہری آثار سے پایا جاتا ہے کہ اچھی آمدنی ہوگی اور یہ ایسا مژدہ ہے کہ اسپر جسقدر خوشی ظاہر کیجاوے کم ہے۔ کیونکہ ارزانی نرخ غلہ نے کاشتکارون کو پست ہمت اور اون کے وسایل کو محدود کر دیا ہوا ہے اور یہ مصیبت ایسی آبادی پر جو بالخصوص زراعتی ہو جیسی کہ ٹرکی کی ہے نازل ہونی جسقدر بری ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین۔ سال روان کیحالت بجائے بہتر ہونے کے ۱۸۹۳ء کی نسبت خراب تر تھی۔ پس جس برس مین حالات ایسے ناقص ہون اوس برس بھی آمدنیون کا اسی سطح پر قایم رہنا کچھہ کم تعجب انگیز نہین ہے۔ مگر میرے خیال مین مداخل کی بیشی کے قایم رہنے کی توقع رکھنا فضول ہوگا اور اگر ہم پچھلے برس جتنے ہی محاصل جمع کر لین تو ہمین بالیقین نہایت مغتنم سمجھنا چاہئیے۔"

قرضہ کے سود بڑہانے کیلئے جو ریزرو فنڈ قایم کیا گیا ہوا ہے اوسکی نسبت صاحب ممدوح اپنی رپورٹ مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین۔

"یہ ریزرو فنڈ ۹۴-۱۸۹۳ء کے اخیر پر ۲۲۴۸۹۳ ترکی پونڈ کی رقم کو پہونچگیا ہے اور مارچ ۱۸۹۵ء کو ۰۰۰،۳۴۳ پونڈ تک پہونچ جائے گا۔ اب قرضہ کے سود مین ½ فیصدی سالانہ زیادہ دینے کیلئے ۰۰۰،۲۴ ترکی پونڈ خرچ ہوتے ہین پس یہ ادائیگی مارچ ۱۸۹۵ء مین عملمین آنی ممکن ہو جاویگی۔

لیکن اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ وہ فوراً اسی وقت ادا کر دیجاوے۔ ڈگری (فرمان) محرم

کی دسوین اور گیارہوین وضعات کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ شرح سود قانون کی رو سے مقرر ہونی چاہئے کیونکہ اسی لئے توریزروفنڈ قایم کیا گیا تہا۔

ڈگری (فرمان) مذکور کے نافذ کنندگان سود کی شرحونکی کمی بیشی اور اوس مالا نیحل خرابی کی جو اوس سے سکیم بیباقی یا انفکاک کی کاروائی مین پیدا ہوتی پہلے ہی سے نہین جانچ سکتے تھے اور غالباً اسی لیئے اون کا یہ منشا رہا ہے کہ شرح سود جب ایک دفعہ ٹرہا دیجاوے تو وہ ہمیشہ ویسی ہی رہے اور تاکہ کونسل کو ان نتایج کے قایم رکھنے کے وسائل قرار واقعی طور پر بہم پہونچائی جاوین اوسکو ریزروفنڈ قایم کرنے کا اختیار دیا گیا تہا تاکہ وہ حسب ضرورت ایک ششماہی کی خفیف کمیون کو دوسری ششماہی تک پر کرنیکے لیئے اس فنڈ سے روپیہ برآمد کر سکے"

مگر یہ مسٹر ونسنٹ کیلرڈ کی ذاتی رائے ہے لیکن اس رائے مین جیساکہ وہ اپنی رپورٹ کے صفحہ ۱۰ مین لکھتے ہین ساتھ ہی وہ دعوے سے کہتے ہین کہ کسی شبہ کا احتمال نہین ہے۔ آگے چلکر صاحب موصوف لکھتے ہین کہ

"مالی معاملات مین تمام دیگر تجاویز سے یہی پالیسی عمدہ معلوم ہوتی ہے لیکن پہر بہی مین اس امر سے انکار نہین کر سکتا کہ ڈگری کی عبارت سے اون لوگونکی بیشک بظاہر حال تائید ہوتی ہے جو ۴½ فیصدی سود کے فوراً ادا کیئے جانے کے خواہشمند ہین اور اس تائید کو اس امر سے اور بہی تقویت ملجاتی ہے کہ اس مدعا کے لیئے ضروری رقم موجود ہے اور اس امر پر غور کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے کہ کیا یہ شرح سود ہمیشہ کے لیئے قایم رہ سکتی ہے یا نہین"[۵]

سلہ ۵ سنہ ۱۳۱۱ ہجری (مطابق مارچ سنہ ۱۸۹۲ء لغایت فروری سنہ ۱۸۹۳ء) مین قلمرو عثمانیہ سے جسقدر مال باہر گیا یا باہر سے وہان آیا۔ اوس کا نقشہ معہ مداخل محصول نومبر سنہ ۱۸۹۵ء مین شایع ہوا ہے اس مین کوئی شک نہین کہ وہ بہت ہی دیر کے بعد شایع کیا گیا ہے۔ لیکن پہر بہی اوس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہین۔ اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مذکور مین ۲۲۴۶۶۹۸۵ پونڈ ترکی کا مال داخل ہوا جو سنہ ۱۳۱۰ ہجری کی نسبت ۸۶۶۹۵۴ پونڈ ترکی کم ہے اسی لیئے سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین محصول درآمد سے ۱۸۶۴۴۸۸ پونڈ ترکی وصول ہوئے اور سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین ۱۰۰۸۲۷۸ پونڈ ترکی۔ سال زیر ریویو مین ۱۵۵۷۲۰۴۴ پونڈ ترکی کا مال ممالک عثمانیہ سے باہر گیا جو سال ماسبق کی نسبت ۲۰۷۵۸۶ پونڈ زیادہ ہے۔ محصول برآمد سے ۱۴۲۲۶۱۸ پونڈ ترکی حاصل ہوئے بمقابلہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین ۱۴۰۰۵۵۷ پونڈ ترکی وصول ہوئے تھے۔ ان اعداد مین وہ اسلحہ و سامان حرب شامل نہین ہین جو عثمانیہ گورنمنٹ نے ممالک غیر سے خرید اور نہ ہی وہ پارسل جو دول اجنبیہ کے کونسلون اور مشنون کو موصول ہوئے اور نہ ہی وہ اشیا جو گرجون معابد و مدارس کے استعمال کے لیئے منگوائی گیئن زراعتی و صنعتی کلین اور وہ سامان بہی جو پلون۔ ریلون۔ بنادر۔ گودیون اور کارخانون وغیرہ کی تعمیر کے لیئے منگایا گیا شامل نہین کیونکہ یہ سب محصول سے بری ہین۔ اس باب کے خاتمہ پر مین ترکی

برّی فوج

عثمانیہ فوج برّی اپنی موجودہ طرز و ترتیب کی مطابق جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید غازی کی عہد حکومت
مین اوسے حاصل ہوئی ہے ان تین بڑے بڑے حصون مین منقسم ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳ — اور مصری تمسکات اور حصون کی موجودہ قیمت درج کردینی بھی مناسب سمجھتا ہون۔

بتاریخ ۵ فروری سنہ ۱۸۹۶ء — قیمت بازاری فیصدی

	نام قرضہ	
ٹرکی	نیوڈیفنس لون (قرضہ حفاظتی) ※	۱۰۱ ۳/۴
〃	گروپ ۱ سلسلہ الف	۵۸
〃	〃 ۲ 〃 ب	۳۳ ۳/۸
〃	〃 ۳ 〃 ج	۲۱ ۳/۸
〃	〃 ۴ 〃 د	۲۱ ۳/۸
مصر	مجتمع قرضہ سود ۴ فیصدی	۱۰۴ ۱/۸
〃	ترجیحی قرضہ سود ۳ ۱/۲ فیصدی	۱۰۰ ۵/۸
〃	قرضہ سرکاری سود ۴ ۱/۲ فیصدی	۱۰۳ ۳/۴
〃	جدید قرضہ دایرہ سود ۴ فیصدی	۱۰۲ ۳/۴

※ اس تاریخ اٹلی کے تمسکات پانچ فیصدی سود والونکا ۸۴ ۱/۲ تھا اور ۳ فیصدی جرمنی کے ۳ فیصدی سود والون کا ۹۸ ۳/۴ اور ہسپانیہ کے ۴ فیصدی سود والون کا ۶۴ ۱/۲ فرانس کے تین فیصدی سود والون کا ۱۰۱ ۳/۴ یونان کا ۳۰ ۱/۴ ہنگری کے ۴ فیصدی والون کا ۱۰۱ ۷/۸ پرتگال ۴ فیصدی کا ۲۵ ۳/۴ تہا ٹرکی کے اس قرضہ کا سود ۴ فیصدی ہے اس سے معلوم ہوجائیگا کہ ٹرکی کا مالی اعتبار آج کس پایہ کا ہے

توضیحات موسومہ سلسلہ الف تا د کی کمی قیمت کی وجہ یہ ہے کہ انکا سود صرف ۱ فیصدی ہے پس بلحاظ سود انکی قیمت بھی کسی دوسری سلطنت کی تمسکات سے کم نہین ہے سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین مصر کی آمدنی ۱۰۵۶۲۰۰۰ پونڈ مصری اور خرچ ۹۰۵۶۰۰۰ مصری پونڈ ہوا مارچ سنہ ۱۸۹۵ء کو قرضہ کی تعداد ۱۰۵۸۲۰۰۰ پونڈ تھی جسکا سالانہ سود ۳۵۳۱۲۲۸ پونڈ تہا (مصری پونڈ ۲۰ ۱/۲ شلنگ کی برابر ہے) سنہ ۱۸۸۲ء مین نوبیا اور مشرقی سوڈان کے نکل جانے سے جس کا رقبہ ۹ ۱/۲ لاکہہ میل مربع اور آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے مقبوضات خدیو مصر کا رقبہ قریباً ۴ لاکہہ ۹۴ ہزار میل مربع اور آبادی نوے لاکہہ رہگئی ہے۔ اس رقبہ مین سے صرف ۱۰۷۰۰ میل مربع زمین قابل زراعت و زیر کاشت ہے۔ ۱۳۳۶۳ میل مربع دریاؤن شہرون اور مواضعات کی آبادیون اور سڑکون وغیرہ کے نیچے ہے اور باقی رقبہ مین محض ریگستان ہے سنہ ۱۸۹۵ء کے وسط مین ۵۸۰ میل ریلوے جاری تھی اور قصبہ کینہ سے اسوان تک بن رہی ہے جو

(۱) مصافیہ (یعنے فوج حاضر باش) اسکی دو قسمین ہین۔

اوّل۔ نظام (یعنے جو درحقیقت ہر وقت عملی خدمت کیلئے تیار رہتی ہے)

دوم۔ احتیاطیہ (عملی خدمت بجا لانے والی فوج جو غیر محدود رخصت پہ رہتی ہے)

(۲) ردیف یا فوج ریزرو اسکی بھی دو قسمین ہین۔

(۳) مستحفظ یا ٹیری ٹوریل فوج۔

فوجی خدمت کی کل میعاد ۲۰ برس مقرر ہے۔ ایکٹو یعنے مصافیہ فوج کے لیئے چھہ برس جن مین سے چار نظام مین اور دو احتیاطیہ مین بسر ہوتے ہین۔ فوج ریزرو مین آٹھ یعنے ہر دو قسمون مین چار چار برس اور فوج مستحفظ مین چھہ برس۔ فوج مین صرف مسلمان بھرتی کیئے جاتے ہین غیر مسلم رعایا سے جنگی خدمت کے عوض بدل عسکریہ نام ٹیکس لیا جاتا ہے۔ ہر ایک غیر مسلم مذکر رعایائے سلطانی تاریخ پیدایش سے یہ ٹیکس ادا کرتا ہی اسے جماعت وار سرگروہان قوم وصول کرکے سالانہ خزانہ عامرہ مین داخل کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۸۶ء کے جنگی قانون نے سلطنت کے ہر ایک مسلمان پر باستثناء دار الخلافہ کی آبادی کے جو قدیمی مراعات کیوجہ سے آزاد رکھی گئی ہے۔ فوجی خدمت لازمی کردی ہے۔ ایکٹو آرمی مین (۱) دار الخلافہ اور صوبجات کی مسلح فوج سواران پولیس (۲) فوج بیقاعدہ اور (۳) مصر کی کنٹنجنٹ فوج جو جنگ کے وقت خدیو مصر کو بھیجنی پڑتی ہے شامل ہین ہین۔ فوجی خدمت لازمی ہونے کی عمر ۲۰ سالہ سے ۱۲ برس مقرر کیگئی ہے اور ہر سال پچاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار تک نوجوان فوجی خدمت کے لیئے طلب کیئے جانے کے مستوجب ہوتے ہین مگر وہ سارے ہی فوج مین بھرتی نہین کرلیئے جاتے جو شخص بھرتی نہین کیئے جاتے اونکی دو جماعتون مین تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک جماعت کو جس مین برابر فوج کیطرح درجہ بندی ہوتی ہے اور پلٹنین اور کمپنیان بنائی جاتی ہین اُن مقامات کی اہمیت اور قدر و منزلت کے مطابق جن مین اوس جماعت کے آدمی رہتے ہین۔ ہر سال چھہ مہینے سے لیکر نو مہینے تک جنگی قواعد و تعلیم سیکھنی پڑتی ہے اور دوسری کو ہفتہ مین صرف ایک دفعہ یعنے نماز جمعہ کے بعد مشق کرنی پڑتی ہے

جنگ کیوقت فوج کی تیاری حسب ذیل ہوگی:-

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۔ لائین ۱۸۹۶ء مین مکمل ہو جاویگی اس کے تیار ہونے پر اسکندریہ سے لیکر دریائے نیل کی پہلی آبشار تک جسکے کنارے اسوان آباد ہے سات سو میل لمبی ایک سیدھی ریلوے لائین بنجاوے گی مصر کے نیم مختار بننے اور انگریزون کے قابض ہونے کی مفصل تاریخ کتاب عہد حکومت کے متن اور حاشیہ مین مندرج ہے اس وقت ساڑھے چار ہزار کے قریب انگریزی فوج وہان مقیم ہے مصری افواج اور پولیس کی تعداد ۱۰۰۰۱ ہزار ہے +

(الف)۔ ایکٹو آرمی (نظام و احتیاطیہ) ساڑھے تین لاکھہ افسر و سپاہی۔

(ب)۔ ریزرو آرمی (ردیف) ساڑھے چار لاکھہ۔

(ج)۔ ٹیری ٹوریل آرمی (مستحفظ) دو لاکھہ۔

یعنے تقریباً دس لاکھہ نبرد آزما۔ ۱۲۱۵ میدانی توپین اور ۳۳۰ کوہی توپین۔ سلطنت کی تمام جنگی قوت چار آرمی کوروان (حصۂ فوج جس مین دو یا تین دستے ہون) مین تقسیم ہین اور ہر ایک آرمی کور ایک ایک مارشل یا جرنیل حصۂ فوج کے زیر کمان ہی۔ قواعد اور جنگی مشق سے جو امور تعلق رکہتے ہین۔ وہ آرمی کور کے سٹاف کی زیر نگرانی ہین اور انتظامی معاملات آرمی کور کی کونسل سے تعلق رکہتے ہین آرمی کوروان کی تعداد سات ہی۔ اور انکے صدر مقام مندرجہ ذیل شہر ہین:۔

۱۔ قسطنطنیہ۔ اول آرمی کور (امپیریل گارڈ) یعنے شہنشاہ کی اردل یا حفاظت کی فوج۔

۲۔ ایڈریانوپل۔ دوم آرمی کور۔

۳۔ مناسطر (واقع البانیا) سوم کور۔

۴۔ ارزن گیہان (واقع آرمینیا۔ مترجم) چہارم کور۔

۵۔ دمشق پنجم آرمی کور۔

۶۔ بغداد۔ ششم آرمی کور۔

۷۔ یمن (صنعا۔ مترجم) ہفتم آرمی کور۔

ان آرمی کوروان کے علاوہ طرابلس الغرب۔ حجاز (اور جزیرہ کریٹ۔ مترجم) مین بھی علیحدہ علیحدہ دستہ ہائے فوج ہین۔

وزارت صیغہ جنگ یعنی سرعسکر براہ راست سلطان المعظم کے زیر حکم ہے جو بہ نفس نفیس فوج کے سردار اعلے ہین۔ اور گرینڈ کونسل آف وار (دار شوری عسکریہ) اور کونسل آف دی گرینڈ مٹریس آف آرٹیلری (مجلس توپ خانہ عامرہ) کی امداد سے خود اوس کی نگرانی اور انتظام کرتے ہین۔ گرینڈ ماسٹر آف ارٹیلری (افسر اعلے توپخانجات) کو خود خلیفۃ المومنین مقرر فرماتے ہین اور وہ جیساکہ وزارت جنگی کے ماتحت ہی ویسا ہی براہ راست اعلیحضرت کی زیر فرمان ہے۔ مگر اس کے عہدہ کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ تمام انجنیر اور جملہ فوج توپ خانہ اوس کے ماتحت ہین اور جس وجہ سے اوس کی قدر و منزلت تقریباً وزیر جنگ کے مساوی ہے۔

عثمانیہ فوج پیدل ہمیشہ سے اپنی قوت مدافعت اور تیزی حملہ و شدت و عجلت بالمجارحت مین شہرہ آفاق

رہی ہے۔ دشمن پر سنگینون سے حملہ کرنے مین تو عثمانیہ انفنٹری (فوج پیدل) ایک تند و تیز سیل عظیم کے مشابہ ہے جسکی غضبناک تیزی کو صرف وہی فوج روک سکتی ہے جو طاقت مین اس سے بدرجہا زیادہ ہو اور کسی مقام یا مورچہ کی حفاظت کرتے وقت ترکی پیادہ سپاہی ہر وقت اپنی جگہہ پر چٹان کیطرح ثابت قدم ہوتا ہے انفینٹری کا ساز و سامان نہایت ہی سادہ اور علی قسم کا ہے۔ امپیریل گارڈ کی پلٹنون کے سوا جو ذوالعوفی[۵۱] کوٹ اور پتلون پہنتی ہین۔ باقی سب کی وردی سیاہی مائل نیلے رنگ کا کوٹ اور اسی رنگ کی پٹیان اور پتلون ہے۔ سر پر فیض دار کی ٹوپی پہنی جاتی ہے۔

تھوڑی مدت تک تمام فوج پیدل ساڑھے نو ملیمٹر[۵۲] قطر کی نالی والی ماسر ری پیٹنگ[۵۳] رائفلون سے مسلح ہو جاوے گی عثمانیہ گورنمنٹ نے ۱۸۸۷ء مین ہنری مارٹنی اور ریمنگٹن رائفلون کیجگہہ جن سے اس وقت تک عثمانیہ افواج مسلح تھین۔ اس رائفل کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ماسر اینڈ کمپنی کو فوج پیدل کے لیئے پانچ لاکھہ اور فوج سواران کے لیئے باون ہزار ری پیٹنگ رائفلین بہم پہونچانے کا ٹھیکہ دیا جس نے ۱۸۸۸ء مین ان اسلحہ کی پہلی قسط روانہ کی اور اب تقریبًا کل مطلوبہ تعداد گورنمنٹ عثمانیہ کو موصول ہوگئی ہے۔

ترکی فوج سواران کو یوروپین افواج سواران کی نسبت یہ بڑا فایدہ ہے کہ وہ بڑی آسانی سے ان لوگون مین سے بھرتی کیجا سکتی ہے جو پیدایش سے شہسواری کے عادی ہین۔ برعکس اسکی یوروپ کی

---

[۵۱] ذوالعوف الجیریا کے کوہستان جرجیرہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جو پھرتی اور مستعدی مین بے نظیر ہے۔ فرانس نے اس ملک کو فتح کرنے کے بعد اس قبیلہ سے چند پلٹنین تیار کی تھین۔ اور اون کی اپنی پوشاک ہی کو ان کی فوجی وردی رہنے دیا۔ کچھہ عرصہ کے بعد وہ وردی ایسی مقبول ہوئی کہ چند خاص فرانسیسی پلٹنون کی بھی وہی پوشاک وردی بنائی گئی جس کی تقلید مین امریکہ اور یوروپ کی چند سلطنتون نے بھی اپنی اپنی فوجون مین کچھہ پلٹنون کی ویسی ہی وردی کردی۔ اور وردی کے لحاظ سے وہ "ذوآوٗ" یعنے ذوالعوف پلٹنین پکاری جاتی ہین + مترجم۔

[۵۲] ملیمیٹر = ۰٫۳۹۳۷ انچ کے +

[۵۳] ری پیٹنگ یا میگزین رائفل ان بندوقون کو کہتے ہین جن مین متعدد ۵۔ یا زیادہ کارتوس ایک دفعہ بھری جاوین اور وہ ایک ایک کرکے چلائے جاوین یعنے ان مین بار بار کارتوس نہین بھرنا پڑتا۔ کل طاقتون نے عمومًا وہ رائفلین خریدی ہین جن مین پانچ کارتوس ایک دم رکھے جاتے ہین۔ بماہ جنوری ۱۸۹۶ء جس قدر ری پیٹنگ یا میگزین رائفلین ابھی گودام مین رکھی ہوئی تھین وہ بھی عثمانیہ افواج مین تقسیم کردی گئی ہین۔ چونکہ رسالہ ہذا اوس کے

دوسری طاقتون کو بہی اپنی مملکت کے ہر ایک مقام سے رنگروٹ بھرتی کرنے پڑتے ہین جو زیادہ تر تجارت یا مزدوری پیشہ اور دہقانی جماعتون سے اور کمتر ایسی جماعتون سے حاصل ہوتے ہین جن کو سواریکی مشق ہوتی ہے۔ فرانس اور جرمنی کے برخلاف جہان تین برس کی میعاد ہے ترکی سوارون کو چار سال فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے اور اس زیادہ لمبی میعاد ملازمت سے جو فوائد مترتب ہوتے ہین اون کو ہر کوئی بخوبی سمجھہ سکتا ہے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ جدید ضابطۂ قواعد نے گو ان حالتون کو جن کی موجودگی مین کیولری (فوج سواران) کو کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے ترمیم کر دیا ہے تاہم اوس نے کیولری کی وقعت مین کسیطرح سے کوئی کمی نہین کر دی۔ بیشک ری پیٹنگ رائفلون اور دور تک زد کرنے والی توپون کے زمانہ مین کیولری میدان کارزار پر پرانے طریق مین ایک جگہہ جہٹا باندہ کر کھڑی نہین ہو سکتی اور نہ ہی ایک بھاری تعداد مین دشمن پر بڑے بڑے زوردار حملے کر سکتی ہے مگر اس مین کوئی کلام نہین ہے کہ کیولری فوج کی آنکھ بھی ہے اور پردہ بھی ہے جسکی اوٹ مین وہ اپنی حرکات کو چہپاتی ہے اور بنابرین ایک معقول جنگی فوج کے لیئے کثیر کیولری کا ہونا لابدی ہے۔ ترکی کیولری مین پانچ پانچ سکوڈرنون (رسالون) کی ۵۴ رجمٹین ہین۔ یہ تعداد ٹرکی کی جنگی حیثیت کو برقرار رکہنے کے لیئے بادی النظر مین تھوڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر سلطان المعظم کو اپنی جان نثار رعایا کے جوش حب الوطنی کی طفیل ایسا لٹکا ہاتھہ آگیا ہے کہ وہ اپنی فوج سواران کو جنگ کے وقت دوگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہین۔ عثمانیہ کیولری کے اسلحہ خفیف سی خمدار تلوار ہین اور چہوٹی نالی کی رائفلین ہین۔ چند رجمٹون کے پاس نیزے بھی ہین اور ہر ایک امر سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ باقیماندہ رجمٹون مین بھی وہ تقسیم کیئے جاوین گے۔ سوارون کی وردی یہ ہے۔ سیدھا سادہ کوٹ جس مین ٹمنون کی صرف ایک قطار ہے۔ خاکی رنگ کی پتلون اور جرمنی کی ساخت کے بوٹ۔ گہوڑے عموماً ترکی۔ ایرانی نسل کے یا دوغلے عربی ہین۔ اون کے قد چہوٹے جسم نازک اور پتلی ٹانگین ہین۔ مگر وہ نہ صرف چست و چالاک اور جفاکش ہی ہین بلکہ نہایت ذہین و بیحد اصیل بھی ہین۔

میدانی توپخانہ مین چھہ چھہ توپون کی ۲۰۲ باٹریان اور کوہی آرٹیلری مین بھی چھہ چھہ توپونکی ۵ باٹریان ہین۔ میدانی یا قلعون کے توپخانے بمعہ توپون اور جمیع لوازمات کے مقام ایسن (واقع پرشیا) کے کارخانجات کرپ سے آتے ہین۔ مگر انہی نمونون کی چند توپین قسطنطنیہ کی توپخانہ عامرہ سے بھی تیار ہوئی ہین۔ کوہی باٹریان ایسی عجیب وغریب صناعی اور ساخت کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ مصنف نے ۱۸۹۵ء کے شروع مین لکہا تہا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۔ اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت سے بعد جو مزید حالات اسبارہ مین معلوم ہوئے ہین اون کو ناظرین کی آگاہی کے لیئے اخبار وکیل امرتسر سے یہان بجنسہ درج کر دیا جاوے :۔

(منقول از وکیل ۳ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

ترکی افواج ۔ افواج روم کے متعلق اکثر اخبارات مین آجکل عجیب وغریب رپوٹین مشتہر ہو رہی ہین ۔ اور خاصکر ہمارے مکرم معظم مرزا حیرت صاحب نے صرف آبنائی ڈارڈنیلز پر ۷۰ لاکھ ترکی افواج کی موجودگی بحوالہ انسائیکلو پیڈیا (یہ نہین بتایا کونسا؟) ظاہر کی ہے اس لیئے سب سے پہلے ہم یہ بتا کر کہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا مین (جو سب سے مستند و معتبر انسائیکلو پیڈیا ہے) تمام کی جملہ ترکی افواج کی تعداد دس لاکھ لکھی ہوئی ہے ۔ ولایت کے ایک نہایت ہی معتبر پرچہ سے عثمانیہ افواج کی تعداد ملاحظہ ناظرین کیلیئے درج کرتے ہین جس سے افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے قول کی تصدیق نہین ہوگی ۔ مگر خداوند کریم کی بارگاہ مین ہم دل سے دعا کرتے ہین کہ وہ سلطنت علیہ عثمانیہ کو وہی طاقت و عظمت عطا فرمائے جسے ہمارے مکرم دوست جوش ہمدردی اور فرط محبت قوم ہونیکی وجہ سے اس وقت فی الواقعہ موجود سمجھ رہے ہین ۔ اور مرزا صاحب در کل دنیائے اہل اسلام کی دلی آرزو کو اونکی اسلامی سلطنت کی نسبت وہ جوش مضبوط کرنیسے پورا کرے لیکن سر دست ہم مرزا صاحب یا نیز دیگر مسلمان بھائیون کو خوش کرنیکے لیئے حق الامر کو چھپانا نہین چاہتے ۔ اس سے کوئی حصہ یہ نتیجہ نہ نکالین کہ سلطنت عثمانیہ فوجی طاقت کے لحاظ سے کمزور ہے اور مرزا صاحب اسکی کمزوری کو چھپا رہے ہین ۔ نہین یہ بات نہین جنگی طاقت اس وقت بھی ترکونکی کچھہ کم نہین ۔ اور جیسا کہ مرزا صاحب اپنے کسی مضمون مین تحریر فرمایا ہے وہ سلطنت روس کی دنیا کی اور جس طاقت کا نام لو اوس کو بھی جنگ مین مغلوب کرنیکے لیئے کافی ہین ۔ اور اعلیحضرت امیر المومنین کی ظل عاطفت مین بعد جنگ کے بعد دوسرے صیغونکی طرح اسمین بھی وہ نمونے حیرت انگیز ترقی کی اور کر رہے ہین اصل بحث صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب اونکی موجودہ قوت کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اور بہادوں میسر ہوتی ہین ۔ ورنہ کون نہین جانتا کہ سلطان المعظم کی عمر مین خداوند کریم نے برکت دی اور وہ بیرونی حملون اور اندرونی ... سے بچے رہے تو اور دس پندرہ برس مین ۷۰ لاکھہ تو اعداد فوج در دانیال پر تو نہین لیکن کل قلمرو عثمانیہ مین ضرور موجود ہو جاوینگی ... کہ تب تک سلطنت عثمانیہ کے کل مسلمان مرد جدید فوجی قانون کی تفصیل ... اور فنون جنگ سے پورے ماہر ہو جاوینگے ۔ اسوقت تو کل مسلم ذکور کی تعداد بھی جنکی عمر ۲۰ ۔ اور ۵۰ برس کے درمیان ہو مشکل سے پچاس لاکھ کے قریب ہے ۔ اس تمہید ہی بحث کے بعد ہم اخبار مذکور کا اقتباس درج کرتے ہین :۔

دو سلطنت عثمانیہ کی بری افواج کی تعداد جو جنگ مین شامل ہو سکتی ہے تقریباً ساڑھے سات لاکھ ہے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے فوج پیدل کی ۴۸ ہ پلٹنون مین تقریباً ۳۸۵۰۰۰ ۔ ایڈیٹر، فوج سوارون کے ۲۰۲ دستون مین ایداز پچاس ہزار (۵۴۳۰۰ ۔ ایڈیٹر) فوج توپخانہ فوج سوارون کے برابر ہے (۵۴۷۲۰ ۔ ایڈیٹر) اور توپون کی تعداد تقریباً ۱۴۰۰ ہے (۱۳۵۶ ۔ ایڈیٹر) ۴۰۰ ۔ انجنیئر ہین جنکی ۳۹ کمپنیان ہین ان مین سے چار تلغراف کمپنیان ہین اور چار تارپیڈو کمپنیان ۔ ان تمام فوجون مین تقریباً ترک ہی بھرتی ہین ۔ خانہ بدوش عرب اور کرد عموماً جنگی خدمت سے پہلو تہی کرتے ہین (بقول مضمون نگار گویہ دونون قومین باقاعدہ فوج نظام مین بھرتی ہونے سے گریز کرتی ہون مگر ... مجمل طور پر بیان کرنیکی جیسا کہ اوس نے کیا ہے بالتفصیل یہ بتا دینا چاہیئے تہا کہ سلطان المعظم نے ان دونون قومون سے ... کی حمیدیہ یعنی ملیشیا فوج سواران کی ایک سو پلٹن تیار کرنیکی تجویز کی ہوئی ہے جنمین سے ... مکمل ہو چکی ہین اور ... ہزار ہے ۔ ایڈیٹر) ...

حاضر اکر برابر قواعد سیکھتے ہین - اور عربون کے رسالے بھی برابر تیار ہو رہے ہین - یہ فوج ملیشیا تعداد مندرجہ بالا مین شامل نہین اور نہ ہی قلعون کے توپخانے اور توپچی مندرجہ بالا شمار مین شامل ہین - انکی ۱۲۲ کمپنیان ہین جن مین تقریباً ۱۱سو توپین ہین - اڈیٹر وکیل ، عیسائی بھرتی نہین کیے جاتے اون سے جنگی خدمت کے عوض ایک ٹیکس (۵۰ پونڈ کا) وصول ہوتا ہے - جدید قانون کی رو سے کل مسلمانون پر بیس برس کی عمر مین جنگی خدمت لازمی ہے - اور وہ چالیس برس کی عمر تک داخل افواج قاہرہ رہتے ہین - پہلے چھہ برس فوج نظام مین - دوسرے آٹھہ برس فوج ردیف مین اور پچھلے چھہ برس فوج تحفیظ مین جو سوائے جنگ کے اپنے ضلع سے باہر طلب نہین کیجا سکتی - چھہ لاکھہ فوج پیدل مندرجہ بالا سے نصف کے قریب فوج ردیف مین ہے - مگر ردیف کو امن کی حالت مین بھی اکثر طلب کر لیا جاتا ہے اور انکو ضلاع سکونتی سے دیگر ضلاع مین بھیجا جاتا ہے (جیسے یہ آرمینیا کا فساد فرو کرنے کے لیے طلب کیگئین - اڈیٹر) پیدل فوج نظام مارٹینی پی باڈی رائفل اور چودھارے سنگینون سے مسلح کیگئی ہے - مگر اب اسکے پاس میگزین رائفلون کا کافی ذخیرہ ہے - مگر فوج ردیف میدان جنگ مین غالباً سابق الذکر رائفلون سے مسلح ہو کر شامل ہوگی - لڑائی کے وقت ہر ایک سپاہی کافی گولی بارود اپنے پاس رکھتا ہے - اور گاہ گاہ ایک سپاہی کے پاس اڑہائی اڑہائی سو کارتوس ہوتے ہین - ہر ایک سوار کے پاس کاربین (چھوٹی نالی کی بندوق) ریوالور اور تلوار ہے اور چند رجمنٹون کے سوار نیزون سے بھی مسلح ہین - میدانی اور رسالے توپخانہ مین کل کی کل توپین کرپ قسم کی ہین جن مین سے اکثر نئی طرز کی ہین - اور کوہی باٹریون مین کچھہ کرپ قسم کی ہین اور کچھہ وہائیٹ ورتھہ قسم کی - یہ عظیم الشان فوج کل سلطنت عثمانیہ مین پھیلی ہوئی ہے - اور چھہ فوجی اضلاع پر منقسم ہے جن کو اردو کہتے ہین پہلے اردو کا صدر مقام قسطنطنیہ ہے - دوسرے کا اڈریانوپل - تیسرے کا مناستر - چوتھے کا ارزن گیہان - پانچوین کا دمشق چھٹے کا بغداد - اور ایک ساتوان اردو بھی ہے جس کا صدر مقام صنعاد (یمن) ہے - مگر اوسمین سپاہی دیگر ضلاع سے بھرتی کیئے جاتے ہین - اور ماسوا ازین ٹرپولی اور کریٹ مین بھی فوج مقیم ہے اور فوجکی ان محارب اقسام کے سوا اور بھی کئی شاخین ہین جنمین سے ملیشیا فوج عساکر حمیدیہ کا مختصر اشارہ ہم اوپر کر چکے ہین - (اڈیٹر) ہر ایک اردو مین جو دو دو ڈویژنون کا ایک ایک آرمی کور ہے خود اپنا کمسریٹ سٹاف اور سامان بار برداری (گھوڑے چھکڑے وغیرہ) رکھتا ہے میڈیکل ڈپارٹمنٹ مین سرجن اور اپاتھیکری بکفایت موجود ہین - اور ہر ایک آرمی کور مین چھہ چھہ جرنیلون اور دیگر افسرون کا معہ ایڈی کانگون و دیگر متعلقین کے اپنا اپنا سٹاف ہے - اجتماع فوجکا انتظام اور طریقہ بالکل مکمل ہو چکا ہے اور ایک سند مین اسلحہ اور وردیونکا نہایت کافی ذخیرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے اور اگرچہ کل سلطنت مین عموماً اور ایشیائی حصص مین بالخصوص آمد و رفت کے رستے عمدہ نہین ہین مگر پھر بھی یہ عام یقین ہے کہ کل فوج چند ہی ہفتون مین جہان ضرورت ہو جنگ کیواسطے بہمہ وجوہ تیار اکٹھی کیجا سکتی ہے ؏

بحری فوجکا اخبار مذکور کے مضمون نگار نے کوئی ذکر نہین کیا - اس لیئے ہم مجملاً یہان بتا دینا مناسب سمجھتے ہین - عثمانیہ بحری فوج مین اختتام جنگ کے بعد ۱۸۷۸ء مین پندرہ بڑے آہن پوش ۱۰ چھوٹے آہن پوش جہاز اور ۵۴ سٹیمر تھے اور ۲۰ ہزار ملاحین اور تین ہزار بحری سپاہی تھے - اب آجکل ۱۸ بڑے آہن پوش اور ۱۴ چھوٹے آہن پوش ۷ سٹیمر اور ۵ تارپیڈو کی کشتیان ہین اور بحالت امن ۱۰۰۰۵ بحری سپاہی متعین رہتے ہین - یہ تعداد جنگ کیوقت بحری افواج ردیف کے شامل کرنیسے پچاس ہزار کے قریب پہونچ جاتی ہے - بحری نوکری مین سپاہی کو آٹھہ برس ایکٹو ملازمت کرنیکے بعد ردیف مین بھیجا جاتا ہے - پچھلے سال سرکاری کارخانہ میر بحری مین عام جنگی خدمت کے لیے چار آہن پوش جہازات ۱۵ عبد القادر

۱۵ اس جہاز کی طاقت اور وزن وغیرہ کا اندراج جدول آہن پوشان مین ہو چکا ہے ؏

خداوندگار - رماف اور عمدۃ البحر - اور خاص بحیرہ قلزم کے لیئے چھ اگبنوٹ کسکاف بیتق شدی - نصر حضرا - بارک ظفر - اور پلنگ دریا ساور ایک تفریحی کشتی خاص سلطان المعظم کے لیئے موسومہ شرفیہ[1] تیار ہوئی - اور علاوہ ان کے اس مدکے سرکاری کارخانہ مین ایک سوداگری کمپنی کے لیئے چار جہاز دخانی تیار ہوئے - اس ایک برس کی کارگذاری سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ گو اس شاخ مین بڑی دھیمی چال سے ترقی ہو رہی ہے مگر سلطان المعظم اس کیطرف سے غافل نہین ہین ۔

(منقول از اخبار وکیل مطبوعہ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۹۶ء)

سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت

مسئلہ آرمینیا کے زیادہ طول پکڑ جانیکی وجہ سے پہلے دونون یعنی منازعات ونیزولا وغیرہ کے چھڑنے سے کچھہ عرصہ پہلے انگلستان اور ترکی مین جنگ ہو جانیکا عام اندیشہ پیدا ہو گیا تھا - اور پبلک کل یورپ مین سلطنتون خصوصا سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت معلوم کرنے کی بہت کچھہ مشتاق ہو رہی تہی - چنانچہ لنڈن کے ایک مشہور و معروف پرچہ گلوب نے دول یورپ کی افواج پر سلسلہ وار علیحدہ علیحدہ مضمون لکھے جن مین سے ترکی افواج کے متعلق ہم اپنے کسی پرچہ مین اقتباس کر چکے ہین - ہمارہ مین صرف ہی اخبار کی تحریر وان پر ہی اکتفا نہین کیا گیا بلکہ شاہی توپخانہ کے کپتان سی - ای کالڈویل صاحب نے بہی گورنمنٹ اور پبلک کی آگاہی کیلئے سرکاری محکمہ خبر رسانی مین ترکی افواج پر ایک رسالہ بڑی تحقیق و تدقیق سے تیار کیا ہے جس کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام جنگی خدمت لیئے جانیکا قاعدہ ترکی مین ۱۸۸۶ء سے جاری ہوا ہے - سلطنت عثمانیہ چھ جنگی اضلاع پر (باستثنا جنگی اضلاع مین طرابلس غربی و کریٹ) منقسم ہے جن مین سے ہر ایک مین ایک ایک آرمی کور (حصہ فوج) فوج نظام کا اور دو دو آرمی کور فوج ردیف کی ہین - ان آرمی کور ونکے علاوہ ایسے جوانونکی تعداد بھی بہت ہے جنکی عمر ابہی چالیس سال سے کم ہے مگر فوج نظام و ردیف مین اپنی میعاد پوری کر چکے ہین اور جنگ کیوقت پھر طلب کیئے جا سکتے ہین ان آزمودہ کار جوانونکی تعداد ہر ایک جنگی ضلع مین اڑہائی لاکھہ سے پانچ لاکھہ تک ہے جو سب کے سب ابہی عین شباب کے عالم مین ہین - حالانکہ بہت سے علاقے اور جماعتین بہی فوجی خدمت سے بری رکھی گئی ہین - فوج کیلئے گویا دراصل نصف حصہ آبادی سے رنگروٹ بہرتی کیئے جاتے ہین قسطنطنیہ - بیرا - سقوطرا کے مسلمان باشندے اور مشرقی ایشیاء کے کرد فوجی خدمت سے سبکدوش ہین اور اسیطرح سے عرب مع الجزائر - البانیا اور طرابلس کے مسلمان بھی فوج مین شریک نہین ہوتے - تمام عیسائی پہلے ہی سے فوجی ملازمت سے آزاد ہین اور اسکے عیوض ۳½ شلنگ (۳½ روپیہ) سالانہ کے قریب ٹکس ادا کرتے ہین - اس ٹکس یعنے بدل عسکریہ سے تمام عورتین اور ۲۰ برس سے کم اور ۶۰ برس سے زائد عمر کے مرد مستثنی ہین - گویا ہر ایک عیسائی مرد کو جو ۴۰ برس سے زیادہ عمر تک زندہ رہے صرف ۲۰×۳½ = ۷۰ روپیہ اپنی تمام عمر مین ادا کرنے پڑتے ہین لیکن اب سے چند برس پہلے اگر کوئی مسلمان فوج نظام کی پنجسالہ خدمت سے بھی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو اسے یکمشت ۹۰ پونڈ (۱۸۰۰ روپیہ) اور اسکے بعد اگر فوج ردیف اور ملیشیا کی پندرہ سالہ خدمت سے بھی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو اور ۱۵۰ (۳۰۰۰ روپیہ) یعنے جملہ بیس سال کی فوجی خدمت کے بدل مین ۴۹۰۰ روپیہ ادا کرنے پڑتے تہے جائے غور ہے کہان ۷۰ روپیہ اور کہان پونے پانچہزار روپیہ - ناظرین حیران ہونگے کہ عیسائیونکے ساتھہ باوجود اس قسم کی رعایتون اور نیک سلوکون کے کیئے جانے کے بعض بیشرم اور متعصبین کس منہ سے ترکی گورنمنٹ کو کمینونکی طرح سے گالیان دیتے اور طعن کرتے ہین - ترکی کے مسلمانونکو دیکھو کہ ۱۸۸۶ء سے موجودہ سلطان نے انکے لیئے جنگی خدمت قطعاً لازمی کردی ہے جس سے وہ کسی بدل پر بھی آزادی حاصل نہین کر سکتے اور اونکو بہر کیف اپنی گورنمنٹ اور ملک کیلئے اپنے خون اور جسم اس ٹکس مین

[1] یہ کشتی ۲۵ اپریل ۱۸۹۵ء کو سمندر مین اتاری گئی - یہ خاص اعلیحضرت کے استعمال کیلئے بنائی گئی ہے اسکا طول ۵۰ فیٹ عرض درمیانی ۱۳ فیٹ وزن ۵۵ ٹن طاقت ہپی ۴۰ - اور رفتار ۱۳ میل فی گھنٹہ ہے ۔

دینے پڑتے ہین بخلاف اسکے یہ عیسائی کافران نعمت ہین کہ صرف ۱/۲ روپیہ سال دیکر نہایت بیفکری اور امن چین سے تجارت بیوپار محنت مزدوری کھیتی باڑی کرتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین کہ تمھارے منھہ مین کے دانت ہین - ہر مسلمان پر اسکی عمر کا اکیسوان سال شروع ہوتے ہی فوجی ملازمت لازمی ہوجاتی ہے جسکے لیے وہ چھہ برس فوج نظام مین رہتا ہے آٹھ برس ردیف مین اور باقی چھہ برس فوج مستحفظہ مین - ہر ایک آرمی کور مین چھہ رجمنٹین سوارونکی ۱۴ بٹالین فوج پیدل کی اٹھارہ توپین پیسی توپخانہ کی اور ۲۷ توپین میدانی توپخانہ کی ہوتی ہین مقدونیا کی آرمی کور مین (جسکا صدر مقام مناستر ہے) دوسرے اضلاع کی آرمی کورونکی نسبت ایک رجمنٹ فوج سواران ۱۰ رجمنٹ فوج پیدل ۳۰ باتریان میدانی توپخانہ کی اور ۴۴ باتریان کوہی توپخانہ کی زیادہ ہین یہ سپاہ پہلی تیسری اور ساتوین آرمی کور ہین سے حاصل کیگئی ہے ہر ایک آرمی کور کی ساتھہ فوج توپخانہ کا جو حصہ ہے اسمین تیس باتریان یعنی ۱۸۰ توپین میدانی اور سپی توپخانونکی اور چھہ باتریان یعنی ۳۶ توپین کوہی توپخانہ کی ہین جو سب کے قسم کی ہین اسپی توپخانون مین ۹۹۳ ۲/۲ انچ قطر کی میدانی توپخانون مین ۴۴ ۳/۳ انچ قطر کی توپین ہین اور کوہی توپخانہ مین ۷۵ ۲/۲ انچ قطر کی توپین ہین میدانی جلد جلد چلنے والی سیکسم نارڈن فلٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ مین ایزاد کیگئی ہین - ہر ایک رجمنٹ سواران مین ۵ سکواڈرن اور ہر ایک سکواڈرن مین ۵ افسر ۴۴ نن کمیشنڈ افسر ۱۱۲ سوار اور ۷ ابگچی نعلبند وغیرہ ہین یعنی پوری رجمنٹ مین ۲۰ افسر اور سوار اور ۵۶۰ زین بند اسپ اور ۴۰ بارکش گھوڑے ہین یہ سب عمدہ مانسری ٹپنگ کاربین تلوار اور ریوالور سے مسلح ہین اور ہر ایک ڈویژن اور ہر ایک ڈویژن آف کیولری (حصہ فوج سواران) مین ایک ایک رجمنٹ نیزون سے بھی مسلح ہے - نظام فوج پیدل مین ۲۸۴ بٹالین ہین جنمین دو بٹالین النبی ذوالعزونکی - دو عربی ذوالعرفونکی تین آگ بجھانے والونکی پندرہ نشانہ بازونکی اور ایک سرحد مانٹی نیگرو کے سپاہیونکی بھی شامل ہین - ہر ایک بٹالین مین چار کمپنیان اور چھہ سو سے لیکر آٹھہ سو تک سپاہی ہین - چار بٹالینونکی ایک رجمنٹ ہوتی ہے جس مین بٹالینی کمانیرون اور اون کے اسٹافون کے ایک کرنیل - ایک لفٹنٹ کرنیل اور ایک ایجوٹینٹ میجر ہوتا ہے - فوج پیدل مانسری ٹپنگ رائیفلون سے جن کا قطر ۰/۳ انچ ہے مسلح ہے - اور جن مین سخت فولاد سے منڈھی ہوئی سیسہ کی گولیان بھری جاتی ہین اور رومی کا بے دود بارود استعمال کیا جاتا ہے سنگین وہی پرانی طرز کا تلوار کی شکل کا ہے جسکا طول ۱/۲ ۱۸ انچ ہے - اور جس سے ۱۸۷۷ء کی جنگ مین ترکون نے ہزارون روسیون کو ڈھیر کیا تھا - ترکی افسرون کو اعلی تعلیم ملتی ہے جو لڑکے سپاہی پیشہ بننا چاہتے ہین انکی ابتدائی تعلیم کیلیے سلطنت کے مختلف حصون مین ۲۸ پری پیریٹری سکول (اعلی تعلیم کیلیے تیار کرنیوالی مدارس) موجود ہین جنمین لڑکون کو ۱۴ برس کی عمر تک مفت تعلیم دیجاتی ہے اور بعد ازان وہ جنگی کالجون مین جنکی تعداد ۹ ہے داخل ہوتے ہین - اور سترہ برس کی عمر تک وہان تعلیم پاکر فوج پیدل یا فوج سواران کے مدارس مین یا اوس مدرسہ مین جو سائنٹفک کور (عالمانہ فوجی جماعت) کیلیے مخصوص ہے داخل ہوجاتے ہین ان سکولون مین ۴ سو اور ۵ سو کے درمیان سب آلٹرن (لفٹنٹ سے چھوٹا عہدہ دار) سالانہ افواج پیدل و سواران مین بھرتی کیے جاتے ہین - اور ایک سو فوج توپ خانہ مین - ان مدارس مین جرمنی یا روسی زبان لازمی ہے اور کئی سب آلٹرن آخری امتحان پاس کرنے پر جنگی تعلیم کی تکمیل کیلیے جرمنی فوج مین بھیجدیے جاتے ہین -

ترکی فوج سواران یوروپ کی تمام دوسری سلطنتونکی افواج سواران پر سپاہیون اور گھوڑون دونون کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت رکھتی ہے - اور اگرچہ فوج نظام مین کیولری کی تعداد چندان زیادہ نہین مگر سلطان روم نے کردون اور عربون کو عساکر حمیدیہ نام ملیشیا فوج سواران مین بھرتی کر لینے سے اسکی تعداد کو تگنا چوگنا کردیا ہے ◆

باعث واقعی خاص تذکرہ کے مستحق ہین۔ توپ۔گاڑی اور پہیون وغیرہ کا ڈھانچ اور گولہ بارود چار چرخ اوٹھاتی ہین اور ان پر سے آتارنے اور توپ کو پہر درست کرنے مین دو منٹ بھی نہین صرف ہوتے ہین۔ توپ خانہ کی وردی یہ ہے سیاہی مایل نیلے رنگ کا چغہ جس مین سیاہ بٹن لگے ہوئے ہین خاکی رنگ کی پتلون اور بوٹ۔

کیولری (فوج سواران) اور آرٹیلری (فوج توپ خانہ) انفنٹری (فوج پیدل) کیطرح فیض نہین پہنتین۔ بلکہ سیاہ بالون کی قلپاق پہنتی ہین جو اس ٹوپی کی مانند ہے جو ۱۸۷۰ء سے پہلے فرانس شاسیر (سواران سبک سیر) اور ہزار (سوار) پہنتے تھے۔ جماعت افسران ماتحت افسرون اور تمبر خانہ اور پنکالڈی کے مدارس حربیہ کے طالب علمون سے بھرتی کیجاتی ہے۔ تمبر خانہ کا مدرسہ توپ خانہ کے لئے ہے اور دوسرے مقام کا انفنٹری۔ کیولری اور سٹاف کیلئے۔

پچھلی جنگ تک ٹرکی مین کوئی جنرل سٹاف (زمرہ عہدہ داران جنگی) موجود نہین تھا اور واقعی اوسکی عدم موجودگی کو بھی جنگ مذکور کے افسوسناک نتیجہ کی ایک حدتک وجہ قرار دے سکتے ہین۔ مگر خداوند کریم سلطان عبد الحمید کا بھلا کرے اونکی توجہ سے یہ کمی پوری ہوگئی ہے۔ ۱۸۷۸ء سے مدرسہ پنکالڈی مین افسران سٹاف تیار کرنے کیلئے ایک جماعت کھولدیگئی ہے جو جرمن وار اکیڈیمی (جرمن کا مدرسہ حربیہ) اور فرانس سوپیریٔر وار کالج (اعلے جنگی کالج) کے ہم پلہ ہے۔

آرٹیلری اور انجینرنگ سکول مین طالب علم پندرہ برس کی عمر مین داخل ہوکر چار برس ابتدائی درجہ مین۔ اور دو برس اعلے درجہ مین تعلیم پاتے ہین۔ جس کے بعد ان کو سب آلٹرن کا رتبہ ملجاتا ہے۔ اور انتہائی تعلیم پر ایک برس اور خرچ کرنے سے وہ لفٹنٹ ہوکر کالج سے باہر نکلتے ہین۔

مدرسہ پنکالڈی مین طلبا تین برس پڑہنے کے بعد انڈر لفٹنٹ (نایب لفٹنٹ) کا عہدہ پاکر باہر نکلتے ہین۔ لیکن سب سے اچھے اور لایق طالب علم جو زمرہ افسران سٹاف کیلئے موزون ہوتے ہین کالج مین اور تین برس ٹھہرتے ہین جنکے بعد وہ کپتان ہوکر تعلیم سے فارغ ہوجاتے ہین۔

ان دونون عظیم الشان کالجون کی ترکیب و ترتیب ایسی کامل ہے کہ کتابی اور عملی تعلیم اور مشق و قواعد کے متعلق کسی بات کی کسر باقی نہین رہ جاتی۔ اور مزید برآن غیر زبانون کے سکہلانے مین ان کالجون مین اسقدر کوشش کیجاتی ہے کہ دوسرے ملکون کے کالج اسبارہ مین ان کا بالکل مقابلہ نہین کرسکتے۔

تھمبرخانہ اور نیکالڈی کے مدارس کے ماتحت ایڈریانوپل - مناسطر - بروصہ - ارض روم - دمشق - بغداد اور باسفورس کے ایشیائی ساحل پر مضافات قسطنطنیہ مین ابتدائی مکاتب حربیہ موجود ہین جن مین سے موخرالذکر ایک بریگیڈیر جنرل کے اور باقی لفٹننٹ کرنیلون یا صدر افسران پلاٹن کے زیر نگرانی ہین انہین طلبا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے اور تین برس وہان تعلیم پاتے ہین +

بحری فوج

اگرچہ عثمانیہ بحری طاقت نے ۱۸۷۷ء کی جنگ مین نہایت ہی قابل داد و تحسین کارروائی کی تھی لیکن پھر بھی جنگ مذکور کے بر در نتیجہ نے اوس مین کسیقدر ابتری ڈالدی تھی اور جیسی کہ بری فوج از سرنو درستی کی محتاج ہوگئی تھی ویسے ہی اوس کی درستی بھی ضروری ہوگئی تھی - یہ درستی سلطان المعظم[1] کی اس دوراندیشی اور استقلال سے جنکو وہ اپنی تمام اصلاحی تجاویز کو تکمیل تک پہونچانے کیلیے کام مین لاتے ہین اب مکمل ہوگئی ہے اور اوس کو زیر عمل لانے کی تفصیلی سکیم مین صرف آخری تکمیل کانٹے جڑنے باقی رہ گئے ہین جو اصلی تجاویز کے صرف معمولی امدادی مدارج ہین ۱۸۹۴ء کے پچھلے سرکاری نقشہ کے مطابق عثمانیہ بحری طاقت مین آج مندرجہ ذیل جہازات ہین:-

آہن پوش سات فرائیگیٹ جہاز تین شاہنشاہی یاٹ تفریحی جہاز تین پان ٹون جہاز اور

---

[1] سلطان المعظم کی بحری فوج کا کچھ بیان ضمناً صفحہ ۱۹ کے نوٹ مین ہوچکا ہے جس مین ان جہازات کے نام بھی بتادیے گئے ہین جو ۱۸۹۲ء مین ترکی کے کارخانون مین تیار ہوے تھے ۱۸۹۰ء مین ترکی کارخانہ میر بحری نے علاوہ اون چند کشتیون کے جو وزن مین ایک ایک سو ٹن سے کم تہین - چار تجارتی چھوٹے چھوٹے جہاز تیار کیے جن سب کا مع ۱۵ ٹن وزن تھا - اور چھ جنگی جہاز تیار کیے جن کا مجموعی وزن ۳۰۰۰ ٹن ہے - خلیفۃ المومنین پر مخالفین اکثر یہ اعتراض .... کرتے ہین (ایک سب سے بڑے معترض مسٹر سٹیڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز کے مضمون کا ترجمہ بجنسہ اخیر پر بطور ضمیمہ بڑھا دیا گیا ہے) کہ اونہون نے عثمانیہ بحری طاقت کو بڑھانے کیطرف کوئی توجہ نہین کی بلکہ جو آہن پوش جہاز پہلے ہی سے موجود ہین اون کو بھی عدم استعمال اور بے توجہی سے بیکار یا قریباً بیکار کردیا ہے اور اسکی وجہ وہ یہ بتاتے ہین کہ جب سے سلطان عبدالعزیز مرحوم اور سلطان مراد کے معزول کرنے مین بیڑہ جہازات سے شاہان مذکور کو ڈرانے کا کام لیا گیا تھا تب ہی سے وہ اوسکی طرف سے بدگمان ہوگئے ہین اور نہین چاہتے کہ اس آقاکش بیڑے کو جو سلطان مرحوم کے دہمکانے کیلیے اون کے محل پر گولہ باری کرنے کو باسفرس مین اکٹھا ہوا تھا کوئی رونق یا تقویت دین - مگر یہ سب ناقص دلیلین محض اون کے اپنے دماغون کا اختراع ہین -

اکیس تارپیڈو کی کشتیان (یہ تعداد واقعی دگنی ہوگئی ہے) اور نارڈن فلٹ طرز کی دو سطح آب کے نیچے چلنی والی کشتیان - ان سب کا مجموعی وزن ۶۶۹۹۷ ٹن اور مجموعی اسپی طاقت ۳۹۹۴۶ ہے اور ان پر ۶۰۳ کرپ - آرمسٹرانگ اور نارڈن فلٹ قسم کی توپین چڑہی ہوئی ہین - اور ۵۴۲۰ آدمی اور ۵۰۵ افسر ان پر مامور ہین چوبی جہاز اور سمیٹر تین فرانگیٹ جہاز - سات کاروٹ قسم کے جہاز - بارہ مسلح

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۰ - برخلاف اس کے نہ صرف پرانے جہاز ہی عمدہ حالت مین رکہے ہوئے ہین - بلکہ وہ اپنے دوران حکومت مین حمیدیہ اور عبد المجید نامی کلان آہن پوش جہازات جنگی بیڑہ مین شامل کر چکے ہین -

اصل بات یہ ہے کہ بحری طاقت کو آہن پوشون سے بڑہانا زر خطیر کا صرف چاہتا ہے - ایک ایک آئرن کلیڈ پر دو ڈہائی کروڑ روپیہ صرف پڑتا ہے اور ٹرکی کی مالی حالت ایسے خرچون کو ابہی برداشت نہین کرسکتی - علاوہ برین بڑے بڑے آہن پوشون کی صرف اوسی سلطنت کو ضرورت ہوتی ہے جو کالونیل (ایسے دور دراز مقبوضات رکہنے والی جہان براہ سمندر جانا پڑے) کالونائیزنگ (موصوف بصفت بالا مقبوضات اور نو آبادیان حاصل کرنے والی) یا تجارتی سلطنت ہو - تاکہ وہ ان مقبوضات یا اپنے تجارتی جہازات کو دشمنون کی دستبرد سے بچا سکے برعکس اس کے ایسی سلطنت کو جس کے نہ ایسے مقبوضات ہون اور جو نہ خود ہی ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوسے دشمنون کے بحری حملے کا اندیشہ ہو - بحری طاقت رکہنے کی ضرورت ہے اور نہ وہ عملداری ساحل کی عدم موجودگی کے باعث اوسے قایم کرسکتی ہے - اس قسم کی سلطنتین بہت ہی کم ہین - مگر ہین ضرور - جیسے افغانستان - سوٹزرلینڈ - حبش - ٹرنسوال وغیرہ - لیکن ان دونون قسمون کے ماسوا چند ایسی سلطنتین بھی ہین جن کے ماتحت مقبوضات بعیدہ تو نہین - مگر اون کے کسی نہ کسی جانب سمندر موجود ہے اور اس کے راستہ اون کے سواحل پر دشمن حملہ کرسکتا ہے - اس لیے ان کو اپنی سواحل کی حفاظت لازمی ہے اس غرض کے لیے بڑے بڑے آہن پوشون کی احتیاج نہین ہے -

سب سے بڑہ کر خشکی پر اون وسایل کی موجودگی کی ضرورت ہے - مثلاً ریلوے اور عمدہ سڑکین - جو فوج کو اندرون ملک فوراً دشمن کے ساحل پر اپنی فوج کے اتارنے کو روکنے کے لیے مقام مطلوبہ تک پہونچا سکین - اور ثانیاً بنادر کی مورچہ بندی اور قلعہ بندی کی ضرورت ہے - ثالثاً تارپیڈون سے کنارہ ساحل اندر بندرگاہون کے ناکون کو محفوظ کردینا - اور رابعاً حفظ ماتقدم اور دشمن کی حرکات وسکنات کو دیکہتے بہالتے یا اپنی ساحلی تجارت کو بحری قزاقون سے بچانے کے لیے چہوٹے چہوٹے مگر تیز رو جہازون کا ہونا لازمی ہے - یہ چیزین تو ایسی ہین کہ ان کے بغیر کوئی سلطنت اس قسم کی اپنے تئین محفوظ نہین سمجہہ سکتی - رہی یہ بات کہ وہ صرف بچاو کے پہلو پر رہنے کو اپنی ہتک سمجہتی ہو اور اس مین اپنا فخر جانتی ہو کہ دشمن کا کہلے سمندر مین رودررو مقابلہ کرے تو اگر اوسکی مالی حالت اوسے اجازت دیتی ہو

حفاظت سواحل کے جہاز - اٹھارہ شونر قسم کے جہاز جملہ چالیس جہازات جنکا مجموعی وزن ۴۰۹۱۲
ٹن اور مجموعی طاقت اسپی ۹۱۳۱۲ گھوڑونکی ہے - اور انپر ۱۳۱۸ توپین مختلف جسامت کی چڑہی ہوئی
ہین اور ۴۵۴۷ - آدمی اور ۹۹۵ - افسر مامور ہین -

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۱ - اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اس مطلب کیلیے اوس کے پاس روپیہ بچ رہتا ہو تو وہ اپنی بحری طاقت مین جتنے کلان حجم کے آیرن کلیڈ چاہے بڑھالے اوس کو کوئی برا نہین کہتا مگر اسراف ضرور ہے اس تیسرے قسم کی بڑی بڑی سلطنتین چین - ایران - روم - مصر - مراکو - آسٹریا صوبجات متحدہ اور امریکہ کی چند اور بڑی بڑی ریاستین ہین - ان مین سے روس اور صوبجات متحدہ اور کسی قدر آسٹریا فی زماننا اس قسم کی دوسری شق مین داخل ہین اور سلطان عبد العزیز مرحوم کے وقت ٹرکی بھی داخل رہ چکی ہے - لیکن واقعات گزشتہ و حال پر اگر غور کیا جائے تو سلطان مرحوم کی اس مشیخت جتانے سے ٹرکی کو سخت نقصان پہونچا ہے اور فایدہ خاک بھی نہین ہوا - ان بڑے بڑے آہن پوشون کیخاطر انہون نے ٹرکی کے خزانہ کو کروڑون روپیہ کا زیربار بنادیا - مگر اونکی ضرورت کوئی نہین تھی - سلطنت عثمانیہ کی تجارت یا مقبوضات دور دراز سمندرون مین موجود تھی ہی نہین کہ وہ اونکی حفاظت مین کہین باہر سمندر مین نکلتے - پس قدرتی طور پر وہ باسفرس کے ادہر یا ادہر بحیرہ مارمورا یا بحیرہ اسود مین ڈوبیرہ ڈالے پڑے رہتے تھے ان کے لیئے نہ کوئی کام تھا اور نہ وہ کرتے تھے - اور آخرکار جب جنگ روم و روس چھڑی تو انہین کچھہ جنبش کرنے کا موقع ملا - مگر نہ ملنے کے برابر - روس کے بحیرہ اسود مین کوئی آیرن کلیڈ ایسی موجود ہی نتھی کہ وہ اس عظیم الشان بیڑہ کا مقابلہ سمندر مین نکلکر کرتی اور روسی ساحل تارپیڈوؤن سے ایسے محفوظ تھے کہ وہ اون کے نزدیک نہین پھٹک سکتا تھا - جارحانہ کارروائی مین تو وہ اس طرحسے ناکارہ ثابت ہوا - اور مدافعانہ فعل مین وہ اس سے بڑہ کر نکما پایا گیا - اس کے گھمنڈ پر ادہر تو سلطنت عثمانیہ نے تارپیڈوون یا دہس بندی وغیرہ سے اپنے ساحلون کو مضبوط نہ کیا - اور ادہر دشمن کو جب موقع ملتا - ترکی آہن پوشون سے نظر بچاکر ترکی بندرون اور تجارتی جہازون کو برباد کرجاتا - اور جب ان آہنی قلعون کو اطلاع ملتی تو ان کے منک منک کر موقع واردات تک پہونچنے سے پہلے ہی چالاک دشمن اپنا کام کرکے اپنے محفوظ بندرگاہون مین جا چھپتے قصہ مختصر خرچ تو ان پر اسقدر ہوا اگر اس روپیہ کو دوسری طرح پر کام مین لانے سے تمام سواحل کے تارپیڈوون اور مورچہ بندیون سے حفاظت بھی بخوبی کرلیجاتی - اور مزید برآن ممالک عثمانیہ کے چپہ چپہ پر ریلوے بھی جاری ہوجاتی جس کے بالواسطہ اور بلاواسطہ منفعتون سے ترکی آج کروڑون روپیہ مین کھیلتی نظر آتی - اور کام اوس نے یہ کیا کہ روسیون کے ایک آدہ بندرگاہ پوٹی وغیرہ کو گولہ باری سے کچھہ نقصان پہونچانیکے بعد روسیون کی تارپیڈو و کشتیون سے طور کر آخرکار بحیرہ مارمورا مین آ چھپا - اور آج تک وہین پڑا ہوا ہے - نہ اوس کے لیئے کوئی کام نکلا

بادبانی جہازات۔ ایک تعلیمی جہاز۔ ایک شونر۔ ایک ایویزو (ڈواک یا خبر پہونچانے کا جہاز) اور تیس بار برداری کے جہازات ہین جنکا مجموعی وزن ۲۷۵۸ ٹن ہے۔

آہن پوش **فرائگیٹ** جہازات مین حمیدیہ جہاز خاص ذکر کے قابل ہے وہ بڑا عالیشان جہاز ہی اور قسطنطنیہ کے بحری کارخانہ سے تیار ہوکر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتارا گیا تھا۔ اس جہاز نے ثابت کر دیا ہی کہ جہازون کی بنانے مین بھی ترک دوسری بحری طاقتون سے پیچھے رہے ہوئے نہین ہین۔

اس وقت قسطنطنیہ اور اسمد کے بحری کارخانون مین متعدد فرائگیٹون اور کاروٹ جہازونکی سر سے لیکر پاؤن تک پوری پوری مرمت ہو رہی ہے جسکے بعد وہ آجکل کی بحری لڑائی کے بخوبی قابل ہو جائینگے۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۲ — اور نہ اوس نے کیا۔ پس سلطنت عثمانیہ کے اندرونی یا بیرونی انتظامات و معاملات کی جس پہلو پر نظر کرو سلطان المعظم عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدہ اللہ بہ الدین کی بے نیاز اجل اور حلیم اکمل کا اونپر متصرف ہونا خداوند کریم کی خاص رحمت اور عنایت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس مرد بیمار کے اسباب مرض کو جیسا کچھ اونہون نے سمجھا ہے وہ صاف صاف بتا رہے ہین کہ ذوالجلال نے حسب اقتضاے وقت اوس کے ازالۂ امراض کیلئے اس بے نظیر و بے عدیل شخص کو عنان حکومت عطا فرماکر خاص الہام سے سب نشیب و فراز سے آگاہ کر دیا ہے اور اس مرد باکمال نے اس ودیعت قومی کو ہاتھ مین لیتے ہی اوسکی مرض مزمنہ کی کامل تشخیص کرکے ہر ایک سبب کے دفعیہ کا خطا نہ کرنے والا حکمی علاج کرنا شروع کر دیا۔ نادان دوست نادان طبیبون کیطرح سے اونکی بعض تدابیر پر نکتہ چینی تو کر بیٹھتے ہین۔ مگر در اصل اونکی علت غائی سمجھنے کا اون مین مادہ ہی نہین ہے۔ وہ یہ نہین سوچتے کہ جس شخص کے دماغ اور ہاتھ سے یہ تدابیر اور افعال ظہور پذیر ہو رہے ہین وہ نہ صرف اس بیماری کی کلی و جزوی اور کامل حالات سے واقف و ماہر اور بذات خاص ایک پورا پورا نبض شناس اور مسیحا اثر طبیب کامل ہے بلکہ خاص رب العالمین کیطرف سے اس ڈوبتی ناؤ کو کنارۂ عافیت پر پہونچانے کیلئے مامور ہو چکا ہے اور جس کو اوسنے بتائید ایزد منان تمام حوادث سے بچاکر بعنہ خیر و خوبی منزل مقصود پر پہونچا بھی دیا ہے۔ پس وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہین کہ خلیفۃ المومنین نے عثمانیہ بحری طاقت کیطرف مطلقاً کوئی توجہ نہین کی بلکہ اون آہن پوش جہازات کو بھی جو پہلے ہی سے موجود تھے بیکار کر دیا ہے وہ اپنی نافہمی اور عدم مدبری کا اظہار کر رہے ہین۔ بحری طاقت کے متعلق جس چیز کی سلطنت عظمیٰ کو اس نازک وقت مین اشد ضرورت تھی اوس کو امیر المومنین نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اچھی طرح سے سمجھ لیا تھا اور اس ضرورت کو سب سے پہلے پورا کرنے کیطرف اونہون نے توجہ مبارک کو مبذول فرمایا۔ انہون نے اپنی سواحلی حفاظت کے لیئے تارپیڈوون اور چھوٹے چھوٹے آہن پوشون اور اگنبوٹون کو ضروری سمجھا۔ اور آج اونکی عثمانیہ بحری طاقت مین اسقدر افراط ہے کہ تارپیڈوون کیوجہ سے کل دنیا کے متفقہ بیڑہ

گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنے آہن پوش جہازات اور سلطنت کے سواحل کی حفاظت کے لیئے اونکی سیدھی سادی ساخت اور زبر بڑا زبردست اثر رکہنے والی طاقت کے باعث تارپیڈو ون کو خاصکر پسند کیا ہے خیال ہے کوئی اجنبی بیڑہ جہازات اگر جبرالٹار ڈینلز مین داخل ہونے کی کوشش کرے تو اوسے بالضرور نہایت ہی تباہی بخش نقصانات برداشت کرنے پڑین۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۳ - جہازات بھی دردانیال یا باسفرس مین داخل نہین ہو سکتے - اور نہ سلطنت عثمانیہ کی کسی اور بندرگاہ مین ہی قدم رکہنے کی جرأت کرسکتے ہین - جسکا ثبوت اب حال کی شورش آرمینیا اور اوس کی ضمن مین دول یوروپ اور خاصکر انگلستان کی بحری طاقت کی نمائیش اور خون خان کے بے اثر رہنے سے کما حقہ ملگیا ہے مگر اوس کے ساتھ ہی جیساکہ مین اوپر عرض کر آیا ہون یہ خیال نہ کرلینا چاہیئے کہ آیرن کلیڈون کیطرف سے سلطان المعظم غافل ہین - نہین - برخلاف اس کے سابقہ آیرن کلیڈ اس وقت جنگ کے لیئے ایسے تیار ہین کہ حضور ممدوح کے وقت سے پہلے کبھی نہ تھے۔

اور اس کے علاوہ حضور ممدوح وقتاً فوقتاً دوسری ضروریات پورا کرنے کے بعد جسقدر روپیہ کی بہ آسانی بچت نکل سکتی ہے اون سے نئے آہن پوش بنواتے یا خریدتے بھی جاتے ہین - جن مین سے چند ایک کے نام مین اوپر لکھہ آیا ہون - لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ اون کے وجود کو اعلیحضرت سردست چندان ضروری نہین سمجھتے مگر انشاءاللہ العزیز یقین واثق ہے کہ اپنی دنبرات کی مسلسل اور ان تہک کوششون اور تائید ربانی سے چند برسون مین وہ اپنی سلطنت کی حالت ایسی مضبوط کرلیں گے کہ اوس کو بیرونی حملون کا خوف کوئی نہین رہ جائے گا یعنی اسکی طاقت ایسی زبردست ہوجائے گی کہ کسی طاقت کو اوسپر چڑھائی کرنے کی جرأت باقی نہ رہ جاوے گی - اس وقت اپنی سلطنت کی حفاظت سے فارغ ہونے پر وہ ان وسایل کیطرف بھی ضرور متوجہ ہوجائین گے جن سے وہ اپنے دشمنون کو خود اون کے گہر مین پہونچکر راہ راست پر لاسکین - اور اسی وقت وہ ترکی بیڑہ جہازات کو اس امر کا مینا ہونے کے قابل بنانے کی کوشش فرمادین گے - لیکن جیساکہ فہرست مندرجہ ذیل سے معلوم ہوجاوے گا اس وقت بھی ٹرکی بیڑہ جہازات کچھہ ایسا کم طاقت نہین ہے کہ اوسے بنظر حقارت دیکھا جاوے - یا وہ کہلے سمندر مین بہ استثنائے انگلستان اور فرانس کے کسی اور طاقت کے بیڑہ جہازات کا یا ستثنائے طاقتون کے بیڑہ جہازات متعینہ بحیرہ روم کا ترکی بہ ترکی مقابلہ نہ کرسکے - بلکہ یوروپ کے پولیٹیکل گرد آلود مطلع سے معلوم ہو رہا ہے کہ عنقریب دنیا کو اوس کی طاقت وجبروت کا عملی ثبوت ملجاوے گا۔

بیس بڑے آہنی جہازون کے نام

مخالف جہازات ایشیائی اور یوروبین دونون سواحل کے بالمقابل گولہ باری اور تارپیڈو ونکی قطعا درقطار سے جو راستہ مین پھیلے ہوئے ہین اور جن سے ہر لحظہ اون کے اڑ جانے کا خطرہ ہے بچکر ہر گز مقام

نمبر شمار	نام جہاز	سطح آب پر آہنی چادرونکی دبازت	الواپ تعداد	الواپ وزن	طاقت اسپی	وزن ٹن مین	درجہ
۱	مسعودیہ	۱۲ - انچ	۱۲ ۹	۱۰ ٹن ۴ ٹن	۵۵۰۰	۹۱۴۰	اوّل
۲	حمیدیہ (آہن پوش)	۹ - انچ	۲ ۲	۱۵ انچ ۹ انچ ۵	۶۸۰۰	۶۷۰۰	اول
۳	عبد القادر (〃)	۱۴ - انچ	۴ ۶ ۱۰	۱۱ - انچ ۵ - انچ جلد چلنے والی توپین	۱۱۵۰۰	۸۰۰۰	اول
۴	عزیزیہ	۱۰ - انچ	۱۵	۱۲ ٹن 〃 ۶	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۵	ارطغرلیہ	۱۰ - انچ	۱۵	۱۲ ٹن 〃 ۶	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۶	محمودیہ	۱۰ - انچ	۱۵	۱۲ ٹن 〃 ۶	۴۸۰۰	۶۴۰۰	دوم
۷	عثمانیہ	۱۰ - انچ	۱۵	۱۲ ٹن 〃 ۶	۳۰۰۰	۴۲۰۰	دوم
۸	آثار توفیق	۹ - انچ	۸	۱۲ ٹن	۳۰۰۰	۴۲۰۰	دوم
۹	فتح بلند	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۲۸۰۰	۶۲۷۰	سوم
۱۰	مقدم خیر	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰	۲۷۶۰	سوم
۱۱	اجلالیہ	۷ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۶۵۰	۲۴۰۰	سوم
۱۲	آثار شوکت	۷ - انچ	۵	۱۲ ٹن 〃 ۶	۱۶۵۰	۲۴۰۰	سوم
۱۳	نجم شوکت	۵ - انچ	۵	۱۲ ٹن 〃 ۶	۱۵۰۰	۲۲۴۸	سوم
۱۴	عون اللہ	۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰	۱۴۰۰	سوم
۱۵	معین ظفر	۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰	۱۴۰۰	سوم
۱۶	ہیبت نما	۵ انچ	۹	۹ - انچ ۵ انچ	۲۷۰۰	۱۹۹۸	
۱۷	فتح الاسلام (گن بوٹ)	۳ - انچ	۲	۱۷ - انچ	۲۹۰	۳۳۰	چہارم
۱۸	محمودیہ (〃)	〃	۴	〃	〃	〃	〃
۱۹	ہنر بر (〃)	〃	〃	۵ انچ کروپ	۴۰۰	۴۰۰	〃
۲۰	حفظ رحمٰن	۵ 〃	۲ ۱	۹ - انچ ۵	۲۴۰۰	۲۵۰۰	سوم

نمبر ۱۱ مئی ۱۸۹۶ء کا مصری روزانہ اخبار المؤید راوی ہے کہ عثمانیہ بحری طاقت مین ۲۶ - آہن پوش جہازات ۶۵ غیر آہن پوش جنگی جہاز ۵۴ تارپیڈو کشتیان بیشمار توپین اور چالیس ہزار بحری سپاہی ہین

جنگی بیڑہ کے علاوہ ترکی تجارتی بیڑہ مین بھی دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور بحری تجارت کیطرف رعایائے سلطانی کو خاص خیال ہوگیا ہے حضور ظل سبحانی کے عہد سعادت سے پہلے دور دراز تجارت کیلئے کوئی کمپنی موجود نہ تھی صرف ساحلی تجارت کیلئے سوداگرون نے کچھہ جہاز یا ملاحون نے کچھہ کشتیان بنائی ہوئی تہین - جون ۱۸۹۱ء

نگار آنا تک نہین پھونچ سکتے۔ بفرض محال اگر اون مین سے کچھہ دریا کے بہاؤ کی امداد سے اِس ہفت منزل کی پہلی منزل حفاظت سے گزر جانے مین کامیاب بھی ہو جایئن تو چار لاچار لازمی طور پر اون کو عثمانیہ جنگی جہازون کے مقابل آنا پڑے گا جو ان قلعون کی امداد سے جو ساحل پر سلسلہ وار بنے ہوئے ہین ان پہلے ہی سے نقصان رسیدہ جہازون کا تھوڑی دیر مین خاتمہ کر دین گے۔ علاوہ ازین دردانیال کا وہی مالک ہو سکتا ہے

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۵ - مین کل تجارتی بیڑہ جہازات کا مجموعی وزن ۱۸۵۰۰ ٹن تھا جن مین سے دور دراز سفر کرنے والے ۲۴۰ بادبانی وزنی ۴۳۵۰۰ ٹن - اور صرف ۱۱ اسٹیمر (دخانی جہاز) وزنی ۳۳۵۰ ٹن تھے - آج ساحلی تجارت کے لیئے بہت سی اور دور دراز بحری تجارت کے لیئے تین کمپنیان شرکت مخصوصیہ۔ شرکت قورجی و شرکت عیسایان قائم ہین ۱۸۹۵-۹۶ء مین ترکی تجارتی بیڑہ مین ان دخانی اور بادبانی جہازون کی تعداد جو وزن مین ایک سو ٹن سے زیادہ تھے ۱۰۶۹ - اور انکا مجموعی وزن ۲۶۳۵۲ ٹن تھا - اور ۱۸۹۵-۹۶ء مین تعداد سو ٹن سے زائد وزن کے دخانی و بادبانی جہازات کی ۱۱۰۸ - اور انکا وزن ۱۰۲۸۷۲ ٹن حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہو گیا - یعنے ایک برس مین بجائے ۹۸ دخانی جہازات کے ۱۰۰ ہوئے اور بجائے ۹۰۸ بادبانی جہازات کے ۱۰۰۸ ہوئے اور ان سب کے وزن مین ۸۰۵۸۱ ٹن کی بیشی ہوئی - اور اگر انکا ۱۸۷۹ء کی تعداد وزن سے مقابلہ کیا جاوے تو تیرہ برس مین ۱۱ اسٹیمر کی جگہہ ۱۰۰ اسٹیمر ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۳۳۵۰ ٹن اور ۶۹۹۷۶ ٹن ہے - اور ۲۴۰ بادبانی جہازونکی جگہہ ۱۰۰۸ بادبانی جہاز ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۴۳۵۰۰ ٹن اور ۱۴۱۲۰۴ ٹن ہے یعنی سٹیمر تعداد مین نو گنی سے زیادہ اور وزن مین ۲۳ گنا زیادہ ہو گئے اور بادبانی جہاز تعداد مین ۴½ گنے سے زیادہ اور وزن مین چھہ گنے سے کچھہ کم ہوئے ان اعداد سے ناظرین کو بہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کا کوئی صیغہ ایسا نہین ہے جس مین اعلیحضرت کی ظل عاطفت مین لمبے لمبے ڈگون سے ترقی نہ ہو رہی ہو اور ابھی مصری تجارتی بیڑہ ان سے الگ ہے جو سلطنت عثمانیہ کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے اوسکے ساتھ شمار کرنا چاہیے - اوس مین ۱۸۹۵-۹۶ء مین ۱۴ اسٹیمر وزنی ۱۱۴۹۹ ٹن اور ۱۵ بادبانی جہاز وزنی ۳۴۴ ٹن یعنے جملہ جہاز ہر دو قسم کے جن کا وزن ایک سو ٹن سے متجاوز ہے ۲۹ عدد وزنی ۱۱۸۴۴ ٹن ہین جنکو ترکی بیڑہ کے ساتھ شامل کرنے سے ایک سو ٹن سے متجاوز وزن رکھنے والے جملہ جہازات کی تعداد ۱۱۳۷ - اور ان کا وزن ۲۹۶۰۵۴ ٹن ہے روس جو نسبتاً بہت بڑی سلطنت ہے ۱۸۹۵-۹۶ء مین اوس کی تجارتی بیڑہ جہازات مین اسی صنفت کے صرف ۶۰۸ جہاز وزنی ۳۰۸۷۶۱ ٹن ہین اور باوجودیکہ سلطنت عثمانیہ ایک تجارتی سلطنت نہین شمار ہوتی - اور سوا ازین اوسنے تجارت کو فروغ دینے کی طرف سلطان المعظم ہی کیوقت سے توجہ کی ہے تو بھی بروئے تعداد دنیا کی کل سلطنتوں میں سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ کا ساتوان نمبر ہے اور بروئے وزن پندرہوان نمبر ہے -

جو یوروپین ساحل کا مالک ہو کیونکہ ایشیائی ساحل کچھہ ایسی بڑی زفعت نہین رکھتا لیکن یوروپین ساحل کے جزیرہ نما گیلی پولی پر یا اوس سے اوپر سے مغرب کیطرف جسقدر کوششین فوج اتارنیکی لیئے کیجاوین اون سب مین حملہ آور کو فاش زک پہونچیگی۔ اوسکی فوجون کو گہبان ترکی افواج اپنی کثیر التعداد ی کیوجہ سے ایسا دبا ڈالینگی کہ وہ اپنے جہازون مین پناہ لیجانے تک کی قابل نہین رہ جاوینگی اور ان کو بالضرور ہتیار رکہدینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہ جاویگا۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۶۔

تفصیل ترکی جہازات تجارتی متجاوز از یک صد ٹن سنہ ۱۸۹۵ و ۹۴ء مین } کل تعداد ۱۰۶۹ وزن ۲۶۶۲۵۲

" " " " " " سنہ ۱۸۹۵ و ۹۶ء مین } کل تعداد ۱۱۰۸ وزن ۲۷۸۲۱۰

	سٹیم								بادبانی							
	چوب و آہن دونو سے بنی ہوئے		آہنی		فولادی		میزان		چوب و آہن سے بنی ہوئے		آہنی		فولادی		میزان	
	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
ٹرکی بیڑه جہازات تجارتی سنہ ۱۸۹۵-۹۴ء مین	۲۱	۲۰۲۳	۵۵	۶۳۲۹۶	۱۳	۵۰۹۳	۸۹	۷۱۳۵۸	۹۸۰	۱۹۴۹۹۴	۰	۰	۰	۰	۹۸۰	۱۹۴۹۹۴
ٹرکی بیڑه تجارتی جہازات سنہ ۱۸۹۶-۹۵ء	۲۱	۲۰۲۳	۵۸	۴۳۶۶۱	۲۲	۹۰۱۳	۱۰۰	۷۶۷۹۶	۱۰۰۸	۲۰۱۴۱۴	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۸	۲۰۱۴۱۴
مصری تجارتی جہازات سنہ ۱۸۹۵ و ۹۶ء	۱	۱۰۱۸	۹	۱۵۹۲	۲	۱۵۴۰	۱۲	۴۱۴۹	۱۵	۳۳۲۵	۰	۰	۰	۰	۱۵	۳۳۲۵

کل تعداد ۹۴ وزن ۱۷۸۴۴۴

بحری فوج کی ملازمت کی میعاد بارہ برس ہے۔پانچ برس ایکٹو (نظام) سروس مین تین برس ایکٹو سروس کے ریزرو (یعنی احتیاط) مین۔ اور چار برس دوسری ریزرو در ردیف امین۔

بحری فوج کیلئے ہلکی کا رسہ یہ بحریہ افسر بہم پہونچاتا ہے اور وہ قابلیت و استعداد مین انگریز یا فرانسیسی بحری افسرون سے کسیطرح کم نہین ہین۔

سلطان المعظم نے تجارتی جہازرانی کو بھی رونق اور ترقی دینے مین حتے الامکان بڑی کوشش کی ہے۔ انہی کی ذات بابرکات کی طفیل سے تقریباً چار سال ہوئے ہین ہلکی مین تجارتی مدرسہ قایم ہوا ہے یہ مدرسہ ساحلی تجارت کرنے والے چھوٹے اور بڑے جہازات اور نیز اون جہازون کے کپتانون کو جو دور دراز سمندرون مین سفر کرتے ہین علمی اور کتابی تعلیم دیتا ہے جسکی وجہ سے وے بحری طاقت کی لڑائی کے واسطے نمایان ملازمت بجالاسکین گے۔

بحری طاقت کی ترکیب وترتیب کے لحاظ سے ٹرکی نو بحری سٹیشنون یعنی قسطنطنیہ بستوطرا (جزیرہ) شایو (جزیرہ)، پریویزا۔ سالونیکا۔ کریٹ طرابلس (افریقہ) بصرہ وخلیج فارس (ورجدہ وبحیرہ قلزم پر منقسم ہے۔ ۱۸۷۰ء کی شکستون کے بعد فرانس کو اپنی جنگی حالت کی پھر درست کرنے مین ۲۰ برس صرف کرنے پڑے۔ مگر ٹرکی نے یہی کام اوس سے نصف مدت مین سرانجام کر لیا ہے۔ پس یہی سب سے بڑی تعریف ہے جو ہم سلطنت عثمانیہ اور اوسکے لایق شہنشاہ (عمرش دراز باد و آفتاب کشورش یاد) کی کر سکتے ہین +

تعلیم عامہ اور مدارس

سلطنت روم مین سابقاً مسلمانون کو تعلیم صرف مساجد مین ملا کرتی تھی۔ قسطنطنیہ کے مدارس کل آفاق مین مشہور تھے۔ کیونکہ مشہور ومعروف مقولہ کے مطابق "تحصیل علوم مسلمانون کے لیئے خدائی حکم تھا" اس وقت دو قسم کے مدارس موجود تھے۔ مکاتب یعنی ابتدائی سکول جنکا انتظام اماموں یعنی مختلف محلون کے مذہبی لوگون کے سپرد ہوتا تھا۔ اور مدرسے یعنے شرع۔ فقہ اور فلسفہ کے سکول جو بڑی بڑی مسجدون سے متعلق ہوتے تھے۔ ان سب کا خرچ مدا وقاف سے کیا جاتا تھا۔ مڈل (درمیانی) سکولون کا کوئی وجود نہین تھا۔ لڑکے جب ابتدائی سکولون سے فارغ التحصیل ہوتے تھے تو اونکی تیاری ایسی کافی نہین ہوتی تھی کہ وہ اعلیٰ علوم سے بخوبی مستفید ہونے کے لیئے اونکی طرف مایل ہوسکین۔ تعلیم عامہ کی نیو کی تعلیم بنائے جانیکا یہ اثر ہوا کہ مسجدی تعلیم کیجگہہ سکولون مین سرکاری تعلیم جاری کیگئی۔ البتہ مدرسون مین کوئی دخل نہ دیا گیا۔ اور بطور سابق محکمہ شیخ الاسلامت کے ماتحت رہنے دیئے گئے۔ اِس قسم کی تبدیلیان

یکبارگی ظہور مین نہین آسکتین۔ جو اصلاحین کاغذ پر لکھی جاوین اون کے زیر عمل لانے کے لیے ہمیشہ ایک زمانہ آزمائشون کا ضروری ہے۔ عملی اطلاق و نفاذ کے عمدہ طریقہ کے بغیر کاغذی تجویزین خواہ کیسی ہی اعلے ترین پایہ کی کیون نہون۔ بہر حال بے اثر رہتی ہین۔ مدتون تک اسی طریقہ اطلاق عملی کی کمی رہی تھی۔ اور اسی واسطے عثمانیہ گورنمنٹ کو اپنے بیحد استقلال اور سرگرمی کے مقابلہ مین نسبتاً بہت کم کامیابی نصیب ہوتی تھی۔

سنہ ۱۸۸۰ء سے پہلے چند اعلے تعلیم کے مدارس کے ماسوا جن کو گورنمنٹ نے قسطنطنیہ مین قائم کیا ہوا تھا۔ جہانتک کہ مسلمان آبادی کا تعلق تھا تعلیم عامہ بہت ہی بے حیثیت اور محض برائے نام تھی۔ ابتدائی سکولون کی ترکیب نہایت ہی قدیمی طریقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے وہ ان مسلمان بچون کو جو بغرض تعلیم ان مین داخل ہوتے صرف ایک نہایت ہی ابتدائی قسم کی تعلیم دے سکتے تھے اور انکی زیادہ سے زیادہ تعلیم بھی بالکل ادھوری اور بدرجہ غایت ناکمل ہوتی تھی۔ ان مدارس اور خاصکر اون مدارس مین جو باہر صوبون مین تھے۔ طالب علم محض لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیتا تھا۔ اور تاریخ جغرافیہ کا عموماً کوئی شوق نہین ہوتا تھا۔ درمیانی اور اعلے تعلیم کیحالت بھی چندان اچھی نہ تھی بلکہ بالکل ردی اور ناقص تھی۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ قسطنطنیہ مین ذی حیثیت اور صاحب مقدرت جماعتون کے نوجوان لڑکون کو سپیشل (خاص) گورنمنٹ سکولون یا اجنبی کالجون مین داخل ہونیکے موقعے ملجاتے تھے لیکن ابتدائی سکولون مین اس قسم کے وسائل موجود نہین تھے۔

آجکل کیفیت بالکل اس کے برعکس ہے۔ تعلیم عامہ ٹرکی مین آفتاب عالمتاب کیطرح چمک رہی ہے۔ اوسکی روشنی نے تاریکی کو دور کر دیا ہے اور اوس کے کرنون نے سلطنت کی دور دراز اور بعید ترین مقامات تک کو منور کر رکھا ہے۔ خلیفتہ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خان کو یہ امر بخوبی ذہن نشین ہو چکا ہوا ہے کہ علم پھیلانا اپنی طاقت کو بڑھانا ہے۔ اور اس لیئے وہ حضرت سرور انام (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی حدیث مبارک "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" (طلب کرو علم کو خواہ وہ چین مین ہو) کو زیر عمل لا رہے ہے ..... اور سلطنت عثمانیہ کو ذہنی اور دماغی تعلیم مین سب سے اول بنانے کی کوشش کر رہے ہین۔ تعلیم عامہ کے متعلق قانون ترتیب دہندہ قیاسی طور پر سلطنت عظمی کے سکولون کو دو جماعتون مین تقسیم کرتا ہے۔ اول سرکاری مدارس جنکا انتظام تمام گورنمنٹ کے متعلق ہے اور دوم پرائیویٹ سکول جنکو اشخاص یا جماعتین قائم کر کے خود چلا رہی ہین۔ اور صرف اون کی نگرانی گورنمنٹ کرتی ہے۔ اس پہلے قسم مین دینی تعلیم کے مدرسے اور

غیر مسلم لوگون کے سکول شامل ہین۔ سرکاری مدارس کی تعلیم کے تین درجے ہین۔ ابتدائی۔ سکینڈری (دوسرے درجہ کے) اور اعلےٰ ۔

ابتدائی تعلیم

اس مین تین طرحکے سکول شامل ہین (مکاتب صبیان جو وسط یوروپ کی مکاتب طفلان کی مشابہ ہین۔ امدادیہ یعنے ٹھیٹھ ابتدائی سکول ورشدیہ یعنی اعلےٰ پرائمری (ابتدائی) سکول۔ امدادیہ سکولون مین میعاد تعلیم چار برس ہے اوران مضامین کی تعلیم ملتی ہے۔

ترکی زبان کی ہجے۔ قرآن کریم کی آیات اور رکوعات ترکی زبان مین پڑہنا۔ خوشخطی۔ ترکی قواعد حساب۔ جغرافیہ اور تاریخ۔ مسلمانون کیواسطی ابتدائی تعلیم لازمی ہے اور مفت دیجاتی ہے۔ بروئے قانون تمام صاحب اولادون پر فرض ہے کہ جس محلہ مین وہ رہتے ہون اوسکی میونسپلٹی کے افسر اعلےٰ کی پاس جسے مختار کہا جاتا ہے۔ حاضر ہوکر مکاتب صبیان اور امدادیہ کے رجسٹرون مین اپنی اولاد ذکور و اناث کا جبکہ وہ چھہ برس کے ہون نام درج کرائین۔ یا یہ ثابت کرین کہ وہ اپنے بچون کو گھر پر معقول ابتدائی تعلیم دلوانے کی مقدرت رکھتے ہین۔

رشدیہ سکولون مین لڑکے دس یا بارہ برس کی عمر مین داخل ہوتے ہین اور وہان چار برس تعلیم پاتے ہین۔ ان مدارس کا تعلیمی کورس حسب ذیل ہے۔ صرف ونحو۔ ترکی عربی اور فارسی۔ املا۔ انشا اور سجع طرز تحریر۔ تاریخ سلطنت عثمانیہ و تاریخ عالم۔ جغرافیہ۔ حساب۔ اصول اقلیدس۔ سادہ نقشہ کشی اور اس علاقہ کی جس مین مدرسہ واقع ہے غیر مسلم قومون مین سے ایک قوم کی زبان۔

لڑکیون کو مدارس مذکور مین حسب ذیل تعلیم ملتی ہے۔ دینیات۔ ترکی قواعد عربی فارسی قواعد کے اصول۔ علم ادب ۔ تاریخ جغرافیہ کے متعلق چند اشارات۔ حساب۔ تدبیر خانہ داری۔ سینا پرونا۔ نقاشی اور موسیقی۔ آخرالذکر اختیاری ہے۔

پانچسو مسلمان گھرونکی ہر ایک جماعت کیلئے ایک رشدیہ مدرسہ ہونا لازمی ہے۔ اعلیٰ پرائمری تعلیم لازمی نہین۔ مگر یہ بھی مفت دیجاتی ہے۔

مدارس کی تعمیر و درستی پروفیسرون اور استادون کی تنخواہین متعلمون کیلئے کتابین اور آلات کی خرید قصہ مختصر جملہ اخراجات سرکاری خزانہ سے ادا کیئے جاتے ہین۔

سبسے پچھلی رپورٹ مین جو چند برس ہوئے شایع ہوئی تھی اوس مین دارالخلافہ کے ابتدائی

مدارس کی تعداد حسب ذیل مندرج تھی۔

مکاتب صبیان ۶۵ ہ لڑکون کے لیئے ۲ ۴ ۱ ۱۔ اور لڑکیون کے لیئے ۱۲۳۔ لڑکونکی تعداد جو انمین داخل تھی ۹۹۰۹۔ اور لڑکیونکی ۴ ۷ ۳ ۴۔

ابدادیہ مدارس چالیس لڑکون کے لیئے ۳۲۔ اور لڑکیون کے لیئے ۸۔ زیر تعلیم لڑکے ۱۷۰۱ لڑکیان ۹۳

رشدیہ سکول ۲۹۔ لڑکون کے لیئے ۱۹۔ لڑکیون کے لیئے ۱۰۔ زیر تعلیم لڑکے ۱۱۰۰۔ لڑکیان ۳۵۳

صوبجات مین ہر ایک گاؤن مین خواہ وہ کیسا ہی چھوٹا ہو ایک مکتب صبیان موجود ہے اور جو دیہات کچھہ بھی بڑے ہین اون مین ایک ایک ابدادیہ سکول ہے۔

ہر سال پرائمری سکولون مین طلباء کی تعداد بڑہتی جاتی ہے اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ فرمان روا کے عہد حکومت مین ہر سو بچون مین سے کم از کم ۹۰ عمدہ پرائمری تعلیم پا رہے ہین۔

صوبجات مین رشدیہ سکولونکی تعداد ۱۰۱ ہے جس مین تین لڑکیون کیلئے ہین دو بیروت مین اور ایک بروصہ مین۔ اور ان سب مین ۱۴۱۹۱ بچے زیر تعلیم ہین۔ آج ان مدارس کی تعداد مندرجہ بالا تعداد سے بہت زیادہ ہے۔

سکینڈری (دوسرے درجہ کی تعلیم)

یہ دو قسم کے سکولون پر مشتمل ہے۔ ابدادیہ یا پریپریٹری سکول ور سلطانیہ یعنے کالج۔ ابدادیہ مدارس سب کے لیئے عام ہین۔ اور وہ تمام لڑکے خواہ مسلم ہون یا غیر مسلم جنہون نے رشدیہ سکولون کی تمام جماعتین طے کرکے آخری امتحان پاس کیا ہو ان مین داخل ہو سکتے ہین۔

ہر ایک شہر جس مین ہزار گھر ہون۔ ایک ابدادیہ مدرسہ رکھتا ہے۔ تعلیم کی میعاد تین برس ہے اور کورس مین یہ چیزین داخل ہین۔ ترکی علم ادب۔ انشاء۔ فرنسیسی علم کلام حساب۔ جبر مقابلہ۔ اقلیدس مساحت ارضی۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری (کیمیا) نیچرل ہسٹری (علم خواص الاشیاء) اور نقشہ کشی۔ کالجون کی واسطے حکم ہے کہ ہر ولایت کے صدر مقام یا دارالریاست مین لازمی طور پر قایم کیئے جاوین۔ یہ کالج دو طرح کے ہین۔ ایک گرامر سکول جن مین وہی چیزین پڑھائی جاتی ہین جو ابدادیہ مدارس مین پڑہائی جاتی ہین اور دوسرے وہ جن مین ان سے اعلے تعلیم دیجاتی ہے۔ اور انکی پھر دو قسمین ہین دلیٹرز کے لیئے (ادبی اور) دوسری (سینٹیفک) علمی ان ہر دو شاخون مین تعلیم کی میعاد تین تین برس ہے۔

یہ کالج جون جون بجٹ مین انکے مناسب اور معقول قیام کے لیئے ضروری اخراجات کی گنجائش ہوتی گئی

تون تون یکے بعد دیگرے غلطہ سرائے کی امپیریل کالج (مکتب سلطانیہ) واقع محلہ پیرا کے نمونہ پر کھولے جاچکے ہین اور یہ مؤخر الذکر کالج ان بڑے بڑے مدارس کے نمونہ پر قایم کیا گیا ہوا ہے جو فرانس مین سکینڈری تعلیم کے لئی موجود ہین۔ ان کالجون کے کچھہ پروفیسر یوروپین ہین اور تعلیم فرانسیسی زبان مین دیجاتی ہے۔ مگر اہتمام نگرانی عثمانی ہے۔ میعاد تعلیم پانچ برس ہے۔ مگر ان لڑکون کو جو کالج مین داخل ہوتے وقت کافی ابتدائی تعلیم نہین رکہتے۔ اس میعاد کے علاوہ تین برس اور زائد صرف کرنے پڑتے ہین جنمین انکو پریپریٹری (ابتدائی یا تیار کنندہ) تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

سب سی آخری قواعد کے مطابق جنکو اعلیحضرت کی گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے۔ ان کالجونکا سکیم آف سٹڈی حسب ذیل ہے۔ ترکی زبان۔ عربی زبان۔ فرانسیسی زبان۔ ترکی اور فرانسیسی۔ خوشخطی ترکی اور فرانسیسی علم ادب۔ ترجمہ فرانسیسی سے ترکی مین۔ اور ترکی سے فرانسیسی مین۔ فلاسفی۔ عثمانیہ تاریخ اسلام اسقدر لاطینی زبان جسقدر کہ علم الادویہ طب اور قانون کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ تمام بڑی بڑی سلطنتوں کا بالعموم اور سلطنت عثمانیہ کا بالخصوص پولیٹیکل (ملکی) ایڈمنسٹریٹو (انتظامی) کمرشل (تجارتی) ایگریکلچرل (زراعتی) اور انڈسٹریل (صنعت حرفتی) جغرافیہ۔ ریاضی۔ حساب دوکانداری رکہنا اور خطی نقشہ کشی اور یونانی ارمنی۔ جرمنی۔ انگریزی اور لاطینی زبانین جو اختیاری ہین غلطہ سرای کی یونیورسٹی (یا کالج) بیچلر (بی اے) وغیرہ کے ڈپلومے دیتا ہے جو درجہ مین ان ڈپلومون کے مساوی ہوتے ہین جو فرانس مین دئیے جاتے ہین مدارس برائے تعلیم سکینڈری کے زمرہ مین مندرجہ ذیل بھی شامل ہین:۔

(۱)۔ امپیریل سول سکول "مکتب ملکیہ شاہانہ" واقع استنبول۔ اس کے مربی اور پیٹرن حضور قدر قدرت فلک شوکت۔ امیر المؤمنین سلطان البر والبحرین عبدالحمید خان ثانی الغازی ہین جنہون نے ہی اوسکو قایم کیا۔ اور جو اپنے صرف خاص سی اُسکے تمام اخراجات ادا فرماتے ہین اسمین کینن لا (فقوہی شریف) کمرشل لا (تجارتی قانون) سول لیجیسلیشن (ملکی قانون) عام تاریخ۔ سیاست مُدن۔ اوڈیٹری۔ حساب کتاب رکہنا۔ جغرافیہ۔ فرانسیسی۔ علم خواص الاشیاء۔ اور کیمسٹری پڑھائے جاتے ہین۔ جو طالب علم آخری امتحانات پاس کرکے ڈگری حاصل کرلین وہ پراونشل ایڈمنسٹریشن (صوبون کی حکومتون) مین قایممقام کے عہدہ کے یا سلطنت کی دوسرے محکمون مین اوسی عہدہ کے برابر منصب کی مستحق ہوجاتے ہین۔

(۲)۔ نوجوان لڑکیون کیلئے انٹرنیشنل (سب قومون کیلئے) عثمانیہ سکول جسے اعلیحضرت سلطان المعظم نے جو ہمیشہ سے تعلیم نسوان مین بیحد سرگرمی و جانفشانی سے سعی فرماتے رہے ہین ۱۸۸۴ء مین بمقام استنبول قائیم کیا تھا۔ تعلیمی کورس یہ ہے۔ ترکی زبان۔ ارمنی اور یونانی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ انگریزی اور روسی۔ یہ

چارون آخرالذکر اختیاری ہین۔

جغرافیہ۔ علم خواص الاشیاء۔ پیانو بجانا۔ گانا۔ اور سینا پرونا

۱۸۸۲ء کے قانون متعلقہ تعلیم عامہ کی پابندی مین ہر ایک ولایت مین ڈایرکٹر اور انسپکٹران سررشتہ کا محکمہ تعلیم موجود ہے +

اعلیٰ تعلیم

یوروپ مین یونیورسٹیان پانچ ڈپارٹمنٹ رکھتی ہین جن مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک فیکلٹی (جماعت پروفیسران و ماسٹران) ہوتی ہے یعنے لیٹرز (علم ادب) سائنس (علم) قانون طب اور آلہیات کی۔ عثمانیہ یونیورسٹی مین میڈیکل فیکلٹی اور ڈپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت نہین تھی۔ کیونکہ ایک ایسا طبی مدرسہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ جو اوس شاخ علم کی تمام ضروریات کو بہت اچھی طرح سے پورا کر رہا تھا اور جو وزارت صیغہ جنگ کے ماتحت اپنا علیحدہ انتظام رکھتا تھا۔ اور تھیولوجیکل (علم آلہیات) فیکلٹی اور ڈیپارٹمنٹ کے متعلق بہت بڑی مشکلات حادث تھین۔ اگر یہ فیکلٹی قایم کیجاتی تو جس قدر سلطنت مین مختلف المذاہب والشرایع فرقے ہین اوسی قدر مذہبی فیکلٹیان قایم کرنی پڑتین۔ اس لیئے اس کے قیام کی نسبت کوئی سوال پیدا ہی نہین ہوسکتا تھا۔ علاوہ ازین اس کے متعلق جماعتین بنانی اور پروفیسر مقرر کرنے بالکل فضول تھے کیونکہ تمام فرقون نے بطور خود اپنے اپنے عقاید کے مطابق آلہیات کی تعلیم دینی کے لیئے انتظام کیا ہوا تھا۔ اور اس بارہ مین انکو جہانتک ممکن ہے نہایت ہی بڑی آزادی حاصل تھی پس اسطرح سے صرف قانون علم ادب اور سائنس کی فیکلٹیان باقی رہگئین۔ جن مین سے پہلی کے ماتحت قانونی مدرسہ اور دوسری کے سکول آف لیٹرز اینڈ فلالوجی (علم ادب و صرف نحو) اور تیسری کے ماتحت انجنیرنگ سکول موجود ہے۔

(۱) قانونی مدرسہ (حقوق مکتبی) کو اعلیحضرت سلطان المکرم عبدالحمید خان کے تخت پر جلوہ افروز ہونے پر غلطہ سرائے کالج کے ابتدائی قانون اور سیاست مدن کی جماعتون کو اعلیٰ حیثیت مین لانے سے بنایا گیا تھا ۱۸۸۰ء مین مستقل بنیاد پر اوسکی ازسرنو ترتیب کیگئی۔ تعلیم کی میعاد چار برس ہے۔ اور کورس مین مدارج ذیل شامل ہین:-

عثمانیہ قانون (مجلہ) شرع محمدی۔ رومن یعنے قانون دیوانی۔ رومن قوانین و آئین تاریخی ترتیب کے موافق۔ عثمانیہ قانون تجارتی۔ دیوانی اور تجارتی ضابطہ تعزیری اور فوجداری قانون۔ انتظامی قانون

اور سیاستِ مدن۔

(۲)۔ سکول آف لیٹرز اینڈ فلولاجی (ادبیات عالیہ مکتبی) مین تعلیمی کورس یہ ہین:۔

عربی علم ادب۔ یونانی علم ادب۔ لاطینی علم ادب منطق۔ فلاسفی۔ علم عمارات وررواجات قدیمہ۔ تاریخ عالم وفلسفہ تاریخ۔

(۳)۔ انجینئرنگ سکول (طرق ومعابر مکتبی) سابق مین سول انجینئرنگ سکول۔ (ملکیہ ھندسیہ مکتبی) کے نام سے غلطہ سرائے کالج کے ساتھ شامل تھا۔ مگر اعلیحضرت سلطان المفخم عبد الحمید ثانی کے پہلو سن جلوس میمنت مانوس مین اوس سے بالکل علیحدہ ہوکر موجودہ حیثیت مین آگیا۔ دیگر کالجون کیطرح میعاد تعلیم اس مین بھی چار برس ہے۔

خاص مدارس کے زمرہ مین ان مدارس کا جو وزارت تعلیم عامہ کی ماتحتی مین یونیورسٹی کے ساتھ ملکر سلطنت مین اعلے تعلیم پھیلا رہے ہین اور نیز ان خاص مدارس کا جو دیگر مختلف وزارتون کے ماتحت ہین ذکر کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سابق الذکر تعداد مین چھ ہین۔

(۱) سول سکول آف میڈیسن (مکتب طبیہ ملکیہ) واقع استنبول ۱۸۶۷ء مین امپیریل سکول آف میڈیسن سے علیحدہ کرکے وزارت تعلیم عامہ کے ماتحت کردیا گیا تھا جو طالب علم اس مدرسے سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کرکے نکلین وہ درجہ ثالثیہ اور میونسپل طبیب کے عہدہ کے مستحق ہوتے ہین۔ اور محکمہ عسکریت (جنگی) یا محکمہ امیر البحری کو اگر زاید ڈاکٹرون کے ملازم رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو ان پر فرض ہے کہ اس سکول کے طلباء کو ترجیح دین۔

(۲)، (۳) و (۴) نارمل سکول ہین جنمین سے دار المعلمانِ صبیان ابتدائی پرائمری مدارس کے لیے۔ اور دار المعلمان رشدیہ اعلے پرائمری مدارس کے لیئے استاد بہم پہونچانے کے واسطے اور تیسرا دار المعلمات نوجوان لڑکیون کو استانیان اور پروفیسرہ بنانے کیلئے ہے۔

(۵)۔ مدرسۃ الالسنہ جوحسب الحکم سلطانی اکتوبر ۱۸۸۳ء مین باب عالی اور وزارت صیغہ خارجیہ کے ادن ملازمون اور عہدہ دارون کے لیے جنکی عمر ۲۵ برس سے زیادہ نہ ہو قایم کیا گیا تھا۔ پانچ برس کے کورس مین گریمر فرانسیسی زبان مین ایڈیٹری کرنا۔ ترجمہ از فرانسیسی بترکی واز ترکی بہ فرانسیسی۔ ترکی عربی اور فرنسیسی دیہ لازمی ہین اور یونانی۔ ارمنی۔ انگریزی جرمن اور روسی جو اختیاری ہین شامل ہین۔

اس مدرسہ مین نہ صرف سرکاری ملازم ہی لیکچر سننے کا استحقاق رکھتے ہین بلکہ ممالک غیر کے طلباء

۲۵ پونڈ ترکی سالانہ ادا کر کے اوس مین داخل ہوسکتے ہین۔ مدرسہ ہذا کی ڈگری پانے سے طالب علم گورنمنٹ کی مختلف صیغون اور محکمہ جات ترجمہ مین ملازمت پانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔

(۶) سکول آف فائین آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) جسے موجودہ فرمانروا نے ۱۸۸۳ء مین قائم کر کے امپیریل عثمانیہ عجایب خانہ کے پہلو بہ پہلو گلخانہ (واقع استنبول) مین جگہ دی۔ اور اس عجایب خانہ کی منتظمہ جماعت کی ماتحت کر دیا۔ اس مین مصوری۔ بت تراشی۔ قلم کاری۔ اور فن تعمیر کی جماعتین ہین اور اسکا انتظام کم از کم قیاسی طور پر پیرس کے ایکول ڈی بو آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) کے نمونہ پر ہے۔

سابق مین سلطنت عثمانیہ نے اپنے فنون سے دنیا مین ایک نور تابان پھیلا دیا ہوا تھا لیکن علم ادب اور سائنس مین اگرچہ وہ مغربی نامورون کے مقابلہ مین ویسے ہی نامور اشخاص پیدا کرتے رہنے مین ہمیشہ ہمسر رہی ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے فنون لطیفہ کے متعلق یہ حالت نہین رہگئی تھی۔ وہ معمار جنہون نے سلیمانیہ۔ سلطان احمد۔ اور نئی جامع وغیرہ وغیرہ ایسی عالیشان مسجدین جو یوروپ کی نہایت ہی شاندار عمارتون سے گوئی سبقت لیجانے کا دعوے کرتی ہین۔ بنائی تھین۔ وہ بت تراش اور سنگتراش جنکی چھینون نے وہ وہ بیل بوٹے بنائے کہ پتھر کے کلابتون معلوم ہوتے تھے اور وہ صناع جنہون نے چینی کی کھپریلین بنائین اور چھتون پر وہ میناکاری کی جنہین دیکھ کر اجنبی دنگ رہ جاتے ہین۔ بعد کی نسلون مین موجود نہین رہگئے تھے۔ مگر جس دن سے امیر المومنین سلطان عبد الحمید نے تخت عثمانی پر قدم رکھا ہے اوسی دن سے ٹرکی نے اوس خواب غفلت سے جو میدان فنون و صناعت مین اوسپر طاری ہوگئی تھی اپنے تئین بیدار کرنا شروع کر دیا ہے۔ سابقاً وہ تمام قدیمی چیزین جو عثمانیہ قلمرو مین پائی جاتی تھین۔ ممالک اجنبیہ مین پہونچ جاتین۔ اور یوروپ کی عجایب گاہون کی زیب و زینت جانتی تھین۔ اسی امر کی بدولت عالیشان ووکیگن تو ماشیا" دیوون کی لڑائی کی سنگی تصاویر متر نم) عجایب خانہ برلن کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے۔ اور نینوہ کی قدیمی اشیاء پیرس اور لنڈن کی عجایب گھرون مین موجود ہین۔ مگر اب امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اپنی جایز ورثون کو ہاتھ سے نہین جانے دیتی اور قسطنطنیہ کا عجایب گھر جو اپنے نام کی شان کے قابل ہوگیا ہے۔ سیر کنندہ کو حیران و متعجب بنا دیتا ہے کیونکہ اسمین سکندر اعظم کی قبر جیسے بیش بہا نادرات و عجوبات موجود ہین (جو پانچ برس ہوئے صیدا مین پائے گئی تھی اور جو تمام مقابلون سے برتر اور ارفع ہے)۔

اعلے تعلیم کے مدارس مین سے جو آج ٹرکی مین اس روشن دماغ شوق کی جو سلطان المکرم اعلی انشاء و علم ادب کے رونق دینے مین رکھتے ہین۔ اور جو نیز اوس نا اختتام پذیر تردد اور غور و پرداخت کی جنسے حضور ممدوح اپنی سلطنت کی ملازمین کے علم و ہنر کو وسیع کرنے کی کوششین کر رہے ہین یہین

شہادتین ہین۔

ہم سکول آف ہائی ڈپلومیٹک سٹڈیز (اعلے سفارتی تعلیم کا مدرسہ) کا نام لیئے بغیر نہین رہ سکتے جو پیرس کے سکول آف پولیٹیکل سائنیس کو ایک دن مات کردیگا۔

وہ سکول جو وزارت تعلیم عامہ کے ماسوا دیگر وزارتون کے ماتحت ہین حسب ذیل ہین:۔

(۱)۔وزارت تجارت وپبلک ورکس وزراعت کے ماتحت (الف) حمیدیہ تجارتی سکول ہے سلطان عبدالحمید نے ۱۸۸۲ء مین قایم کرکے سلطنت عثمانیہ مین ایک ایسا مدرسہ جاری فرمادیا ہے جو پبلک کی صنعت و حرفت اور تجارت کو فروغ دینے مین نہایت ہی مفید و کارخیر ہے (ب) آرٹس و ٹریڈز سکول (مکاتب صنعتی) یہ تعداد مین دو ہین ایک لڑکون کے لیئے اور دوسرا لڑکیون کے واسطے ہے زنانہ مدرسہ کو ۱۸۸۳ء مین از سر نو ترتیب دیگئی تھی۔جس سے وہ صنعتی تعلیم نسوان مین اپنی آپ ہی نظیر ہوگیا ہے۔اوس مین لکہنا پڑہنا اور سوئی کا کام سکہایا جاتا ہے۔اور جو کچھہ کام لڑکیان تیار کرتی ہین وہ انکی ہی منفعت کے لیئے فروخت ہوکر زر قیمت ایک طرحکے سیونگز بنک مین جمع کردیا جاتا ہے اور جمع شدہ رقم پاس شدہ لڑکیون مین حسب لیاقت تقسیم کردیجاتی ہے۔(ج) صنعتی مدارس جو فی ولائیت ایک ایک مدرسہ کے حساب سے ۱۸۸۴ء مین قایم اور جاری کیئے جانے منظور ہوئے تھے۔باقاعدہ طور پر سلسلہ وار برابر قایم ہو رہے ہین۔

(۲)۔وزارت (صیغہ مال کے ماتحت)۔

(الف) معدنیات وجنگلات کا مدرسہ عہد سعادت مہد اعلیحضرت سلطان عبدالحمید مین مدرسہ معدنیات اور مدرسہ جنگلات کے ملادینے سے ظہور مین آیا ہے۔

(ب)۔مدرسہ تاربرقی۔جسے حضور ممدوح کی پرضیا ظل عاطفت مین موجودہ رونق و فروغ حاصل ہوا ہے۔

سلطنت عظمی کے غیر مسلم جماعتون کے سکولون پر ریویو کرنے سے پہلے مدارس مذہبی کی تعلیم پر چند سطور تحریر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔مدارس مذکورہ مین تعلیمی کورس مندرجہ ذیل شاخون پر منقسم ہے۔قواعد نحو منطق۔الٰہیات۔فلولاجی (صرف و نحو و تاریخ زباندانی) عروض۔انشاء۔علم کلام۔اقلیدس و ہیئت۔مدرسہ مین دس یا بارہ برس تعلیم پانے کے بعد طلبا قاضی۔مفتی یا امام بنتے ہین۔مگر جو شخص نہائیت اعلے مدارج قانونی حاصل کرنے کے خواہشمند ہون۔انکو فقہ۔شرع محمدی۔تفسیر۔کلام اللہ اور احادیث کی تعلیم مین اور چند زاید سال خرچ کرنے پڑتے ہین ان مدرسون کے علاوہ شیخ الاسلام کے ماتحت مقتول سپاہیون کے یتیم بچون کے لیئے ایک مدرسہ اور امامون اور موذنون کے لیئے استنبول اور سقوطرا کے بھی دو مدرسے ہین۔ان تینون کو ۱۸۸۳ء مین امیرالمومنین اعلیحضرت سلطان المعظم نے قائم کیا تھا۔قسطنطنیہ مین بہت سی پبلک لائبریریان (کتب خانے) بھی ہین جو تعداد

مین چالیس سے متجاوز ہین۔ یہ عموماً مسجدون مین ضمنی طور پر قایم کیگئی ہوئی ہین اور منگل و جمعہ کے سوا ہر روز عام پبلک کے لیے کھلی رہتی ہین۔ پبلک لائبریریون کے علاوہ دارالخلافہ مین ایک ہزار سے زیادہ پرائیویٹ لائبریریان ہین جو مالکون نے متعدد مسجدون کو وقف کر دی ہوئی ہین۔

غیر مسلم جماعتون کے سکول تعلیم عامہ کے ان مدارس کی قسم مین داخل ہین جنکو قانون فری (آزاد) مدارس کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ امپیریل حکام سے ایک مرتبہ ان کے کھولنے کی اجازت ملگئی اور یہ مدارس اپنے اندرونی اور نظامی معاملات مین گورنمنٹ سے بالکل آزاد ہوگئے جو اپنے لئے صرف یہ دیکھنے کا حق محفوظ رکھتی ہے کہ جو تعلیم دیجاتی ہے وہ اخلاق یا سلطنت کی آئین کے برخلاف تو نہین اور یہ کہ جو پیرونیے مدارس مین مقرر ہین وہ وزیر تعلیم عامیا اور ولایت کی علمی مجلس جس مین وہ مدرسہ قایم ہے یا خود اس جماعت کے مذہبی حکام کی عطا کی ہوئی ضروریات ڈگریان رکھتے ہین کہ نہین۔ ان پابندیون کے ماسوا جو گورنمنٹ کی حقوق قایم رکھنے لیے ضروری ہین اور سب طرح سے یہ غیر مسلم مدرسے سرکاری مداخلت سے آزاد ہین۔ بلاشبہ یہ ایک بہت ہی بے نظیر اور خوبصورت مثال بے تعصبی کی ہے جسی امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کل دیگر قومون کو دکھلا رہی ہے۔ اور ممکن نہین کہ وہ اوس کے نہایت ہی اعلے قدر و منزلت کا اعتراف کیے بغیر رہ سکین غیر مسلم جماعتون کے تمام مدرسون سی کلیسیائی یونانی مذہب کی معتقد جماعت کا مدرسہ کیا بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ عمدگی تعلیم ادر اس کے اعلیٰ پایہ کے بہت بڑی سبقت رکھتی ہین۔ وہ ان تین قسمون پر منقسم ہین۔ محلونکے سکول۔ پرائیویٹ سکول۔ اور مرکزی اعلیٰ سکول۔ پہلے قسم کے مدارس کو محلہ والون نے قایم کیا ہوا ہے اور وہی اونکو چلاتے ہین۔

پرائمری ابدادی سکول اور لڑکیون اور لڑکون کے سکول انہین شامل ہین۔ وہ مکاتب بیان۔ ابدادیہ اور رشدیہ کیطرح درجہ وار بنے ہوئے ہین۔

دوسری قسم کے مدرسی ابدادیہ مدارس کے ہم پلہ ہین اور اونکو سکینڈری تعلیم دینے کیلئے پرائیویٹ شخصون نے ہی اپنے خرچون سی قایم کیا ہوا ہے۔ تیسری قسم کے مدارس سرکاری اعلیٰ مدارس کے برابر ہین ان مین سے فنار کا گریٹ نیشنل سکول (قومی مدرسہ عظمیٰ) اور ہالکی کا تجارتی اور مذہبی مدرسہ بڑے اعلیٰ پایہ کے مدرسی ہین۔ گریٹ نیشنل سکول کی لائبریری مین تقریباً بیس ہزار جلدین موجود ہین۔

قسطنطنیہ اور اوس کے مضافات مین یونانی مدارس کی تعداد سو سے اوپر ہے اور ان مین گیارہ اور بارہ ہزار کے درمیان طلبا جن مین سی ایک چوتھائی کے قریب لڑکیان ہین تعلیم پاتے ہین۔

اعلیحضرت سلطان عبد الحمید نے تعلیم عامہ کو رونق دینے مین جو بے تعداد کوششین کی ہین اون مین سے

زیادہ جو جماعت مستفید ہوئی ہے وہ ارمنی قوم ہے حضور ممدوح کے عہد حکومت سے پہلے اس قوم کے قسطنطنیہ مین اور دیگر چند بڑے بڑے شہرون مین بہت ہی تھوڑے مدارس موجود تھے قسطنطنیہ مین ہر ایک ارمنی محلہ مین ایک ایک پرایمری سکول تھا جہان صرف لکھنا۔ پڑھنا۔ ابتدائی حساب۔ مذہبی جواب سوال اور اون لڑکون کو جنکی آواز اچھی ہوتی مذہبی گانا سکھایا جاتا تھا۔ ان مین سے چند سکولون مین علاوہ برین گریمر تاریخ۔ جغرافیہ اور تھوڑی سی ریاضی بھی سکھائی جاتی تھی۔ لیکن اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کی بابرکت عہد مسعود مین ارمنی جماعت نے تعلیم مین بہت بڑی ترقی کی ہے۔ اور اب اونکے مدارس سلطنت عظمی کے دیگر تعلیمی درسگاہون کے ہم پلہ ہوگئے ہین۔ خاصکر دارالخلافہ مین ارمنی جماعت نے بہ نسبت سابق بہت زیادہ ترقی کی ہے اور یہ مین منتشر طور پر اونکی آبادی دو لاکھ کے قریب ہوگی مگر زیادہ تر وہ ۴۰ محلون اور مضافات مین متعدد اکثر آباد ہین۔ اور ان مین اونکے ۴۹ گرجے ہین جنکے متعلق ۵۰ پرایمری سکول لڑکون اور لڑکیون کیلئے ہین۔ ان سکولون کا خرچ جماعت مذکور ہی گرہ سے کرتی ہے اور ان مین سے اکثر مین تعلیم مفت دیجاتی ہے اونمین چار ہزار لڑکے اور دو ہزار لڑکیان تعلیم پاتی ہین۔

ارمنیون کے سکینڈری درجہ کے سکولون مین زیادہ سربرآوردہ یہ ہین سکول۔ آغا جھان سکول سقوطر کالعیس بو ین مدرسہ نسوان ینی کاپو دار کا مشد ورجیان سکول اور قوم کا پو دار کا تری ویانیان سکول ہین یہ تمام سکینڈری سکول پرائیویٹ اشخاص نے قایم کئے ہین جن کے نامون سے وہ موسوم ہین) ارمنی ہسپتال واقع یدی قولی کے ساتھ یتیم لڑکون اور لڑکیون کیلیے ایک صنعتی سکول ہے۔ اس مین ۲۰۶ لڑکے ۱۹۰ لڑکیان ہین ہسکنی مین متروک یتیمون کے لیے ارمنی اسون نے ایک پرورش خانہ قایم کیا ہوا ہے تمام ارمنی سکولون مین غلطہ کا سنٹرل سکول درجہ اول مین شمار ہوتا ہے جہان ۱۵۰ لڑکے سیکنڈری تعلیم پاتے ہین۔ اس مین ارمنی۔ ترک اور یورپین پروفیسر مقرر ہین جو غلطہ سرائے کے امپیریل کالج کی فیکلٹی سے حاصل کیے گئے ہین۔ تعلیمی پروگرام مین وینیات۔ ارمنی زباندانی اور علم ادب۔ ترکی زباندانی فرانسیسی اور جرمن خوشخطی نقشہ کشی۔ جغرافیہ۔ عام تاریخ۔ فلسفہ نیچرل ہسٹری۔ علم طبیعات کیمسٹری۔ ریاضی۔ قانون سیاست مدن۔ حساب کتاب رکھنا۔ فن عملی حفظ صحت۔ اور جمناسٹک (ورزش جسمانی)۔ شامل ہین۔

۱۸۸۶ء مین قایم ہوکر یہ مدرسہ اسوقت تک بے نظیر نتائج ظاہر کرچکا ہے اور یہ مدارس کے معلمون اور اوس کے پروفیسرون کیلیے بڑے فخر کا موجب ہے۔

اپنے ہم مذہبون کو تعلیم کے فوائد اور منافع سے مستفید کرنے کیلیے ارمنیون نے تعلیم کے پھیلانے

کے لیے متعدد سوسائٹیان موسومہ یاری کوروزگان۔ آسیا گان۔ ورتانیان صنع کریبیان وغیرہ وغیرہ قایم کی ہوئی ہین مگران سب سے بڑھ کر نہایت قابلقدر ''یونائیٹڈ ارمنین سوسائٹی'' (متحدہ ارمنی انجمن) ہے جو اعلیحضرت سلطان عبدالحمید کے عہد حکومت مین بنائی گئی ہے حضور جلالت مآب بنفس نفیس اس انجمن کو سالانہ بہت بڑی امداد دیتے ہین تاکہ وہ حضرت سلطان کے ایشیائی علاقہ کی وفادار رعایا مین تعلیمی سلسلہ کو اچھی طرح سے بڑھانے اور رونق دینے کے قابل ہو جاوے۔ انجمن مذکورہ ۳۵ مردانہ سکولون کو جن مین ۲۳۶۲ طالب علم پڑھتے ہین اور دس زنانہ مدرسون کو جن مین ۸۳۹ لڑکیان تعلیم پا رہی ہین۔ چلا رہی ہے یعنی اس کے طفیل ۳۲۰۱ غریب بچے مفت ابتدائی تعلیم پا رہے ہین۔

دو زنانہ انجمنین جو خیر مجسم حضرت امیر المسلمین کے عہد محمود مین ہی قایم ہوئی ہین صوبجات مین غریب لڑکیون کو تعلیم دلانے مین مردانہ سوسائٹیون کا مردانہ وار مقابلہ کر رہی ہین انمین سے ایک۔

(۱) ''طبروت زامسر جھیوہیاز'' سوسائٹی ہے جو صوبجات مین زنانہ مدرسون کے لیئے استانیان تیار کرتی ہے اسنے اسلامبول مین ایک نارمل سکول قایم کیا ہوا ہے جس مین ۸۰ لڑکیان زیر تعلیم ہین تاریخ قیام سے یہ مدرسہ صوبون کی مختلف مدارس کیلیئے ۳۰ استانیونکو قریب ہر سال فارغ التحصیل کر کے باہر بھیجتا ہے۔

(۲) ''اسکانابر جھیوہیاز'' سوسائٹی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جن اضلاع مین پہلے زنانہ مدارس موجود نہین وہان انکو قایم کیا۔ اور ... چلایا جاوے۔ وہ ابتک پانچ پرائمری سکول قایم کر چکی ہے جن مین پانسو لڑکیان پڑھ رہی ہین۔

خاص دار الخلافہ مین نوجوان لڑکیان پیرا کے صنعتی سکول مین اعلے تعلیم پاتی ہین۔ اوس کے پریپیریٹری (تیار کنندہ ابتدائی) اور اعلے دونون حصون مین متعلمون کا شمار ۱۵۰ ہے اوس مین داخل ہونے کے لیئے ابتدائی تعلیم کا پہلے حاصل کر لینا ضروری ہے۔ خاص تعلیمی کورس کے علاوہ ہر قسم کا سوئی کا کام سکھایا جاتا ہے جو ممالک غیر سے نوکر رکھی ہوئین ماہر استانیان سکھلاتی ہین۔ اعلے جماعتونکی لڑکیان عروسی پوشاکین اور مشرقی کشیدہ کا نہایت لطیف اور بے نظیر کام تیار کر لیتی ہین۔

یہان ارض روم کے ''سناس سریان'' مدرسے کا جسے ایک ارمنی روسی باشندہ وآن نے باجازت خلیفۃ المسلمین ۱۸۸۱ئہ مین قایم کیا تھا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ جس سے زیادہ تر آرمینیا کی ولائتین مستفید ہوتی ہین۔ سکینڈری تعلیم دیتا ہے۔ اس کے پروفیسر جرمن یونیورسٹیون سے حاصل کیئے گئے ہین۔ اس مین علمی تعلیم کے علاوہ کفش دوزی نجاری لوہاری وغیرہ وغیرہ کئی دستی پیشے بھی سکھلائے جاتے ہین اور زراعت و باغبانی کی تعلیم بھی مشرقی اور مغربی ماہران فن کے ذریعہ سے دیجاتی ہے۔

ارمنی کیتھولک جماعت کے مذہبی جماعت مذکور کے قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے گو شمار مین کم ہین مگر اون کا انتظام و اہتمام نہایت معقول ہے "ونیا اور ونیس کے" "مکاتیون" کے مدارس او زنیز مدرسہ بطریق اعظم مدرسہ متحمض کبا خاص خاص تذکرہ کے قابل ہین۔ ایک مدرسہ سونکی زیر اہتمام لڑکیون کو ابتدائی تعلیم دیتا ہے۔

یونانی اور ارمنی سکولون کے بعد یہودیونکی سکولونکی باری آتی ہے جو تمام چند متمول اشخاص یا یونیورسل اسرا ئیلایٹ الائنس (انجمن اتحاد عامہ بنی اسرائیل) نے قایم کیئے اور جن کو وہی چلا رہے ہین۔ سنہ ۱۸۹۰ء کے آغاز مین تمام قلمرو عثمانیہ مین ان مدارس مین سے ستر لڑکون کے لیئے تھے جہان ۲۹۴۵ لڑکے پڑھتے تھے اور تیرہ لڑکیون کے لیے تھے جن مین ۲۳۰۹ متعلمہ تھین۔ اور ایک کمبینڈ (مخلوط) سکول لڑکون اور لڑکیون دونون کے لیئے تھا جس مین ۱۲۱ طلباء زیر تعلیم تھے۔

ان مدارس کا تعلیمی کورس وہی ہے جو رشدیہ مدارس کے لیئے ہے۔ اس مین عبرانی زبان تاریخ جہود تاریخ زمانہ حال جغرافیہ حساب حساب کتاب رکھنا۔ اصول اقلیدس۔ علم طبعیات۔ کیمسٹری اور نیچرل ہسٹری کے ابتدائی مسائل اور مقامی اقتضا کے مطابق ترکی۔ عربی۔ یونانی۔ اطالین یا اندلسوی زبانین سکھائی جاتی ہین۔ اعلے تعلیم بنی اسرائیلی جماعت مین رواج پذیر نہین ہے۔ مگر دوسری طرف دس صنعتی مدرسے لڑکون کے لیئے اور نو مدرسے لڑکیون کے لیئے جاری کیئے ہوئے ہین۔ جن مین بالترتیب ۲۴۰ لڑکے اور ۱۲۵ لڑکیان کسب و ہنر سیکھتی ہین۔

سلطنت عثمانیہ کے وسیع خوان نعمت مین جو اوسنے اجنبیون کے لیئے بچھا یا ہوا ہے یورپینون کی قایم کردہ تعلیمی مدارس کی ہی نہین ہے جو دار الخلافہ اور صوبجات دونون جگہ موجود ہین۔ اجنبیون نے مدارس کھولنے کی اجازت ملنے کے لیئے جسقدر درخواستین کی ہین ان سب کو امیر المومنین کی گورنمنٹ نے ہمیشہ خلعت قبول عطا فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ سلطنت عظمیٰ عثمانیہ کے تمام اطراف مین فرانسیسی۔ اطالین۔ انگلش آسٹرین۔ جرمن اور امریکن مدارس اوس شاہنشاہ کیوان بارگاہ کے سایہ ہمایون مین پہلتے پہولتے نظر آرہے ہین جسکی ذات بابرکات مین علوم و فنون اور سائنس کو ایک نہایت زبردست و زفراخ حوصلہ مربی ملگیا ہوا ہے۔ صرف قسطنطنیہ ہی مین ۲۵ ایسے کالج سکول اور یتیم خانے ہین جنکو دیگر ممالک کی رومن کیتھولک عیسائی جماعتون اور مشنون نے قایم کیا ہوا ہے اور جن مین ۲۵۰۰ لڑکے اور لڑکیان تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ اور ان کے علاوہ پانچ پروٹسٹنٹ سکول انگریزی اور اوس کی مشنون کے زیر اہتمام ہین ایک یونانی کیتھولک مدرسہ ہے اور بارہ دیگر مدارس ابتدائی۔ سکینڈری یا اعلے تعلیم کے لیئے ہین جنمین

مذہبی تعلیم نہین دیجاتی۔

ایک متمول امریکن نے رابرٹ کالج قایم کیاہوا ہے جو نہی اعلے تعلیم کے لیئے بہت مشہور ہے۔۔۔۔ ہے۔ علاوہ برین امریکن مشن نے تعلیم نسوان کے لیئے ایک مدرسہ کہولا ہوا ہے جسکی بہت تعریف کیجاتی ہے۔

بیروت مین ایک فری (آزاد) طبی مدرسہ ہے جس سے عربی بولنے والے ممالک کو لاانتہا فایدہ پہنچ رہا ہے۔ ایڈریانوپل۔ سالونیکا۔ جینینا۔ سمرنا۔ طرابزون۔ عین تاب اور موصل وغیرہ مین بھی اجنبی مدارس موجود ہین جو تعلیم عامہ کی ترقی مین عثمانیہ مدارس کو بہت امداد دے رہے ہین۔

ہر سال ترقی تعلیم کے لیئے حضرت امیر المومنین اپنی جیب خاص سے بڑی بڑی رقمین خرچ فرماتے ہین شہنشاہ موصوف نہ صرف لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ایسی مقامات مین جہان مطلوبہ روپیہ کی کمی ہو صبیان اور ابتدائیہ مکاتب کی تعمیر اور قیام کے لیئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو وہی عطا فرماتے ہین۔ بلکہ برابر لگاتار مدارس کی نقد امداد سے جو وہ شاہان عالیمقدار کے مناسب حال فراخ دلی سے مرحمت فرماتے ہین۔ یا طالب علمون کے لیئے تاکہ اون کا شوق بڑہے طرح طرح کے انعامون اور تحفون کے بھیجنے سے اعانت فرماتے رہتے ہین۔ یہ کل انعام واکرام بلا تمیز مذہب و قومیت تمام رعایا پر یکسان تقسیم کیئے جاتے ہین۔

کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہین اوسکی تمام رعایا جو ایک ہی ملک کے بچے ہین۔ ہر طرح سے مساوی اور برابر ہے اور بیشک یہی وجہ ہے کہ حضرت بلند شوکت جب ہر سال بجلوس شاہانہ خرقہ شریف کی رسم کی بجا آوری کے لیئے استنبول تشریف لیجاتے ہین تو غیر مسلم سکولون کے طالب علم اور پروفیسر شہر کے ان تمام گلی کوچون مین جن مین سے امپریطوری سواری نے گذرنا ہوتا ہے صف بستہ قرینے وار کھڑے ہو کر انکی موکب جلال کے دیکھتے ہی خوشی کے نعرے بلند کر دیتے ہین۔ اور "پادشاہم چوق یشا" کے پر زور صدائین اور نعرے اوس بے پایان امتنان و احسان کا ایک ادنی اظہار ہین جو رعایائے سلطانی اپنی شہنشاہ عالی مرتبت کیطرف سے اپنے دلون مین محسوس کرتی ہے +

ارمنی

اوس بے نظیر ترقی کا بیان ختم کرنے سے پہلے جو ٹرکی نے اپنے موجودہ فرمانروا کے عہد حکومت مین کی ہے ہم اس ارمنی ایجی ٹیشن کی نسبت جو پچھلے تین مہینون سے ہم مشاہدہ کر رہے ہین اور نیز ان ارمنیون کی جو صوبجات متحدہ کی رعایا بن چکے ہین ٹرکی واپس جانے پر جو قانونی حیثیت ہوتی ہے اوسپر

چند سطور تحریر کر دینا مناسب خیال کرتے ہین۔

ایک عام ٹرکی ضرب المثل ہے کہ ایک ارمنی کو ٹھگنے کے لیے چھہ یہودی درکار ہوتے ہین۔ اس کہاوت سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ ارمنی بہ اعتبار اپنی صداقت اور دیانت کے مشرق مین بالعموم کس وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی خود بھی اپنے اس عیب سے بخوبی واقف ہین۔ کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اون مین سے ایک نے نیویارک کے ایک سر برآوردہ روزانہ اخبار مین ایک خط شائع کر کے اپنے ہم مذہبون کو اپنے بیانات مین صداقت۔ صرف صداقت اور سوائے صداقت کے اور کچھہ زیادہ نہ بیان کرنے مین نہایت محتاط رہنے کی تاکید اکید کی تھی۔ اس سادہ لوح ارمنی کو اپنی کوششون اور نصیحتون مین جو کچھہ کامیابی ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو تمام صوبجات متحدہ اور یوروپ مین شرقاً غرباً شمالاً جنوباً مشتہر ہورہا ہے۔

"ارمنی سرگروہ گریگوری کی بیوی کی یہ کہانی (جنے کچھہ عرصہ سے تمام دنیا مین ایک ہلچل ڈال رکھی تھی) کہ وہ ترکی ظالمون کے ہاتھون بیعزتی گوارا نہ کر کے اپنے بچے کو گود مین لیے ہوے ایک غار عمیق مین کود پڑی تھی۔ اور اوس کی تقلید مین دوسری عورتون نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ جسکہ وہ نالہ لاشون سے پٹ گیا تھا۔ جیسے کہ اکثر لوگون نے اس قصے کے سنتے ہی پیشین گوئی کر دی تھی۔ ازسرتا پا جھوٹا اور غلط ثابت ہوئی ہے۔

"اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مکروہ اور خوفناک قصہ اوس پرانی کہانی سے جسے نظم مین مسٹر ہمینز نے کئی برس ہوئے اپنی کتاب "سولیوٹ مدر" مین بیان کیا تھا۔ لیا گیا ہے اور واقعات موجودہ کے مناسب حال بنانے کے لیے اوس پر بہت سی رنگ آمیزیان اور زیادتیان کر لیگئی ہین۔ اس انکشاف عجیبہ سے یہ اغلب نہ سہی مگر ممکن تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام "ارمنی مظالم" زیادہ تر کسی تنگ بند جنونی کی دماغی اختراعات ہین جو ذاتی منفعت، کینہ توزی یا کسی اور ویسے ہی مدعا کے لیے گھڑی گئین۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ اس انکشاف حال نے سب طرفون سے ماسوا ان ارمنی ایجی ٹیٹرون (شورش برپا کرنے والون) کے جن کا پیشہ ہی یہی ہے اور جنپر اس ایجی ٹیشن کی مرگی کا ہمیشہ دورہ ہوا کرتا ہے۔ ترکون کی مخالفت کے جوش کو نمایان طور پر ختم کر دیا ہے۔

"یہ مندرجہ بالا ارمنی ایجی ٹیٹر اس بات کو کہ یہ کہانی محض ایک پرانی نظمیہ کتاب سے اخذ کیگئی ہے ورنہ درحقیقت اسکی کوئی حقیقت یا بنیاد نہین ہے تسلیم نہین کرتے اور بڑے اطمینان اور بھروسہ کے ساتھ تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہے ہین جو ارمنی سرزمین پر بھیجی گئی ہوئی ہے۔"

اسمین کوئی کلام نہین ہے کہ ضلع ساسون مین کچھ شورش ہوئی ہے - مگر اوسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی کیونکہ اعلیحضرت کی یہ مستقل اور مضبوط خواہش ہے کہ اوسکی تمام رعایا کے ساتھ منصفانہ برتاو کیا جاوے اور تمام مجرمون کو قانون کے مطابق سزا دیجاوے - لیکن ہمارے خیال مین سب سے پہلے یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ وہان دراصل وقوعہ مین کیا آیا ہے اور ثانیاً یہ کہ وقتی ابتدا کرنیوالے کون تھے - واقعات گزشتہ مندرجہ ذیل مختصر طرز مین جیسا کہ اون کو نیویارک ہیرلڈ نے شائع کیا ہی بہت عمدگی سے یہان بیان کئے جا سکتے ہین۔

ان ارمنی فتنہ پردازوان نے تالوری کی دشوار گذار پہاڑون مین جو موش (واقع ولایت بطلس) کے جنوب مشرق مین) ساسون اور ضلع قال واقعہ متصرفات (کمشنری) گنج کے درمیان ہین - سر انکالا - اور اپنی نوجون کو مسمی حمپرطزوم کے اغوا پر جو مورٹ کے فرضی نام سے ان علاقون مین پہلے ہی شورش برپا کر رہا تھا جمع کیا۔

یہ حمپرطزوم ولایت ادانہ کے قصبہ حجین مین پیدا ہوا تھا اور آٹھ برس قسطنطنیہ کے سول میڈیکل سکول مین تعلیم پاتا رہا مگر قوم قاپو کے ہنگامون مین شریک ہونیکی وجہ سے اتھنز کو اور وہانسے جنوا کو بھاگ گیا - بعد ازان وہ بھیس بدلکر اور اپنا نام بدلا کر سکندریہ کے رستہ دیاربکر سے بطلس کے نواح مین پہونچگیا - اور وہان پہونچتے ہی پانچ اور شخصون کے ساتھ ملکر اسی وقت اپنی باغیانہ ایجی ٹیشن (شورش) شروع کردی۔

حمپرطزوم بھولی رعیت کو یہ یقین دلاتا پھرتا تھا کہ وہ ایک اجنبی ایجنٹ ہے اور ترکی حکومت کو تہ و بالا کرنے کے متعلق جسقدر وہ تجویزین کر رہا ہے اون مین تمام دول یورپ اوس کی ممد و معاون ہین - چنانچہ اسطرح سے دیہات سنار، سمائی - گلی گوزات - آہی - خدنگ - سینانک - چقند - الفرد - سوفی - اتک - آق جبر اور علاقہ تالوری کے ارمنیون کو جس مین چار ضلعے شامل ہین وہ اپنی مجرمانہ اغراض مین شامل کرنے پر کامیاب ہوگیا۔

پس ان باغیون نے زیر کمان حمپرطزوم جولائی گذشتہ (سنہ ۱۸۹۴ء) کے آخری حصہ مین اپنے اپنے دیہات کو ترک کردیا - اور اپنی عورتون - بچون اور املاک کو ناقابل گذر اور ممتنع الوصول مقامات مین چھوڑکر دوسرے مسلح باغیون کو بھی جو وادیئے موش اور قال (دسلوان کی قضاؤن (علاقہ جو قاضی کے ماتحت ہوتے تحصیل) سے آئے تھے اپنے ساتھ ملالیا - اور تین ہزار سے زیادہ کی تعداد مین بمقام اندوق داغ جمع ہوگئے - ان مین سے پانچ یا چھ سو باغیون نے موش پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا

اور ابتک اُن قبیلہ ولیقان پر جو کوہ تورلنگ پر موش کے جنوب مین آباد ہے حملہ کرکے اون مین سے کئی ایک کو قتل کیا۔ اور اونکی تمام جایداد دین لوٹ لین۔ جسقدر مسلمان اونکے ہاتھ لگے۔ پہلے انکی سخت مذہبی توہین کیگئی۔ اور بعد مین اون کو نہائیت خوفناک اذیتین اور تکلیفین پہونچاکر قتل کیا گیا۔ باغیون نے نواح موش کی باقاعدہ فوج پر بھی حملہ کیا۔ مگر وہ خاص شہر موش پر وہان کی زبردست جنگی فوج کے خوف سے حملہ کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

(۳) یہ گروہ پھر ان باغیون کے ساتھ ملکر جو اندوق داغ پر اکٹھے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ جماعتون مین ہوگیا جنہون نے آس پاس کے قبیلون پر بڑی خونخواری سے حملہ کرکے نہائیت مہیب اور خوفناک جرائم کا ارتکاب کیا اور چارون طرف لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ اُنہون نے عمر آغا کے بھتیجے کو زندہ آگ مین جلا دیا۔ اور گلی گوزات کے گانون مین تین چار مسلمان گہرونکی عورتونکو ہلاک کر دیا۔ علاوہ برین اُنہون نے بے تعداد مسلمانونکو طرح طرح کی اذیتین پہونچائین۔ بچو صلیب چڑھنے پر مجبور کیا۔ انکی آنکھین نکالڈالین۔ کان کتر دئیے اور اسیطرح کے اور ہزارون نہائیت دردانگیز ظلم و ستم ان غریبون پر کئے۔

(۴) انہی باغیون نے اگست گزشتہ کے شروع مین مقامات بکبران و بادیکان کے قبیلہ جات فنی نار پر حملہ کرکے اوسیطرح کے جور و ستم کئے جیسے کہ اوپر لکھے جاچکے ہین۔ ان باغیون کے علاوہ دیہات علی نقر دیرموش کے باغیون نے جو ضلع کلب کے پرگنہ جنان مین واقع ہین اون کردون پر جو ان کے ضلعات مین آباد تھے اور نیز اون کردون پر جو دیہات قبصرو چاٹ چالہ مین بستے تھے حملہ کر دیا۔

(۵) اگست کے اخیر مین ارمنی موش کی قرب وجوار مین کردون پر حملہ کر رہے تھے۔ اور موضع گلی گوزات اور دو تین اور موضعون کو جلاکر راکھ سیاہ کر چکے تھے۔ تالوری کے باغی تعداد مین تین ہزار سے متجاوز تھے۔ اور عیسائی اور مسلمان دونون مین ہلاکت و تباہی برپا کرچکنے کے بعد اپنے ابلیسانہ کام مین برابر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب انکو ہتھیار رکہدینے اور مطیع ہوجانے کا حکم دیا گیا۔ تو اونہون نے انکار کر دیا۔ اسپر بغاوت کے فرو کرنے کیلیئے باقاعدہ فوج موقعہ پر روانہ کیگئی۔ سرغنہ حمپرطزوم گیارہ خطاکار ساتھیون کے ہمراہ بلند پہاڑونکی طرف بھاگ گیا۔ مگر آخرکار زندہ پکڑ لیا گیا۔ لیکن گرفتاری سے پہلے اوس نے دو سپاہیون کو قتل اور چھہ کو زخمی کیا۔ اگست کی اخیر تک تمام باغی گروہ منتشر کر دئیے گئے۔

(۶) عورتون بچون اور بیمارون کی حسب مقتضائے انسانیت احکام اسلام کے مطابق پوری پوری خبرداری کیگئی۔ اور صرف وہی باغی فوج کی باڑھون سے ہلاک ہوئے جنہون نے ہتھیار رکہدینے سے انکار کیا۔ اور اپنی ملک کی جائیز حکام سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی۔

ان واقعات متذکرہ بالا کے بعد مین ایک چشم دید شاہد یعنے مسٹر زیمی نیز اندلسوی سلاح اور فیلو

رائل جغرافیکل سوسائٹی آف انگلینڈ کی شہادت سی تصدیق ہوگئی بمصائیب ساسونکی نسبت جو کچھہ اون کا بیان ہی اوسی اخبارات نی مندرجہ ذیل پیرایہ مین شایع کیا ہے:-

"سینور زیمی نیز مشہور اندلسوی سیاح اوس جغرافیکل مشن کو جسپر ترکی گورنمنٹ نے کردستان اور میسوپوٹیمیا دوابہ فرات ودجلہ مین بھیجا تھا۔ مارچ سے شروع کرکے بماہ نومبر اوسے ختم کرکے اب حال مین ہی یہان واپس آئے ہین۔ مفروضہ مظالم ساسون کے وقت وہ ارمنی صوبہ بطلس مین موجود تھے اور انکا بیان ہے کہ اونہون نے وہان کوئی ایسی چیز دیکھی یا سنی نہین جس سے ان دردانگیز کہانیونکی جو مظالم آرمینیا کی نسبت مشہور کیجارہی ہے کوئی اصلیت یا بنیاد قرار دیجا سکے۔

"سینور زیمی نیز ایک مہینہ قسطنطنیہ مین ہے مگر وہان انہون نے اس معاملہ پر کسیطرح کی بحث کرنے سی صاف انکار کردیا۔ اب وہ بعیت وڈز پاشا لندن مین ہین اور اس سے زیادہ عرصہ تک خاموش رہنے کی کوئی وجہ نہین دیکھتے۔ اون کے خیال مین آرمینیا کی موجودہ متوحش حالت کا الزام بہت کچھہ ان امریکن میتھوڈسٹ مشنون کی ذمہ عاید ہوتا ہے جو ایشیا کوچک مین ڈیرہ ڈالے ہوئے ہین۔ انکا بیان ہے کہ یہ مشنین آرمینیون کو ایسی سطحی تعلیم دیتی ہین جو جماعت مذکور کی ضرورتون کے بالکل تناقض ہے۔ ان مشنون کے طلبا اپنے گہرون کو واپس جانے اور نہ ہی اراضیات پر محنت کرنے پر کبھی راضی نہین ہوتے۔ انکو ہر وقت امریکن آزادی کا خبط سمایا رہتا ہے اور سومین سی ننانوے صورتون مین ارمنی ایجی ٹیٹر (شورش کنندگان) وہ شخص پائے گئے ہین جو انکی مشنون کے شاگرد رہ چکے ہین۔

"سینور زیمی فرماتے ہین کہ یہ امر بالکل غلط ہے کہ ترکی باقاعدہ یا بیقاعدہ فوج نے عورتون اور بچون پر ظلم کیے یا ان کو بیحرمت کیا ہے۔ یہ کل واقعہ صرف ایک مقام کی شورش پر محدود ہے جو وہین اسی مقام مین دبادی گئی۔

"پہلی موسم سرما مین آرمینیون اور کردون کے درمیان جو لڑائیان اور ہنگامے ہوئے ہین ان کو بیان کرنے کے بعد صاحب موصوف ارشاد فرماتے ہین کہ ارمنی ایک بہت بڑی تعداد مین ساسون کے قریب ادی تالوری مین جمع ہوئے گورنر بطلس کی درخواست پر زکی پاشا کی فوج کو حرکت دینے اور امن قایم کرنے کا حکم بھیجا گیا۔ اسپر چار بٹلینین جن مین تقریباً بارہ سو سپاہی تھے۔ جلدی جلدی اکٹھی کیگئین۔ اور آرمینیون کو منتشر کرنے کے لیے بھیجی گئین۔ فوج نے باغیون کو بتاریخ ۲۰ اگست ایک میدان مرتفع پر آدبوچا۔ اور ان کو ہتھیار رکھدینے کا حکم دیا گیا۔

"آرمینیون نے جو تعداد مین تین ہزار سے زیادہ تھے سپاہیون کو منہ چڑانا اور ان پر پتھر پھینکنے شروع

کردئیے اور آخر مین اونہون نے فوج پر چند گولیان بھی چلادین۔ جسپر فوج نے بھی ایک باڑہ ماری۔ اسپر ارمنی بھاگ گئے۔ اور ایک تنگ گہاٹی مین اکٹھے ہوگئے۔ جہان پر ترکی فوج پھر انکے تعاقب مین پہونچگئی اور ترکی کمان افسر نے آشتی آمیز تقریر مین انکو منتشر ہوجانے کی نصیحت کی۔ چندنے اس نصیحت کو قبول کرلیا۔ مگر اکثرون نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ جسپر فوج نے پھر دوسری باڑہ ماری۔ اور کلہم تین سوار منی مارے گئے۔ اور کل معاملہ مین صرف ایک ہی واقعہ کسیقدر سنگین ظہور مین آیا۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے قیدی گرفتار کئے گئے تھے مگر وہ بعد مین رہا کردئیے گئے تھے"

اب رہا یہ امر کہ اصلی محرک کون تھے اور کن کی مہربانی سے یہ حالت حادث ہوئی ہے۔ سو ہمارے خیال مین انگریزی زبان بولنے والی قومون کو پادری سرس ہملین صاحب جیسے معتبر اور سندین شخص کے بیان سے بڑہ کر جس نے اسقدر عرصہ پہلے یعنے ۲۳ دسمبر ۱۸۹۳ء کو اخبار "کان گری گرشینٹ" (مذہبی پرچہ) مین مندرجہ ذیل بے نظیر خط شایع کرکے ان سوالون کا جواب دیدیا ہے۔ کوئی اور جواب زیادہ مقبول نہین ہوسکتا۔

"ایک ارمنی فتنہ پرداز جماعت سلطنت عثمانیہ کے بعض حصونکی تمام عیسائی آبادی اور مشنری کام کو نہائیت سخت نقصان اور زیان پہونچارہی ہے۔ یہ ایک خفیہ انجمن ہے اور وہ اپنا کام ایسی باہنر مکاری اور چالاکی سے کررہی ہے کہ اوس مکاری کو صرف مشرق کے لوگ ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین

"ایک پمفلٹ مین جو بڑی کثرت سے تقسیم کیا گیا ہے اخیر پر یہ اشتہار درج کیا گیا ہے "یہی صرف ارمنی ایسی جماعت ہے جو آرمینیا مین انقلابی تحریک کی رغبت دلارہی ہے اور اوس کو پھیلا رہی ہے اوس کا صدر مقام اتھینز (دار الخلافہ یونان) مین ہے اور اسکی شاخین آرمینیا کے ہر ایک قصبہ اور گانون مین اور نیز نوآبادیون مین موجود ہین۔

"انجمن ہذا کے بانیون مین سے ایک مسمی نشان غرابدیان امریکہ مین ہے اور جو شخص مزید حالات دریافت کرنا چاہین وہ اس سے یا مرکزی کمیٹی کے ایم بینی آرڈ سے خط وکتابت کرسکتے ہین۔ سابق الذکر کا یہ پتہ ہے۔ نشان غرابدیان نمبر ۱۵ نوٹلیمن سٹریٹ قصبہ ووسٹر ریاست مسپی (صوبجات متحدہ امریکہ) اور آخر الذکر کو ڈاکخانہ اتھینز۔ یونان کی معرفت خطوط بھیجے جاسکتے ہین"

"ایک بڑے عقیل وفہیم ارمنی جنٹلمین نے جو نہ صرف ارمنی زبان بلکہ انگریزی بھی بہت شستہ اور پاکیزہ بولتا ہے اور انقلاب حکومت کا بڑا زبردست حامی ہے مجھے یقین دلایا ہے کہ آرمینیون کو بڑی زبردست امیدین ہین کہ وہ روسیون کے لیئے ایشیا کو چک مین داخل ہوکر اوسپر قابض ہونے کا رستہ تیار کررہے ہین

مین نے دریافت کیا کہ کسطرح ؟ جس کے جواب مین اونسے کہا۔ کہ
"یہ تمام ہنچاگو سٹ (باغی ارمنی) گروہ جو کل سلطنت مین قایم ہو چکے ہین۔ موقع مناسب کی ملتے ہی ترکون اور کردون کو قتل کر دینگے۔ نیز دیہات کو جلادین گے۔ اور پھر خود پہاڑون مین جا چھپین گے اس کارروائی سے مسلمان سخت غضب آلود ہو جائین گے۔ اور وہ یکبارگی اوٹھ کر بے پناہ آرمینیون پر جا پڑین گے۔ اور ان سخت وحشیانہ طریقون سے ذبح کرنا شروع کردین گے جبپر روس انسانیت اور عیسوی تہذیب کی حمایت کرنیکے لیئے حملہ آور ہو جائے گا اور قبضہ کریگا۔"
یہ سنکر جب مین نے اس تجویز کو نہایت ہی سفاکانہ اور ابلیسانہ کہا تو پھر مجھے بڑی متانت اور سنجیدگی سے یہ جوابدیا۔
"تمہین بیشک ایسی ہی معلوم ہوتی ہوگی مگر ہم آرمینیون نے آزاد ہونے کی ٹھان لی ہی یورپ نے بلغاری مظالم کیطرف توجہ کی اور بلگیریا کو آزاد کرا دیا۔ اسیطرح جب لاکھون عورتون اور بچون کی خون کی ندیان بہینگی۔ اور انکی آہ و بکا آسمان تک پہونچے گی تو وہ ہماری فریاد کو بھی سنے گا۔"
مین نے اوسے یہ سمجھانے کی بیفایدہ کوشش کی کہ یہ تجویز آرمینیونکا نام تک تمام مہذب لوگون مین قابل نفرت و حقارت بنادیگی مگر اوسنے جوابدیا کہ "ہم مایوس ہوگئے ہین۔ اور ہم یہی کرین گے"۔ مین نے کہا "مگر تمہاری قوم روسی حفاظت کی خواہشمند نہین ہے وہ تو ٹرکی ہی کو خواہ وہ کیسی بری ہو ترجیح دیتی ہی دونون سلطنتونکی حدین کئی سو میل تک ایک دوسریسے ملحق ہین۔ اور ایک سے دوسری مین ہجرت کر جانا ہر وقت نہایت آسان ہے اور یہ انفصال آجکا ہی نہین ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت کے آغاز ہی سے یہی کیفیت ہی۔ پس اگر تمہاری قوم روسی گورنمنٹ کو پسند کرتی تو آج ٹرکی مین ایک خاندان بھی نظر نہ آتا اوسنے جواب دیا۔ ہان جو کچھ تم نے کہا ہے درست ہی مگر اسی حماقت کی بدلے تو وہ تکلیفین اوٹھا رہے ہین اور ابھی اوٹھائین گے"۔
"میری اور بھی کئی لڑکون سے گفتگو ہوئی جو اسیطرح کے ارادے رکھتے ہین مگر یہ بات کوئی بھی تسلیم نہین کرتا۔ کہ وہ انجمن مذکور کا ممبر ہے۔ لیکن جو لوگ قتل و آتشزدگی کو مباح سمجھتے ہون جھوٹھ بولنا اونکی سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔
"ٹرکی مین جماعت مذکور ترکون کو پروٹسٹنٹ پادریون اور پروٹسٹنٹ آرمینیون کے برخلاف برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مقام مارسووان مین جسقدر ہنگامے ہوئے تھے وہ سب اسی جماعت کی کرتوتون سے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب بڑے مکار۔ بے اصولے اور ظالم ہین۔ وہ خود اپنی جماعت کے

لوگون کو قتل کر دینے کی دہمکیین دیکر اون سے زر چندہ جبرًا طلب کرتے ہین۔ اور یہ دہمکیان محض ڈراوا ہی نہین۔ بلکہ اکثر عمل مین بھی لائی جاتی ہین۔ جسنے اس ہنچاگوسٹ انقلابی جماعت کی ناپاک اغراض مین سے صرف چند ایک ہی کا۔ اور وہ بھی حتے الامکان نہایت ہی نرم اور رعایتی انداز سے پردہ فاش کیا ہے اوس کا آغاز روس سے ہوا ہے اور روسی سونا اور روسی چالبازی ہی اسکی روح و روان ہین۔ تمام پادریون کو جو خواہ وطنی ہون یا اجنبی لازم ہے کہ اس انجمن کی برملا مذمت کرین۔ اور پروٹسٹنٹ پادریون کو تو خاصکر بڑے زور سے اسکی مذمت کرنی واجب ہے۔ اسی جماعت کے ممبر ہر ایک اتواری سکول مین داخل ہونے اور معصوم اور بھولے بھالے لوگون کو دہوکہ دینے اور اون کو اسطرح سے باغی بنانے اور اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔ اسلیئے ہمکو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ آرمینیونکی حمایت کرتے وقت ہم کوئی ایسا فعل تو نہین کر رہے جو کسیطرح سے اس کمبخت انجمن کی اغراض کا جس سے ہر ایک شخص کو نفرت کرنی چاہیئے موید ہو سکے ہم مانتے ہین کہ ممکن ہے اس ملک (امریکہ) کے چند ارمنی ہنچاگواسٹ انجمن کے ظالمانہ ارادون اور اوسکے اصلی مدعا سے ناواقف ہون اور محض حب الوطنی سے اونکے ساتھ شامل ہوگئے ہون۔ ماسوا ازین ہم صوبہ آرمینیا کے ارمنی باشندون کی مصیبتون سے ہمدردی بھی رکھتے ہین۔ لیکن ایسی سر باختہ اور مہلک کوششون سے جن کا نتیجہ پروٹسٹنٹ مشنون۔ گرجون۔ سکولون اور انجیلی تبلیغ سب کو ایک ایسی عام تباہی مین جسکے ہم پہونچانے کی بڑی مستعدی اور مکاری سے کوشش کیجا رہی ہے ڈالدینے کا ہو۔ بالکل الگ رہنا اشد ضروری ہے مین تمام وطنی اور غیر وطنی پادریون کو آگاہ کرتا ہون کہ وہ ہنچاگواسٹ لوگون سے کسیطرح کا کوئی تعلق ہرگز نہ رکھین اور نہ اونسے کوئی اتحاد و موانست ہی کرین۔

راقم سیرس ہیملین از لیکسنگٹن (امریکہ) مورخہ ۲۲ دسمبر"

اس سچی پیشگوئی کرنیوالی خط کے ساتھ ہم ایک اخبار کے خاص نامہ نگار کی خط سے مندرجہ ذیل اقتباسات درج کر دینے مناسب خیال کرتے ہین۔ نامہ نگار مذکور بالیقین ترکون اور ترکی گورنمنٹ کا دوست نہین ہے مگر پھر بھی جو کچھ لکھتا ہے وہ یہ ہے:-

" یہ ایک امر واقعہ ہے کہ چند ارمنی مفسدون نے مقام مارسووان کے پادری ایڈورڈ رگز اور دو دیگر امریکن پادریون کو خود قتل کرکے الزام ترکون کے سر تھوپنے کی صلاح کر لی تھی۔ تاکہ صوبجات شمالی ترکی گورنمنٹ سے علیحدہ کر دیئے جاوین جس سے آرمینیون کا آزاد ہونا ممکن ہو جائیگا۔ اللہ اکبر یہ ایک ایسی ابلیسانہ سازش ہے کہ تواریخ عالم کے ہر اوراق میں ڈھونڈنے پھر بھی اسکی نظیر بمشکل ملیگی۔ اور غضب یہ ہے کہ اگر پادریون کو انکا ایک ارمنی دوست خبردار نہ کر دیتا تو وہ ضرور ہلاک کر دیئے جاتے۔

ڈاکٹر رگز سے بڑی نفس کشی سے محض للہی طور پر اپنی عمر مشنری سکولون مین ارمنی نوجوانون کے تعلیم دینے پر خرچ کردی ہے۔ اور آرمینیون کو لائق اور حکومت کرنے کے قابل بنانے مین جو کچھہ اوسنے کیاہے کسی ارمنی نے اوس کا عشر عشیر بھی کرکے نہین دکھلایا لیکن افسوس سازشیون نے اسکا بھی کوئی لحاظ نہ کیا۔ . . . . . یہ کہنا تو بیشک ناممکن ہے کہ انقلاب پسند لوگون مین آزادی کے خیالات فلان حدتک غالب ہین لیکن بعض سرغناؤن کی تجویز بلاشبہ ایسی خوفناک ہین کہ اون کو سنکر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ بالاختصار انکی تجویزین یہ ہین کہ ترکون پر ناگفتنی مظالم توڑے جاوین۔ تاکہ وہ غضب مین آکر اون کے جواب مین ایسی وحشیانہ حرکات کا مرتکب ہون کہ عیسائی دنیا اون سے چونک اٹھی۔

زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جب ان تجویز کنندگان کو نصیحت کیجاتی ہے کہ تمہاری یہ تدبیرین عیسائیت کے نقیض ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ "تم کو یہ ظالمانہ اور وحشیانہ معلوم ہوتی ہونگی مگر جو کچھہ ہم کررہے ہین اور جس غرض کیلئے کررہے ہین انہین ہم خوب سمجھتے ہین"

"ان لوگون نے حصول روپیہ کے لیئے جو طریقے مقرر کیئے ہوئے ہین۔ وہ بھی پولیٹکل ایجی ٹیشن کی تجاویز سے کچھہ کم نفرت انگیز نہین ہین۔ گانٹھہ کے پورے اور عقل کے اندھے آرمینیون کو مجبور کیا جاتا ہی کہ وہ کمیٹی کو اتنے اتنے ہزار پیاسٹر کی امداد دین اور روپیہ حاصل کرنیکے وسائل بھی بڑی وضاحت کیساتھ مقرر کئے گئے ہین۔ اسکی مثال مین ہم ایک واقعہ ذیل مین درج کرتے ہین:-

"ایک متمول ترک کو جو قسطنطنیہ مین سرکاری ملازم ہے ایک دن یہ خط ملا کہ اگر وہ چوبیس گھنٹے کے اندر فلان مقام پر بارہ ہزار پیاسٹر نہ رکھدے گا تو وہ قتل کردیا جاوے گا تحقیقات شروع ہونے پر معلوم ہوا کہ خط مذکور ایک ارمنی کا لکھا ہوا تھا جو کئی برسون سے اسی ترک کا ملازم تھا۔ اور بڑا اعتباری سمجھا جاتا تھا۔ نوکر مذکور نے اپنے جرم سے اقبال کیا۔ مگر ساتھہ ہی اپنے بچاؤ مین یہ عذر کیا کہ انقلاب پسند مفسدون نے اوسے قتل کرنے کی دہمکی دیکر اس خط کے لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ دو بلاؤن مین گرفتار تھا۔ اور بیچارہ نے چند برسون کی قید کے عوض اپنی جان کو مفسدون کے ہاتھہ سے بچالیا۔ یہ عام یقین ہے کہ اس طریقہ سے بہت روپیہ بہم پہونچایا جاتاہے۔ مگر یہ کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ آیا وہ روپیہ ان انقلابی مفسدون کی جیبون سے بھی باہر نکلتاہے یا نہین۔ البتہ عام خیال ہے کہ یہ روپیہ بندوقون اور گولی بارود کے خریدنے پر صرف ہوتاہے۔ لیکن اسکا علم بھی اس انقلاب چلانے والے مفسدون کو ہی ٹھیک طور پر ہوسکتاہے"

مندرجہ بالا عبارت کو پڑہ کر روئے زمین پر کیا کوئی ایسا شخص جسمین صداقت اور عام

دانائی کا ایک ذرہ بھی ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ترکی گورنمنٹ اور ترک لوگ ہی ہین جو آرمینیون کو ستا رہی ہین - اور اون کے مذہب اور نسل کو روئے زمین پر سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہین - بلکہ برخلاف اس کے یہ امر واقعہ ہے کہ وفادار اور قانون کی متابعت کرنے والے ارمینیون کی نہ فقط حفاظت ہی کیجاتی ہے بلکہ وہ بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین چنانچہ اون مین سے ایک (آرتیان وادیان پاشا مترجم) اس وقت امپیریل گورنمنٹ کا ایک وزیر بھی ہے - نیز یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ ٹرکی کے ارمنی جو تعداد مین نو لاکھہ سے کچھہ زیادہ نہین (کیونکہ اونکی تعداد اس سے متجاوز نہین ہے) اپنے سکول رکھتے ہین - اونکی زبان اور علم ادب محفوظ ہے - اونکی قومیت کی عزت کیجاتی ہے اور اون سے سرگردہ آدمی بڑے بڑے اعلیٰ اور ذی عزت عہدون پر مامور کیئے جاتے ہین - درآنحالیکہ عیسائی یورپ اور امریکہ یہودیون کی حس کے برابر بھی پروا نہین کرتے اور رومن کیتھولک ہسپانیہ نے اپنے یورپی علاقہ مین ایک واحد مسلمان کو رہنے نہین دیا - اور صدیان گذرین کہ انکو دیس نکالا دیدیا اس عظیم الشان فرق کی یہ وجہ ہے کہ اسلام فی الحقیقت اصولاً اور رواجاً ہر طرح سے ایک نہایت بے تعصب اور صلح کل مذہب ہے - اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو آج اس وقت ٹرکی کے وسیع مقبوضات مین ایک عیسائی رعایا کا نام نہ پایا جاتا - مگر ساتھہ ہی ترکونکی خوش قسمتی سے وہ نہ ختم ہونے والا تنازعہ جسے مشرقی مسئلہ کہا جاتا ہے اس کا بھی آجکلے دن کوئی وجود نہ ہوتا - ترک فی زماننا اس بے تعصبی کیوجہ سے سختیان جھیل رہے ہین جو اون کے مذہب کا ایک اصلی اور لازمی اور ضروری جزو ہے - یورپ اور امریکہ کو ان کا مشکور ہونا چاہیئے - لیکن اس کے عوض ہم بہت سے فصیح و بلیغ عیسائی جنونیون کو دیکھہ رہے ہین کہ وہ ٹرکی مین اوس چیز یعنے سرکشی و بغاوت کی حمایت کر رہے ہین - جسے وہ اپنے ملکون مین کبھی رونق دینے کی کوشش نہ کرین -

یہی ناانصافی ٹرکی سے اوسکی اس پالیسی کی نسبت ظاہر کیجاتی ہے جو وہ امریکہ کے باشندگان بن گئے ہوئے آرمینیون سے اون کے اپنے مولد وطن (آرمینیا) کو واپس آنے پر برتتی ہے - اور باب عالی پر بے تعداد نامعقول اور بے بنیاد اتہام اس لیئے لگائے جاتے ہین کہ خواہ امریکہ و ٹرکی مین نیچرولائزیشن (دوسرے ملک کی رعیت کو اپنی رعیت بنانا) کے متعلق کوئی معاہدہ موجود نہین مگر وہ اس قانون پر کیون کاربند ہوتی ہے جو نہ صرف ضروری اور نہایت مدبرانہ ہے بلکہ ان ارمنی ہنگامون کے شروع ہونے سے برسون پہلے جاری کیا گیا تھا -

اس لیئے اصلی واقعات کا (جیسا کہ وہ دراصل ہین نہ کہ ویسے جیسا کہ ترکی کے بدنام کنندگان نے

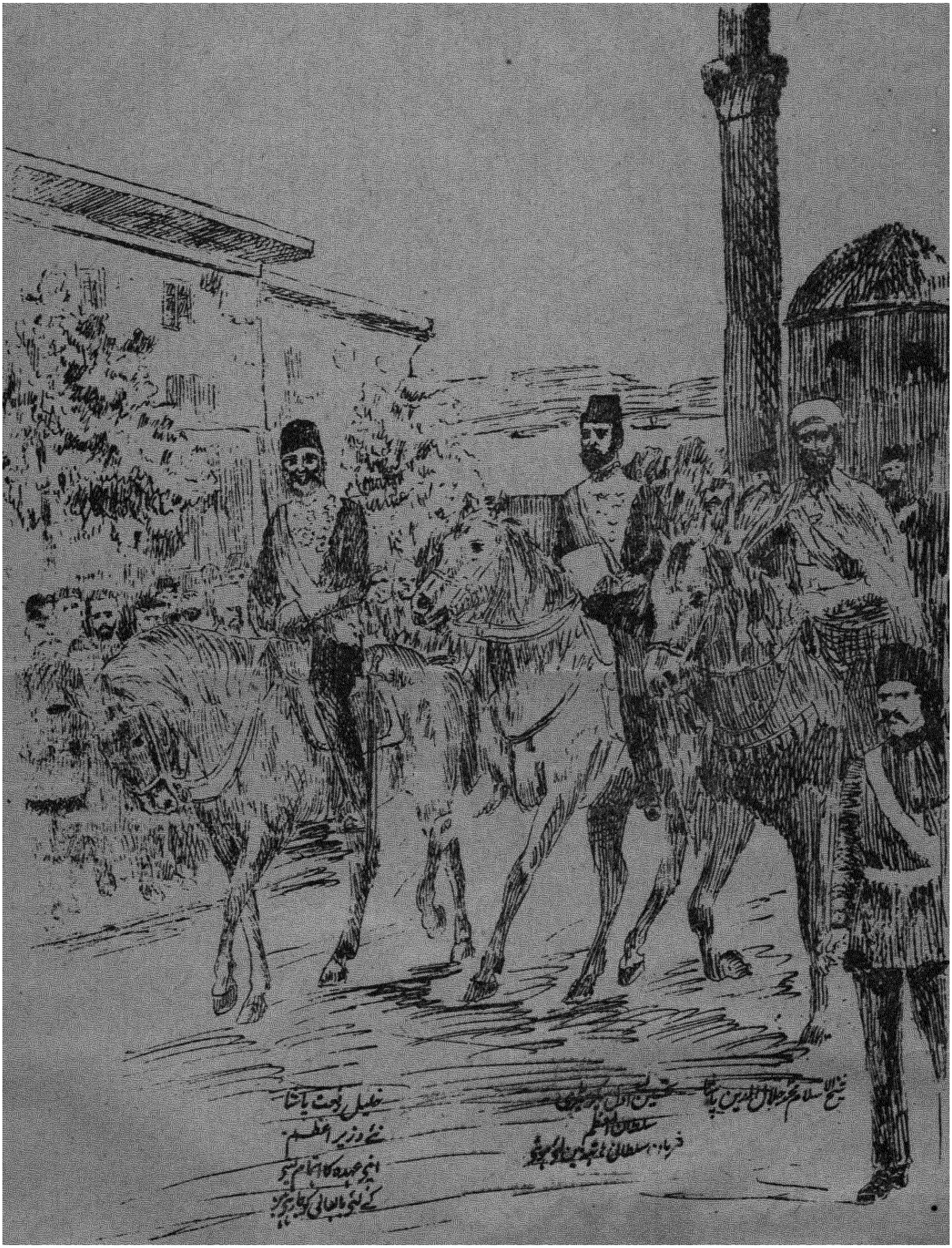
شیخ الاسلام
خلیل رفعت پاشا
نئے وزیر اعظم

اوسکو توڑ مروڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے) بیان کر دینا ہمین یقین ہے کہ ہمقدمہ کے سمجھنے کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔

عثمانیہ نیچرلسے لائی زیشن کے متعلق قانون ۹ اجنوری ۱۸۶۹ء کو نافذ کیا گیا تھا اور وہ حسب ذیل ہی:-

دفعہ ۱- ہر ایک شخص جسکے مان باپ عثمانی ہون یا اوس کا صرف باپ عثمانی ہو عثمانی رعیت ہی۔

دفعہ ۲- ہر ایک جو اجنبی والدین کی اولاد ہے مگر عثمانیہ سرزمین مین متولد ہوا ہو وہ بالغ ہونیسے تین برس بعد عثمانی رعیت کی حیثیت کی مستحق ہونیکا دعوے کر سکتا ہے

دفعہ ۳- ہر ایک بالغ اجنبی جو برابر پانچ برس مسلسل سلطنت عثمانیہ مین رہائش پذیر رہا ہو وہ براہ راست یا کیسی معرفت وزیر صیغہ خارجیہ کے پاس درخواست کرنے سے عثمانی رعیت کی حیثیت حاصل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴- امپیریل گورنمنٹ اپنی غیر معمولی اختیارات کی روسے کسی اجنبی کو جس نے مندرجہ بالا دفعات کی شرایط پوری نہ کی ہون۔ مگر جو اس خاص رعایت کی قابل سمجھا جاتا ہو عثمانیہ قومیت عطا کر سکتی ہے

دفعہ ۵- وہ عثمانی رعیت جس نے امپیریل گورنمنٹ کی اجازت سے کوئی اجنبی قومیت اختیار کر لی ہو وہ ایک اجنبی رعیت متصور ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر وہ بلا اجازت امپیریل گورنمنٹ کے کسی دوسری سلطنت کی رعیت بنگیا ہو۔ تو اوسکی یہ تبدیلی حیثیت کالعدم اور بے اثر سمجھی جاوے گی۔ اور وہ ہر طرح سے عثمانیہ رعیت ہی شمار ہوتا اور اس سے اسی حیثیت سے برتاؤ ہوتا رہے گا۔

کوئی عثمانیہ رعیت کسی صورت مین بھی اپنے آپ کو کسی اجنبی سلطنت کی رعیت نہین بنا سکتی جبتک کہ وہ پہلا سارٹیفکیٹ اجازت حاصل نہ کرلے جو فرمان شاہی کے روسے تیار کیا گیا ہو۔

دفعہ ۶- مگر امپیریل گورنمنٹ کسی ایسی عثمانی رعیت کی نسبت جس نے اپنے شہنشاہ کی اجازت کی بغیر کسی دوسری گورنمنٹ کی ماتحت فوجی ملازمت اختیار کر لی ہو۔ یا کسی اجنبی سلطنت کی رعیت ہونیکی حیثیت اختیار کر لی ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اوسنے اپنی عثمانی قومیت کھو دی ہے

اس صورت مین عثمانیہ قومیت کی حیثیت کی کھو جانیکا...... (بدیہی اور لازمی) یہ اثر ہوگا کہ وہ شخص جسنے وہ حیثیت کھوئی ہوگی سلطنت عثمانیہ کو واپس نہین آسکے گا۔

دفعہ ۷- وہ عثمانیہ عورت جسنے کسی اجنبی سے شادی کر لی ہو بیوہ ہونے پر اپنے خاوند کی وفات کی تین برس کے اندر درخواست دینے سے عثمانیہ قومیت کی حیثیت کو پھر حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ شرط صرف اوسکی ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائیداد بہر حال ملک کی عام قواعد و قوانین کے تابع ہوگی۔

دفعہ ۸۔ کسی عثمانیہ رعیت کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جسنے اجنبی قومیت اختیار کرنے سے اپنی قومیت کھودی ہے اپنی باپ کی حیثیت پر نہیں جاتا۔ بلکہ عثمانیہ رعیت ہی رہتا ہے اوسیطرح سے کسی ایسے اجنبی کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جس نے خود کو گو عثمانی بنالیا ہو اپنے باپ کی حیثیت کی تقلید نہین کرتا۔ بلکہ برابر اجنبی رہتا ہے۔

دفعہ ۹۔ ہر ایک شخص جو قلمرو عثمانیہ مین رہتا ہے عثمانی رعیت سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اوس کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اوس کے اجنبی ہونے کی حیثیت باضابطہ طور پر ثابت کیگئی ہو۔

مندرجہ ذیل سرکلر مورخہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۹ء ازجانب وزیر اعظم بنام جملہ گورنر جنرلان مین اس قانون کے مضامین کی بخوبی توضیح کردیگئی اور اس کے اصلی معنی بتادیے گئے تھے۔

"عثمانیہ نیشلٹی (قومیت) کا قانون جو ۶ شوال ۱۲۸۵ ہجری (مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۶۹ء) کو نافذ ہوا مین نے بذات خاص تمھارے پاس بھیجا تھا۔ اور اگرچہ اوسکا متن ایسا نہین ہے کہ اوس سے متعدد معانی مستنبط ہوسکین۔ تاہم مین اوسکی نہایت ہی ضروری شرائط کی غرض وغایت کی تشریح کردینا ضروری خیال کرتا ہون۔

"سب سے اول مین اس امر کے بیان کرنے کی حاجت نہین پاتا کہ قانون مذکور کسی دوسرے قانون کیطرح اثر پس بینی نہین رکھتا۔ بلکہ وہ تمام اشخاص جو اوس سے پہلے عثمانیہ قوم مین داخل شدہ تسلیم ہوچکے مین اور نیز وہ کل دیسی عثمانی رعایا جن کو بروئے معاہدات یا اون خاص اقرارون کے روسے جو باب عالی اور دول غیر کی سفارت ہائے متعینہ دربار ہمایون کے درمیان طے ہوچکے ہین شہنشاہی گورنمنٹ اجنبی قومیت مین داخل شدہ تسلیم کرچکی ہے۔ برابر بطور سابق عثمانیہ یا اجنبی رعایا متصور ہونگی۔

دفعات ۱۔ ۲۔ ۳ و ۴ کی عبارت ایسی صاف ہے کہ اوسکی توضیح کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ البتہ یہ اشارہ کئے دیتا ہون کہ چونکہ ہر ایک شخص کی بلوغت کا وقت صرف اس شخص کا پرسنل (ذاتی) قانون یعنے حسب ونسب کے ملک کا قانون معین کرتا ہے اور یہ قانون مختلف ممالک مین مختلف ہے بعض مین حد بلوغت پچیس برس ہے اور اس سے بھی زائد مقرر ہے اور بعض مین اس سے کم۔ اس لیئے اول تمام اجنبی رعایا پر جو عثمانیہ گورنمنٹ مین داخل ہونے کی درخواست کرے یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ وہ اپنے اپنے ملک متوطنہ کے قانون کے مطابق بالغ ہوچکے ہین۔

دفعہ پانچ کے روسے رعایائے عثمانی کے ہر ایک شخص پر جو کسی خارجی ملک کی رعایا بننا چاہتا ہو لازم آتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ایک تحریری پروانہ حاصل کرے جو اوسکو ایک فرمان شاہی کے روسے عطا کیا جاویگا

جس کے بغیر کسی دوسرے ملک کی رعایا سے اسکی شمولیت بے سود اور فضول سمجھی جاوے گی بلکہ دولت عالیہ اسکی نسبت اس امر کا اعلان کرنے کی مختار ہوگی (بروے دفعہ ۶) کہ وہ رعایاے عثمانی سے خارج ہے جس سے کہ بجاے خود دولت عثمانیہ سے اسکی باز آمد مسدود ہو جاوے گی۔

دفعہ ۶ مین جس سزا کا ذکر ہے اسکی تعمیل تمام تر دولت عالیہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص رعایاے دولت عثمانی ہو مگر بلا سرکاری پروانہ حاصل کئیے کسی دوسرے ملک کی رعایا بنگیا ہو۔ عہدہ داران دولت عالیہ اسکی اس شمولیت کو بیکار سمجھین گے۔ اور اس کے اخراج کے واسطے کوئی کارروائی عمل مین نہ لائین گے جبتک کہ پہلے براہ راست باب عالی سے ہدایت نہو۔

چونکہ رعایاے عثمانیہ کی کوئی عورت جب کسی پردیسی سے شادی کرے تو۔ رعایاے عثمانی مین شامل نہین رہتی۔ وہ بروے دفعہ ۷ کے مجاز ہے کہ اگر وہ بیوہ ہو جاوے تو از سر نو عثمانی رعایا قرار پا سکتی ہے بشرطیکہ شوہر کی وفات کے بعد تین سال کے اندر اندر دولت عثمانیہ کو اس سے اطلاع دیدے۔

دفعہ ۸ سے قرار پاتا ہے کہ باپ کے کسی دوسرے ملک کی رعایا مین شامل ہونیکا اثر اولاد پر نہین پڑتا خواہ اولاد نابالغ ہی ہو۔ دوسرے ملک کی رعایا مین شمولیت کا حق اگر باپ کو عطا کیا جاوے تو اولاد تک نہین پہونچتا جبتک کہ اولاد اسکی خواہشمند نہ ہو۔ اگر اولاد بالغ ہے تو اوس کو اختیار ہے کہ درخواست دیکر باپ کیطرح اس ملک کی رعایا مین شامل ہو جاوے۔ اور اگر بالغ نہین تو سن بلوغ کو پہونچکر وہ ایسا کر سکتی ہے یہ سمجھنا آسان ہے کہ یہ دفعہ علاوہ اس کے کہ یورپ کے ایک کثیر حصہ کی آئین کے مطابق ہے اولاد کے فایدہ ہی کے واسطے وضع کیگئی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اکثر کو اپنے باپ کی شمولیت سے تکلیف ہو یا نقصان پہونچے مگر اس دفعہ کی تعمیل اوس اولاد پر لازم ہے جو باپ کے رعایاے ملک غیر مین شامل ہونیکے بعد پیدا ہوئی ہو ایسی اولاد باپ کی شمولیت کیوجہ سے اسکی اس قوم مین شامل ہوگی جسمین کہ وہ پیدا ہوئی ہے۔

آخری جملہ قانون کا تمام تر انہی لوگونکی نسبت ہے جو بوجوہات معقول رعایاے عثمانی سمجھی جاوین اور بغیر ثبوت کے کسی دوسری قوم مین شامل ہونے کا دعوے کرین۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا تنازعہ جب پیش آوے تو ایسے لوگون کو جو دوسری قوم مین شامل ہونیکا دعوے کرین شہادت پیش کرنی لازم ہے اور جبتک کہ ایسی شہادت پیش نہ کیجاوے عہدہ داران دولت عالیہ کو چاہئے کہ انکو رعایاے عثمانی سمجھین کیونکہ وہ سرزمین سلطنت عثمانی پر ہین۔

اس کے لکھنے کی تو کچھ ضرورت ہی نہین کہ دفعہ ۸ کا اثر ان حقوق پر بالکل نہین پڑتا جو پردیسیون کو عہدنامون کی رو سے حاصل ہوئے ہین ورنہ اسکی رو سے عہدہ داران دولت عثمانیہ مختار ہین کہ ان قواعد ضوابط کو

سے انحراف کرین جو ایسے عہدناموںکی روسے ان تعلقات کے بارے مین قرار پائے ہین۔ جو ان کو پردیسیونکی
کے ساتھ حاصل ہین۔

گورنر جنرل صاحب آخرمین مین آپ کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کراتا ہون کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے
ملک کی رعایا مین شامل ہو جاوے تو اس شمولیت سے وہ ان دیوانی یا فوجداری جرائم کی پاداش سے
بری نہین ہو سکتا۔ جو اسکی شمولیت سے پہلے اس کے برخلاف اس ملک مین دائر تھے۔ جس ملک کی
وہ رعایا تھا۔

"گورنر جنرل صاحب آپ براہ مہربانی اس نئے قانونکی تعمیل شرائط مین اون ہدایات کی سخت
پابند رہین۔ آپ کے فرائض کی آسانی کے خیال سے یہ مرسلہ غیر اقوام مین بھی روانہ کر دیا جاویگا جن کا باب
عالی سے تعلق ہے تاکہ انکے ملک کے مختلف مقامونمین اعلیٰ افسرون کو اس سے اطلاع ملجاوے ٭

آرمینیون اور اون کے امریکن دوستون نے پبلک طور پر یہ بیان کیا ہے کہ قانون متذکرہ بالا صرف
ارمینیون سے اور نیز ان ارمینیون سے جو دیگر ممالک مین نہین بلکہ صوبجات متحدہ مین آباد ہو گئے ہین متعلق
ہے۔ مگر قانون مذکور کا سرسری مطالعہ ثابت کر دیگا کہ یہ جھوٹے بہتانات فقط عام رائے کو گمراہ کرنیکے لیئے لگائے
جاتے ہین۔ یہ قانون بلا تمیز مذہب و قومیت ان تمام اشخاص کیلیئے ہے جو پہلے عثمانی رعایا تھے اور پھر صوبجات
متحدہ یا یوروپ کے کسی ملک کی قومیت مین شامل ہوگئے۔ مگر ارمنی بھلے مانس کسی یوروپین ملک کی رعیت بننے
کی تو خواہش ہی نہین رکھتے جسکی تین وجہین ہین۔

اول۔ یہ کہ یوروپ اونکی خصلتون سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور امریکہ بالکل ناواقف۔

دوم۔ یہ کہ امریکن پادری ارمینیون کو اپنے مذہب مین لانے اور وہ کمبخت تعلیم دینے مین جسے مسٹر زمیر نیز
ترکی گورنمنٹ کے حق مین نہایت زبون اور مضر تصور فرماتے ہین جو کوشش کرتے ہین وہ ان سیہ کارون کو
صوبجات متحدہ کے پسند کرنے اور ترجیح دینے پر مائل کرتی ہین۔

سوم۔ یہ کہ ارمنی لوگ امریکن قانون نیچرلائیزیشن (قومیت اختیار کرنے کا قانون) کو اپنے خفیہ اور مفسد
تجاویز و اغراض کیلئے بہت زیادہ مفید خیال کرتے ہین۔ کیونکہ امریکن پاسپورٹون (پروانجات راہداری)
مین ویسی کڑی شرطین نہین ہوتین جیسی کہ عموماً دیگر ممالک کے پروانجات مین۔ چنانچہ انگریزی پاسپورٹون
مین مندرجہ ذیل فقرے کا ہمیشہ بالالتزام اندراج ہوتا ہے۔

"یہ پاسپورٹ اس امر کی تخصیص کے ساتھ عطا کیا جاتا ہے کہ حامل ہذا جب کہ کسی ایسی اجنبی ریاست

کی حدود مین ہو جسکا وہ سارٹیفکٹ نیچرلائیزیشن (رعیت بننے کا پروانہ) حاصل ہونے سے پہلے رعیت تھا۔ تو وہان رعیت سرکار برطانیہ متصور نہین ہوگا۔ مگر یہکہ وہ ملک مذکور کے قوانین یا کسی خاص عہدنامہ کی رو سے اوس ملک کی رعیت محسوب ہونے سے آزاد ہوگیا ہوا ہو۔"

پس امریکن پاسپورٹون مین بھی اگر کوئی ایسا ہی پرحکمت فقرہ مندرج ہو جاوے تو یہ ارمنی جو صرف صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کیحفاظت وحمایت مین اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیئے اب امریکن شہری اور رعیت بننے کے ایسے آرزومند ہو رہے ہین فوراً امریکن شہریت کو خیرباد کہدین۔ اور اون کے اسطرح سے دفع ہو جانے سے واشنگٹن دارالخلافہ صوبجات متحدہ کا محکمہ امور ریاست بیشک خداوند کریم کا بڑے شکر ادا کرے اور اوس کے سر سے ایک بہت بڑا خواہ مخواہ کا بکھیڑا اور جھمیلا دور ہو جاوے۔ تقریباً تمام ارمنی نیک نیتی سے ہرگز امریکہ کی رعیت نہین بنتے۔ بلکہ برخلاف اس کے بلا استثنا بشرط امکان ٹرکی کے برخلاف گورنمنٹ امریکہ سے کام لینے کیلئے۔ اس امر کا ثبوت صوبجات متحدہ کے موجودہ قابل لائق سفیر متعینہ قسطنطنیہ مسٹر الیگزینڈر ٹیرل صاحب کی سرکاری رپورٹ کی مندرجہ ذیل اقتباس سے بہ وضاحت مل رہا ہے۔ وہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۳ء کی مراسلہ مین تحریر فرماتے ہین:۔ کہ یوروپ کے تارک الوطن تو نیک نیتی سے صوبجات متحدہ کی رعیت بنتے ہین مگر ایشیائی تارکان وطن کی یہ کیفیت نہایت ہی شاذ ونادر ہے۔ مجھے یہ اچھی طرح سے معلوم ہوگیا ہے کہ آرمینیون نے یہ قاعدہ کلیہ بنا رکھا ہے جس کی مستثنے البعض کالمعدوم ہین کہ جونہی امریکہ مین جا آباد ہوتے وہ وہانکی رعیت تسلیم کرلئے جاتے ہین تو وہین وہ مستقل رہائش کا ارادہ کرکے فوراً اپنے ملک کو واپس چلے آتے ہین۔"

"ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ بالعموم تمام امریکن پادری ٹرکی کے برخلاف ارمنی مفسدین کی حمایت کرتے ہین۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق ان تحریری اظہارات سے ہوتی ہے جو امریکن بورڈ آف کمشنرز فار فارین مشنز (امریکہ کی طرف سے ممالک غیر مین قایم کی ہوئی مشنون کے کمشنرونکی کمیٹی) نے مشتہر کیئے ہین۔ ان منصف مزاج کمشنرون نے آرمینیون کو سلطان المعظم کی فرمانبردار رعیت بننے کی نصیحت کرنے اور مصائب ساسونکی تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ اور نتیجہ کا انتظار کرنے کی بجائے نہایت خوفناک کشت وخون کے ظہور پذیر ہونے کی تصدیق کرنے کو زیادہ قرین انصاف اور باموقعہ خیال کیا۔ درانحالیکہ بورڈ مذکور کو یہ جان رکھنا چاہئیے تھا کہ ترکی گورنمنٹ کبھی بھی کسی قسم کے خوفناک کشت وخون کیئے جانے کی روادار نہین ہے اور کہ خود امریکن پادریون اور مدرسونکی موجودگی ہی جو زیادہ تر محض آرمینیون کو پروٹسٹنٹ بنانے کیلئے سلطنت عثمانیہ مین قیام پذیر اور قایم ہین۔ ترکی قوانین کی بے تعصبی اور صلح کلی کو ڈنکے کی چوٹ ثابت کر رہی ہے۔ ہم امریکن پادریون کو نصیحت کرتے ہین کہ اگر وہ ٹرکی مین ناراض اور متنفی آرمینون

کی حمایت اور طرفداری مین برابر مصروف رہے تو ایسی پالیسی پر کاربند ہونے والے سمجھے جاوینگے جو امریکن گورنمنٹ اور امریکن قوم کے منشا اور دلی خواہش کے نقیض ہو۔ اونہیں یہ سمجھہ رکھنا چاہئے کہ خواہ کچھہ ہو ٹرکی نے ہر کیف اپنے مقبوضات مین امن قایم رکھنا ہے۔

وہ اجنبی سازشون کے مواد کو اپنے ممالک محروسہ مین پکنے کی اجازت نہین دے سکتی اور شائع ہوئی معاملات بلغاریہ مین امریکن شرکت کی متعلق ایک ارمنی نے جو مندرجہ ذیل اقبال کیا ہے اوس سے وہ اظہار کرنے مین بالکل حق بجانب ہے۔ ارمنی مذکور اخبار بوسٹن ہیرالڈ کو لکھتا ہے کہ مین کچھہ عرصہ سے دیکھہ رہا ہون کہ پادری سیرس ہملیس صاحب نے ان مختلف کمیٹیون کو جو اس ملک (صوبجات متحدہ) مین آرمینیونکی حمایت مین منعقد ہوئی ہین ہمدردی اور اعانت کے خط ایسے الفاظ مین تحریر کیئے ہین کہ اون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریک کے سخت مخالف ہین مگر چند برس گزرے ہین مینے اون کو بمقام امہرسٹ (واقع ریاست مس پی صوبجات متحدہ) لیکچر دیتے سنا تھا۔ اوہ اوس وقت وہ کس فخر سے حاضرین مجلس کو تبلا رہے تھے کہ رابرٹ کالج قسطنطنیہ کے بلگیرین گریجوایٹون (ڈگری یافتون) نے اپنے ملک کو آزاد اور خود مختار بنانے مین بیحد کوشش کی۔ اور وہ قابل تعریف کارروائی کی۔ پس مین پادری صاحب موصوف سے پوچھتا ہون کہ کیا وہ اپنے بلغاری طلبا مین محب وطن سوسائیٹون کی موجودگی سے واقف نہین تھے۔ الخ"

فرانسیسیونکی ایک کہاوت ہے کہ صرف ہماری دوست ہی ہمارے راز افشا کرنے اور ہمکو پھنسانیکا موجب ہوتے ہین۔ امریکن پادریون اور اون کے بورڈ (مجلس) کو آگاہ رہنا چاہئے کہ ٹرکی کی کسی قوم کو آزادی اور خود مختاری حاصل کرنے مین امداد دینا یا خفیہ انجمنونکی درپردہ حمایت کرنا یا کل دنیا کے سامنے ترکی گورنمنٹ کو ایسے مظالم اور خونخوارانہ کشت وخون کا جنکا فی الواقع نہ کوئی وجود موجود ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے ملزم بناتا اونکا فرض ومنصب نہین ہے۔ اونکا فرض ومنصب بالکل سیدھا سادا اور صاف صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنی تقریرون مین اوس ملک کی قوانین کی جو اونکی ایسی کشادہ دلی سے میزبانی کرتا ہے نہایت سخت نگہداشت کرین۔

بنابرین دریں حالیکہ یہ بات کچھہ کم تعجب خیز نہین ہے کہ امریکن پادری اور واعظین خود اپنے ملک امریکہ کے اصلی باشندگان اور حبشیون پر اپنی تمام ہمتون اور نیک ارادون کو صرف کرنے کی بجائے عیسائی آرمینیون کو ایک خاص طور پر تعلیم دینے اور بشرط امکان پروٹسٹنٹ بنانے کیلئے ٹرکی جانا کیون پسند کرتے ہین۔ اور ماسوا ازین دریں حالیکہ یہ ایک امر واقع ہے کہ باب عالی اپنی سلطنت کی غالب مذہب (اسلام) کی بے تعصبانہ تعلیم کے فیض اور برکت کی بدولت اپنے قوانین کی حمایت مین اون کو اپنا کام کرنے کی اجازت

دینیے پر رضامند ہے۔ کوئی شخص جس مین نصفت پسندی اور منصف مزاجی کا ذرہ بھر بھی شائبہ ہو۔ ٹرکی کو اس بات پر بڑا نہین کہہ سکتا کہ اوسنے ان عام تقریرون اور تحریرون پر جو پچھلے دنون متذکرہ بالا پادریون کی مجلس نے اوسکی گورنمنٹ کی مخالف بیان اور مشتہر کی ہین۔ اور جو اوس کے ممالک مین مزید بغاوت اور مزید بدامنی پھیلانے کی بہت بڑی طرحسے محرک ہوتی ہین۔ کیون ناراضگی ظاہر کی ہے۔ اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے کہ صوبجات متحدہ کبھی کسی غیر ملک کی پادریون کو جو یہان شملت مثلاً قدیمی باشندون کو تعلیم دینے اور اپنی مذہب مین لانے کیلیئے آوین۔ ایسی مجرمانہ اظہارات کی ہرگز اجازت نہ دیوے۔ خاصکر اوس صورت مین جب کہ وہ قدیمی باشندے جیسے کہ ارمنی خود اپنے تئین تسلیم کرتے ہین۔ مفسدانہ تدابیر مین لگے ہوئے ہون پس جو بات صوبجات متحدہ کے لیئے درست ہو وہ ٹرکی کے لئے کیون نہ درست ہو۔ اس ارمنی ایجی ٹیشن اور شورش کی جو از سرتاپا کذب و افترا اور غلو و مبالغہ اور نیز خود پادری ہیملین کے قول کے مطابق پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تجاویز پر مبنی ہے۔ بعض اشخاص نے صرف اس باعث حمایت کی اور اوس کو رونق دی ہے کہ ارمنی لوگ عیسائی ہین۔ اور اس امرنے بالبداہت ثابت کردیا ہے کہ ٹرکی کے بدنام کنندگان کو محض تعصب اور جنون مذہبی برانگیختہ کررہا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ مدعیان خلاف گو جو اپنے آپ کو منصف مزاج بتلاتے ہین۔ یقینی اور معتبر ثبوتون کی عدم موجودگی مین ہرگز ان فتنہ پردازانہ آرمینیون کی غیر معتبر اور سراسر لغو بیانات اور اتہامات پر ہرگز یقین نہ کرتے اور اون پر کوئی حاشیے نہ بڑھائی جاتے۔

ان سب باتون سے ظاہر ہے کہ ٹرکی ان لوگون کے انصاف اور غیر طرفدارانہ معدلت پسندی پر اپنی آنکھین بند کرکے مطلقاً اعتماد نہین کرسکتی۔

لیکن ساتھ ہی وہ یہ بخوبی جانتی ہے کہ وہ اپنی شہنشاہ فلک پائیگاہ پر بھروسہ اور اعتماد کرسکتی ہی اُسے اپنی بادشاہ پر بیحد فخر و ناز ہے۔ اوس نے اوس کی مالی حالت کو درست کیا۔ اوس کی نوجون کو تکمیل کے نہائیت اعلےٰ درجہ پر پہونچا دیا۔ اور اوس کے نظم و نسق کی ہرایک شاخ مین عاقلانہ اصلاحات کو جاری فرمادیا ہے۔ وہ (ٹرکی) اوس کی تعجب خیز مستعدی و ہمت۔ اوس کی بے نظیر ذہانت اور عقلمندی اور اوس کے فیاض اور سخی دل کی صفت و ثنا مین رطب اللسان ہی۔ وہ اچھی طرحسے جانتی ہے۔ کہ اس ظل اللہ کے سایہ ہمایون مین اوسے تمام بیرونی یا اندرونی دشمنون کا خس برابر خوف و خطر اور اندلیشہ نہین ہے۔

اور اس مین کسیکو کلام نہین ہے کہ ٹرکی کا یقین واقعات پر مبنی ہے۔ نہ کہ قیاسات پر اور کہ اعلیحضرت۔ امیر المومنین۔ خلیفۃ المسلمین۔ سلطان البرین۔ وخاقان

البحرین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی اید الله به الدین وخلد الله ملکه وشوکته فی الواقعه اور فی الحقیقت ایک شہنشاہ بزرگ پایہ اور عالی مرتبت ہین +

تمام شد

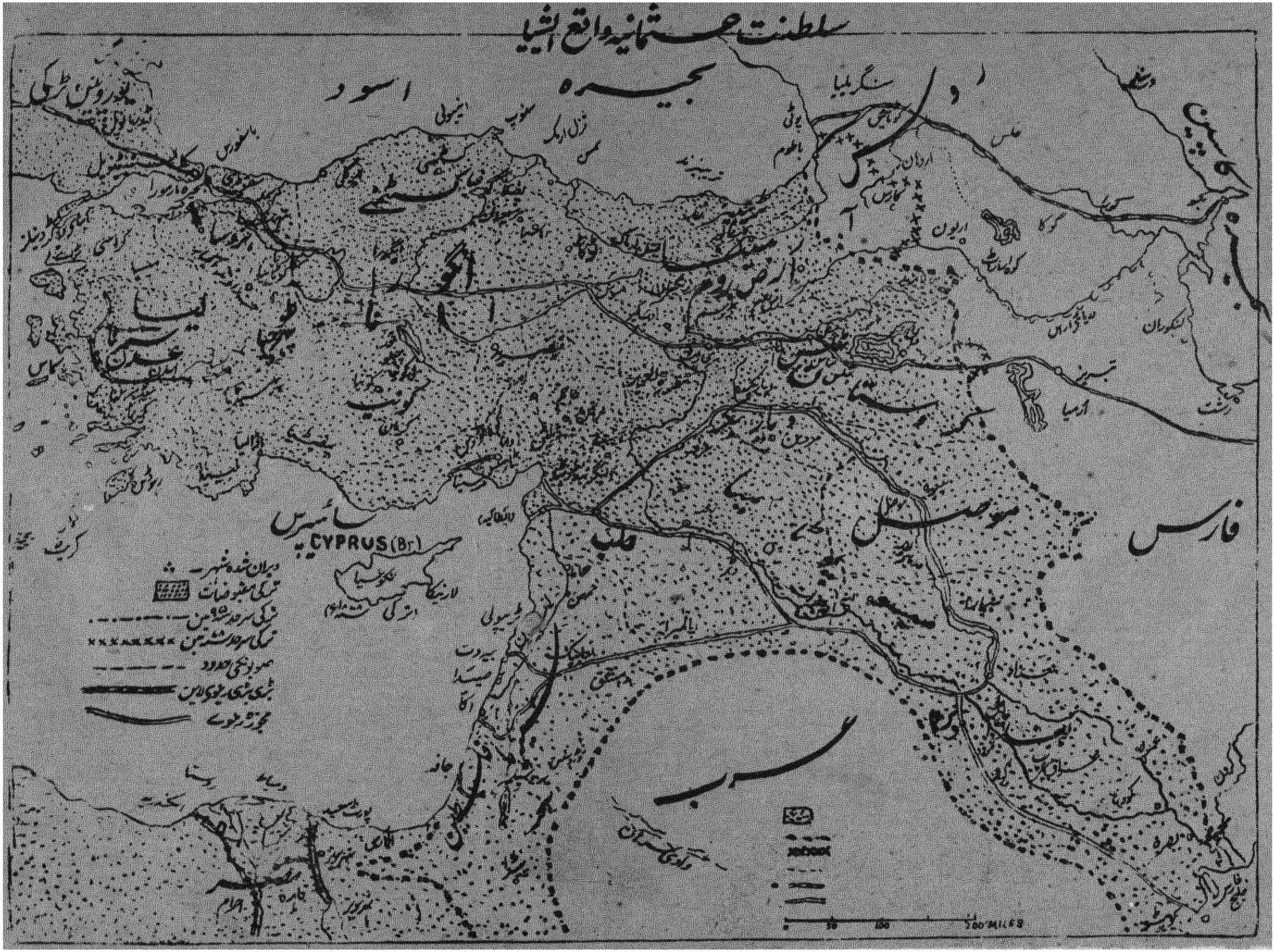
سلطنت عثمانیه واقع اشیا
بحیره اسود
فارس
عرب
موصل
حلب
CYPRUS (Br)
50 100 200 MILES

اس کتاب پر جو حواشی لکھے گئے ہین اون مین سے ایک حاشیہ کو اس مقام پر نقل کرتے ہین کہ پڑہنے والون کو معلوم ہو کہ کیسے دلچسپ حاشیے ہین اور عورتونکی سوشیل حالت کو کس صفائی اور خوبی سے دکھاتے ہین ۔۔

اب دوسری دفعہ یہ کتاب مترجم نے مطبع رفاہ بازار امرتسر مین شائع کرائی ہے پہلا ایڈیشن مین صرف ۱۳ سال کے واقعات تھے لیکن اس دوسرے ایڈیشن مین اس سے بعد کے پانچ سال کے آجتک کے حالات بھی بڑی وضاحت اور عمدگی سے درج کردیئے گئے ہین علاوہ ازین اور بھی بہت سے مفید مضامین اور نوٹ بڑہا دیئے گئے ہین ۔ اور علاوہ نقشہ سلطنت روم کے جس مین تیار شدہ اور مجوزہ ریلوے لائینون کے نشان بھی دیئے گئے ہین حسب موقع نہایت خوبصورت اور صاف تصویرین بھی اضافہ کی گئی ہین عطر حجم ۱۵۰ صفحے زیادہ ہوگئے ہین چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس باایں ہمہ قیمت وہی ہے جو پہلے تھی یعنے صرف ۔۔۔ (عه) ۔

مسٹر رینلڈس کی مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن

یعنے

دربار لنڈن کے اسرار

سلسلہ سوم

یہ عجیب و غریب ناول انگلستان کے مشہور ناولسٹ مسٹر رینالڈ کی تصنیف ہے ۔ اس کتاب مین مصنف نے چار علیحدہ علیحدہ سلسلے لکھے ہین جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہین اعلے اور ادنے طبقہ کے لوگون کی لائیف کا فوٹو کھینچنے کے علاوہ عیاشی ۔ بدکاری ۔ دغابازی ۔ شراب خواری اور ریاکاری کے برے نتائج اور نیکی ۔ راستبازی ۔ دیانتداری اور غریبون پر رحم کرنے کی نیک خصائل کا بڑی وضاحت سے مفصل حال لکھا ہے ۔ ہماری فاتح قوم کی طرز معاشرت طبعی اور جبلی عادات کا پورا پورا بالتشریح خاکہ کھینچدیا ہے اس کتاب کے پہلے سلسلہ کا ترجمہ اردو مین ہو چکا ہے لیکن اس ترجمہ مین اخلاقی مضامین اور اون کے مفید نتائج کو چھوڑ کر صرف عشقیہ تصون ہی کو لیلیا ہے ۔ چونکہ ناول کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ عشقیہ قصص کی جاشنی کے اخلاقی اور علمی مضامین اور اون کے نتائج سے ناظرین کو مستفید کیا جاوے ۔ لہذا ہمنے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلیے تیسرے سلسلہ کا جو پہلے دو سلسلون سے کچھ تعلق نہین لفظ بلفظ ترجمہ کیا ہے باایں ہمہ زبان کی خوبی اور لٹریچر کی عمدگی کو بھی مدنظر رکھا ہے ۔ اور حسب موقعہ اردو فارسی کے پھڑکتے ہوئے شعر بھی چسپان کردیئے ہین ۔ تصاویر بعینہ اصل کتاب ایسی چھپوائی گئی ہین کاغذ اور چھپائی نفیس کل کتاب چار ضخیم جلدون مین تقسیم کی گئی ہے ۔ پہلی جلد قریبًا تیار ہے اور باقی تینون بھی زیر طبع ہین

قیمت فی جلد مبلغ ۔ٔ ۱ ر درخواستین حسب پتہ ذیل ہونی چاہئین :۔

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع رفاہ بازار امرتسر